www.KitaboSunnat.com

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات اُن کی
انہی کی محفل سجا رہا ہوں چراغ میرا ہے رات اُن کی

فتاویٰ عالمگیری

پر ایک نظر

تالیف

مفتی محمد عبید اللہ خان عفیف بن الشیخ محمد حسین مدظلہ

ناشر: مکتبہ عزیزیہ
جامع مسجد قدس رحمان گلی
چوک دالگراں۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

13650

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات اُن کی
انہی کی محفل سجا رہا ہوں چراغ میرا ہے رات اُن کی

فتاویٰ عالمگیری

پر ایک نظر

www.KitaboSunnat.com

تالیف

مفتی محمد عبید اللہ خان عفیف بن الشیخ محمد حسین مدظلہ

ناشر: مکتبہ عزیزیہ جامع قدس نزد چوک دالگراں لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر	عنوان
۲۲	بگلے کے انداز میں نماز	۳	جنبی اور شراب کے ساتھ وضو
۲۴	اونٹ کی طرح گرے تو رکوع ہو گیا۔	"	وضو محفوظ رکھنے کا ماڈرن طریقہ۔
۲۵	پچھلی رکعتوں میں قراۃ واجب نہیں۔	۴	ننگے بدن کھڑے ذکر عورت سے مباشرت فاحشہ سے وضو نہیں ٹوٹتا
۲۶	تکبیر تحریمہ والی رفع یدین	۵	ذکر دبا کر منی کو روک لے تو غسل نہیں پڑتا۔
"	نماز میں عورت کی شرمگاہ دیکھے تو	۶	ذکر پر کپڑا لپیٹ کر دخول سے غسل معاف۔
۲۷	امام کی الحمد کے ساتھ ثنا	۷	مرد کو غسل کی چھوٹ۔
"	معراج کا منکر امام کافر نہیں۔	۸	حوض اوپر سے ناپاک اور نیچے سے پاک۔
۲۸	امام کا آلہ تناسل چھوٹا ہونا چاہیے! عالمگیری میں نرخے کا زور	۹	کافر کا جھوٹا پاک ہے۔
۲۹	عورت کا فرج بار بار دیکھنے سے انزال ہو تو روزہ	۹ تا ۱۱	کتے اور درندوں کی خشک کھالوں کا استعمال۔
۳۰	روزہ اور چھٹی ۔ کتاب الزکوٰۃ کے مسائل	۱۱	کتا اور دوسرے درندے ذبح سے پاک ہو جاتے ہیں۔
۳۱	موتیوں اور ہیروں میں زکوٰۃ نہیں۔	۱۲	چوہے کی دم کنوئیں میں گر پڑے تو
"	کتوں میں زکوٰۃ ہے	۱۳	کتا پلید نہیں۔
۳۲	نقدی تجارت کے لئے نہ ہو تو زکوٰۃ نہیں۔	۱۴	تیمم یا میک اپ
"	عالمگیریہ میں حج کے نمونے۔	۱۵	دھلے ہوئے پتھر سے تیمم
۳۳	حج میں مشت زنی۔	"	ایک مثقال نجاست لگی ہو تو حرج نہیں
۳۴	غیرت کا گناہگار۔	۱۶	پلید انگلی چاٹنے سے پاک۔
۳۶	بیوی کی بیٹی کی ٹانگوں میں	۱۷	کتے کے بالوں کا ازار بند
۳۷	حلالہ کی معصومانہ شکل	۱۸	مرتد کی آذان کفایت کرتی ہے۔
"	مہر میں شراب اور خنزیر	۱۹	ہاتھ میں نجاست اور منہ میں تکبیر تحریمہ۔
۳۸	نہیں نہیں ہرگز نہیں	۲۰	زوال کے وقت نماز۔
۳۹	ہاں ہاں دو سال	"	قبلہ سے منہ موڑ کر نماز شروع کرنا۔
۴۰	رضاعت میں عورت کی گواہی قبول نہیں	۲۱	تکبیر تحریمہ اللہ اکبر سے دشمنی کے نمونے۔
۴۱	طلاق کا شگفتہ اور مہذب طریقہ۔		اللہ اکبر کی جگہ اللہ اگبر
۴۲	... کو ہر چوری پہ ...		

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۴۲	جس کی شرمگاہ چوڑی ہو تو۔	۶۷	شراب کی بدبو چلی جانے سے حد ختم۔
۴۳	اگر آلۂ تناسل لوہے سے سخت نہ ہو تو۔	۶۸	نشہ کی انوکھی تعریف۔
۴۴	نوے سال عدت	۶۹	شراب دبا یوسفی
۴۶	پاکستان کا مفاد	۷۰	بعض کے نزدیک پکی ہوئی شراب پر حد نہیں
۴۹	گونگے زانی کو حد کی چھوٹ	۷۱	شراب والا گوشت۔
"	گونگی عورت یا گونگے مرد سے زنا پر حد کی چھوٹ۔	۷۲	شراب کے نو پیالوں پر حد نہیں
۵۰	چار قسم کی عورتوں سے تو زنا زنا نہیں۔	۷۳	نشہ آجائے تب بھی حد نہیں
۵۱	بے حسی کا شاہکار	۷۴	چوری کے اقرار سے منحرف کرنا مستحب ہے
۵۲	چار گواہوں کی شہادت کے باوجود حد کی چھوٹ۔	"	اقرار کے بعد بھاگ جائے تو حد ختم
۵۳	شہادت و اقرار کے بعد انکار پر حد کی چھوٹ	۷۵	اگر چوروں کے ساتھ بچہ ہو تو حد ختم۔
۵۴	حد کی چھوٹ کی ایک معصوم صورت	۷۶	مزاروں کے غلاف پر حد معاف۔
۵۵	محرمات ابدیہ سے نکاح کا شاخسانہ۔	"	وکالت کا عجیب نمونہ
۵۶	شبہ در محل میں حد نہیں	۷۷	سود زمزم والا برتن اور حد
۵۷	زانیوں سے ہمدردی کے پانچ نمونے	"	عشق رسول کا شاندار مظاہرہ
۵۸	الٹے بانس بریلی کو۔	۷۸	حضرت عمرؓ کی گستاخی
"	اعلان واجب الاذعان۔	"	وقف کی بیع جائز ہے
۵۹	کرائے کی عورت سے زنا پر حد نہیں۔	۷۹	کتے اور بندر کی بیع جائز
۶۰	متعہ کی حرمت مشتبہ ہے۔	۸۰	کتے کا گوشت بیچنا جائز
"	زنا کی خرچی دینے سے حد ختم	۸۱	قاضی کا فیصلہ باطن میں بھی نافذ ہے۔
۶۱	بچی کے ساتھ منہ کالا کرنے پر حد کی چھوٹ	"	جھوٹی شہادت پر طلاق
"	مردہ عورت سے زنا پر حد نہیں۔	۸۲	مسافر قربانی فروخت کر سکتا ہے
۶۲	عورت اور بچے سے لواطت پر حد نہیں۔	۸۳	چمگادڑ کی مکھی اور الو کوا کھانا جائز
۶۴	تقلید شخصی کی تباہ کاریاں	۸۴	مردار مچھلی کا دودھ حلال ہے
۶۵	بادشاہ زنا کرے شراب پئے تو حد نہیں	۸۵	کتے کی [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	عنوانات
۸۵	سور کے بال قابل استعمال ہیں۔
۸۶	خون، پیشاب اور مردار سے علاج جائز
۸۷	قرآن مجید کی تعظیم کے نمونے۔
"	خون کے ساتھ قرآن لکھنا جائز
۸۸	مسلمان کی توہین۔
۸۹	درندے سے قتل کروانے والے پر قصاص نہیں۔
۹۰	قصاص کی چھوٹ کے پانچ نمونے۔
	زبان کاٹنے میں قصاص نہیں۔
۹۱	حیلوں کا بیان
۹۱	زکوٰۃ سے بچنے کے چار حیلے۔

صفحہ نمبر	عنوانات
۹۲	پیغمبر پر بہتان
۹۳	زکوٰۃ کے بہانے قرض کی وصولی
۹۴	فرضی روزوں میں حیلہ
۹۵	طلاق میں حیلہ
۹۶	مزارعت میں حیلہ
"	بیوی کے منہ میں آلہ تناسل
۹۷	سرکاری خزانہ سے چوری پر حد نہیں
۹۸	گدھے کے طفیل چور کو حد کی چھوٹ
"	دن دہاڑے تالا توڑنے والے پر حد نہیں۔

تمت بالخیر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلّف

ہاتھ توڑے جائیں گے یا کھولیں گے نقاب
سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہے

۱۔ یہ حقیقت کسی وضاحت کی محتاج نہیں کہ ہمارا ملک خالص کتاب وسنت پر مبنی مکمل اسلام کے تعارفی نام کلمہ طیبہ کے مقدس نعرہ پر معرض وجود میں آیا تھا، جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ سنہ ۱۹۵۶ء سنہ ۱۹۶۲ء اور پھر سنہ ۱۹۷۳ء کے ہر ایک آئین میں اس ملک کا نام اسلامیہ جمہوریہ پاکستان لکھا جاتا رہا ہے اور ہے اور سرفہرست یہ تصریح بھی ہے کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا اور کتاب وسنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا اور یاد رہے سنہ ۱۹۷۳ء کا منظور شدہ آئین وہ آئین ہے جس پر بریلوی مکتبِ فکر کے سیاسی لیڈر شاہ احمد نورانی، مولوی عبد المصطفےٰ الازہری وغیرہما کے بھی دستخط ثبت ہیں۔

مزید براں مارچ سنہ ۱۹۷۷ء کی تحریک "نظام مصطفےٰ" کی کامیابی اور موجودہ فوجی حکمرانوں کی آمد بھی اسی خالص اور مکمل اسلام کے نفاذ کے نعرہ اور وعدہ کی رہینِ منت ہے، گذشتہ تین۳ سال کے حوصلہ شکن انتظار کے بعد ہمیں اسوقت بڑی خوشی ہوئی تھی جب ہمارے صدر جنرل ضیاء الحق وفقہ اللہ نے اسلامی نظام کی طرف پیش رفت کی ایمان پرور نوید سنائی تھی۔ جس سے یہ امید پیدا ہوئی تھی کہ اب کہ نہ صرف اس مملکت کے نظریاتی مقاصد مکمل طور پر حاصل ہو جائیں گے بلکہ درپیش سیاسی، اقتصادی، ثقافتی اور تمدنی مسائل کے حل کی راہیں بھی کھل جائیں گی۔

۲۔ مگر اس کا کیا کیا جائے کہ ۱۹۷۷ء کی تحریک "نظام مصطفےٰ" کے شہداء کرام کے ابھی کفن بھی میلے نہ ہو پائے تھے کہ احناف کے ایک گروہ نے تمام مذکورہ حقائق اور ملکی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقاضوں سے آنکھیں موند کر کتاب وسنت کو نظر انداز کرتے ہوئے فقہ حنفی کے نفاذ کا راگ الاپنا شروع کر دیا اور ملتان کے قاسم باغ سے یہ مطالبہ کر ڈالا کہ چونکہ فتاویٰ عالمگیری ہماری مکمل قانونی دستاویز ہے اور اس کا ہر ہر فتویٰ قرآن و حدیث کا عطر اور جوہر ہے لہذا اسے جوں کا توں بطور پبلک لا نافذ کر دو ورنہ یوں ہو جائے گا اور وُوں ہو جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ اور اس کے لئے اس گروہ سے جسے کافر لکھتے اور کہتے نہ تھکتے تھے تعاون کی بھیک مانگنے میں بھی عار محسوس نہ کی۔ چنانچہ مولوی احمد سعید صاحب کاظمی نے تقلید کے ناطے سے جناب مفتی محمود صاحب کے نام پر ملتان کے نوائے وقت میں ایک طویل چٹھی شائع فرمائی۔ جس میں بالعموم فقہ حنفی اور بالخصوص فتاویٰ عالمگیری کے دفاع کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

مفتی صاحب موصوف نے اسی ملتان کے ہوائی اڈہ پر جواب آں غزل بیان دیا " فتاویٰ عالمگیری ہماری مستند اور جامع کتاب ہے۔ فقہ حنفی پر اگر کوئی زد پڑی تو ہم اس کا دفاع کریں گے۔ تاہم سیاست میں ہم فرقہ واریت کو پسند نہیں کرتے " www.KitaboSunnat.com

دلوں کا حال تو جاننے والا ہی جانتا ہے کہ اس بیان سے ان کا مطلب کیا تھا، تاہم ہماری ناقص رائے میں ان کا یہ معنیٰ خیز بیان ایک پنتھ اور دو کاج کی شان لئے ہوئے ہے ایک یہ کہ وہ اپنے اس بیان سے اپنے ان روٹھے اور بچھڑے ہوئے بریلوی حنفیوں کی اشک شوئی کر رہے ہیں اور دوسرے یہ کہ وہ اپنے مخصوص مگر بلیغ انداز میں موجودہ حکمرانوں اور اسلامی مشاورتی کونسل کو آگاہ کر رہے ہیں کہ گو بظاہر ہم دونوں گروہ باہم دست و گریباں ہیں تاہم دونوں کے دونوں حنفی ہی ہیں۔ یاد رکھنا، ورنہ ....

جبکہ حقیقت پسندی کا تقاضا یہ تھا کہ وہ برملا کہہ دیتے کہ چونکہ پاکستان خالص اسلام کے نام پر تشکیل پایا ہے اور خالص اسلام ہی اس کی سالمیت، استحکام اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قومی تشخص کا ضامن ہو سکتا ہے لہذا یہاں پبلک لا کے طور پر "مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ" والا سادہ اسلام ہی نافذ ہونا چاہیئے

ع

لگائی آس بہت تھی تیرے سر کی قسم
خاموش ہو رہے جب کوئی آسرا نہ ملا

۳۔ بنا بریں ظروف و احوال اس بات کے متقاضی تھے کہ "مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ" والے اسلام کے برعکس اس پیش کی جانے والی کتاب کے چند فتاوی (حنفی علماء کی آراء) کو بلا کسی علمی گرفت کے بطور نمونہ مشتے از خروارے کے قوم کے سامنے لایا جائے۔ تاکہ دانایان قوم ان فتاوی (حنفی آراء) کی روشنی میں از خود یہ فیصلہ کر سکیں کہ آیا واقعی اس کتاب کے نفاذ کے بعد اسلامی نظام کے مطلوبہ ثمرات ملک اور قوم کو میسر آ سکیں گے؟ اور ہمارا موجودہ غیر اسلامی معاشرہ صحیح اسلامی معاشرہ کے قالب میں ڈھل سکے گا؟ چنانچہ ہم نے توکلاً علی اللہ اسی داعیہ اور احساس سے سرشار ہو کر فتاوی عالمگیری ایسی مبسوط کتاب پر ایک ہلکی پھلکی اور سرسری نظر ڈالنے کی جسارت کر ڈالی ہے چونکہ ہمیں امید ہے کہ علمی اور غیر علمی دونوں حلقے اس کتابچہ سے استفادہ کریں گے اس لئے اہل علم کے ذوق کے پیش نظر ہم نے اصل عربی فتاوی عالمگیری طبع مکتبہ ماجدیہ طوغی روڈ کوئٹہ سے اصل عربی فتاوی کے متون صفحہ اور جلد کی نشاندہی کے ساتھ جوں کے توں نقل کر دیئے ہیں اور صرف اُردو کا مذاق رکھنے والوں کی ضرورت کے مدنظر اُردو فتاوی عالمگیری طبع غلام علی اینڈ سنز لاہور سے صفحہ اور جلد کے حوالہ کے التزام کے ساتھ ان عربی فتاوی کا اُردو ترجمہ لکھ دیا ہے

ع

آخر تو لائیں گے کوئی آفت فغاں سے ہم
حجت تمام کرتے ہیں آسمان سے ہم

کوئی باور کرے نہ کرے تاہم یہ حقیقت ہے کہ ہم حضرت امام مالکؒ کا سچا احترام، حضرت امام ابو حنیفہؒ سے سچی عقیدت، حضرت امام شافعیؒ سے سچی محبت، حضرت احمد بن حنبلؒ سے شیفتگی اور دوسرے مجتہدین کرامؒ سے سچی گرویدگی کو ضرو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ان کی اجتہادی کاوشیں ہمارا علمی سرمایہ ہیں لیکن بایں ہمہ حجت کتاب وسنت ہی ہیں ان کے ہوتے ہوئے کسی بھی مجتہد اور امام کا کوئی قول اور استحسان قبول کرنا ہمارے اعتقاد میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ مجرمانہ گستاخی کے سوا کچھ نہیں ہے

حدیث بادہ و مینا و جام آتی نہیں مجھ کو نہ کر خارا شگافوں سے تقاضا آبگینہ سازی کا

چنانچہ اسی حقیقت کے پیش نظر ملا جیون نے نور الانوار میں ایک مقام پر لکھا ہے

ليس هذا ازدراء بأبي حنيفة واستخفافا به معاذ الله بل بيانا لنكتة في هذا المقام فتنبه ص۱۹

اس لئے ہم قارئین کرام کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم کوئی فتاوی عالمگیری کا ازدراء اور استخفاف کرنے نہیں چلے، بلکہ ہمیں صرف یہ بتلانا ہے کہ فتاوی عالمگیری اپنی تمام تر افادیت کے باوصف کتاب وسنت کا نعم البدل ہونے سے بہر حال قاصر ہے۔

لہٰذا ملک کا وسیع تر مفاد اسی میں ہے کہ فوری طور پر "ما انا علیہ واصحابی" والا اسلام نافذ کر دیا جائے اگر بالفرض کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہو جائے جہاں کتاب وسنت خاموش ہوں تو ایسی ضرورت پڑنے پر بلا کسی تعیین کے ہر اس مجتہد کو اپنا لیا جائے جس کا اجتہاد دوسرے مجتہدین کرام مشکور اللہ مساعیہم کے مقابلہ میں کتاب وسنت سے اوفق اور ہم آہنگ ہو۔

۵۔ خالص کتاب وسنت سے خاندانی وابستگی اور گرویدگی کی وجہ سے میں اس مشکل کام سے عہدہ برآ ہونا اپنا دینی اور ملی فریضہ سمجھتا تھا مگر ہمت نہ تھی کہ کوچہ قلم و قرطاس سے آشنائی ہنوز نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے عقل کا مشورہ تھا کہ اس دشوار گذار وادی میں بے خطر کود پڑنا اچھا نہیں۔ مگر ضمیر کا کچوکہ تھا کہ چل میرے خامہ بسم اللہ، لہٰذا تائید الٰہی اور پھر والدین ماجدین وامت برکاتہما کی نیک دعاؤں سے یہ حقیر اور ناتمام کاوش آپ کے ہاتھوں میں ہے زبان جیسی کچھ ہے مجھے اس کی چنداں پرواہ نہیں ہے

میرے قلم میں ادیبوں کی آب و تاب نہیں متاع دیدۂ خوں ناب لے کے آیا ہوں

خادم حدیث رسول ﷺ واہلہ

ابن الحسین یکم محرم ۱۳۶۹ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛

فتاوی عالمگیری پر ایک نظر

الحمد للہ علی نعمائہ الکاملۃ والائہ الشاملۃ حمدا یملأ مکان الامکان وارکان الامکنۃ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ولا رسول بعدہ محمد صلوۃ تبلغ قائمها ولا تی بها مامنہ وعلی آلہ وصحبہ واهل الحدیث الذین استمعوا القول فاتبعوا صوبہ واحسنہ ودعوا الی سبیل ربهم بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ ونستغفرہ سبحانہ من حصائد الالسنۃ ۔ اما بعد ۔

ہاتھ توڑے جائیں گے یا کھولیں گے نقاب
سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہے

۱ ۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے :

یاایها الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوهکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین : (آیت ۶ سورۃ مائدہ)

ترجمہ : مسلمانوں جب نماز کو آمادہ ہو تو منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور پاؤں ٹخنوں تک دھولو اور سروں پر ہاتھ پھیر لیا کرو ۔

اور حدیث میں ہے

عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابیہ ان رجلاً قال لعبد اللہ ...... أتستطیع ان ترینی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضاء فقال عبد اللہ بن زید نعم فدعا بماءٍ فافرغ علی یدیہ فغسل یدہٗ مرتین ثم مضمض

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

واستنثر ثلثاً ثم غسل وجهه ثلثاً ثم غسل يديه مرتين الى المرفقين ثم مسح راسه بيديه الخ باب مسح الراس كله (بخاری ج ۱ ص ۳۱)

ایک شخص نے عبداللہ بن زید سے پوچھا کیا تم مجھ کو بتلا سکتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو کیا کرتے تھے۔ عبداللہ نے کہا ہاں پھر انہوں نے پانی منگوایا پھر اپنے ہاتھ پر ڈالا اور دو بار دھویا پھر تین بار کلی کی اور ناک جھاڑی۔ پھر اپنا منہ تین بار دھویا۔ پھر اپنے ہاتھوں کو دو دو بار دونوں کہنیوں تک دھویا پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے سر پر مسح کیا۔ مگر فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

واذا غسل الراس مع الوجه اجزأه عن المسح ص ۲ ج ۱۔

مکتبہ ماجدیہ ملوغی روڈ کوئٹہ۔ ترجمہ اور اگر سر کو منہ کے ساتھ دھولیا تو مسح کے قائمقام ہو جائے گا۔ فتاویٰ ہندیہ اردو ترجمہ فتاویٰ عالمگیریہ ص ۵ طبع شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

کھجور کے شیرہ سے وضو جائز ہے؟

۲:۔ قرآن مجید میں ہے کہ اگر وضو کے لئے پانی نہ ملے تو تیمم کر لینا چاہیے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ فلم تجدوا ماءً فتيمموا صعيداً طيباً فامسحوا بوجوهكم وايديكم ان الله كان عفواً غفوراً (سورۃ النساء آیت ۴۳)

ترجمہ:۔ "پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو، منہ اور ہاتھوں کو مٹی مل لیا کرو۔ بے شک خدا بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔"

اور اسی طرح کسی صحیح حدیث میں بھی یہ کہیں نہیں آتا کہ پانی نہ ملنے پر نبیذ سے وضو کرنا جائز ہوتا ہے تاہم مگر فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ نبیذ تمر سے وضو جائز ہے اصل الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔

قال ابو حنيفة رحمه الله تعالى يتوضأ بنبيذ التمر ولا يتيمم

(فتاویٰ عالمگیری ص ۲۱ ج ۱)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول ہے کہ نبیذ تمر یعنی اس پانی سے کہ جس میں چھوہارے بھگوتے گئے ہوں۔ وضو کرے اور اس کے ہوتے ہوئے تیمم نہ کرے (فتاویٰ ہندیہ ص ۳۶ ج ۱)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

وضاحت:- احناف کے نزدیک خبر واحد کے ساتھ قرآن مجید پر زیادتی ناجائز ہے مگر یہاں خبر واحد صحیح تو کجا انتہائی ضعیف روایت کے ساتھ قرآن مجید پر زیادتی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ الحذر الحذر ہم تو بس یہی کہتے ہیں ؎

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

نشہ آور شراب کے ساتھ بھی وضو جائز ہے؟

۳:- نبیذ تمر گو خالص پانی نہیں تاہم ہے تو پاک مگر فتاویٰ عالمگیری میں شراب کے ساتھ بھی وضو جائز قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ اسی فتاویٰ عالمگیری ص۴۱ ج ۵ میں شراب کو پیشاب اور خون کی طرح نجاست مغلظہ (سخت پلید) کہا ہے اصل الفاظ یہ ہیں هی نجسة غليظة كالبول والدم ص۴۱ ج ۵ :- شراب کو پیشاب کی طرح پلید کہنے کے باوجود یہاں یہ تلقین کی جا رہی ہے کہ نشہ آور شراب کے ساتھ بھی وضو جائز ہے۔ اصل الفاظ یہ ہیں وان طبخ ادنی طبخةٍ يجوز الوضوء به حلوا كان او مرًّا او مسكرًا وهو الاصح كذا فی العینی ص۲۲ ج ۱

ترجمہ:- (نبیذ) اگر تھوڑا سا پکا یا جا دے تو اس سے وضو جائز ہے خواہ میٹھا ہو خواہ تلخ ہو۔ خواہ نشہ لانے والا ہو اور یہی اصح ہے یہ عینی میں ہے۔ فتاویٰ ہندیہ ص۳۸ ج ۱

گذارش:- پیشاب سے وضو جائز تو کیا ہوگا اس کا تصور بھی عام مسلمان کے لئے تکلیف دہ ہے اور فتاویٰ عالمگیری شراب کو پیشاب کی طرح پلید بھی کہہ رہا ہے۔ اور ساتھ ہی اس سے وضو بھی جائز قرار دے رہا ہے اس کھلے تضاد کا ہمارے کرم فرماؤں کے پاس اگر کوئی حل ہو تو ہم ایسے ہیچ میرزا در کم ناموں کو ضرور مستفید فرما دیں ؎

وضو محفوظ رکھنے کا ماڈرن طریقہ

۴:- اذا خاف الرجل خروج البول فحشا احليله بقطنة ولولا القطنة يخرج منه البول فلا بأس به ولا ينتقض وضوءه حتى يظهر البول ص۱۰ ج ۱ فصل نواقض وضو اگر کسی کو پیشاب نکل آنے کا خوف ہو

www.KitaboSunnat.com

اس سبب سے وہ پیشاب کے سوراخ میں روئی رکھے اور اگر روئی نہ رکھے تو پیشاب نکل آوے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور جب تک پیشاب روئی میں ظاہر نہ ہو جائے تب تک اس کا وضو نہیں ٹوٹتا یہ فتاویٰ قاضی خاں میں لکھا ہے صفحہ ۱۵ ج ۱

عرض :- پیشاب کے سوراخ میں روئی رکھنے کے تکلف سے حشفہ پر مضبوط دھاگہ باندھ لینا آسان تر ہے اور فیملی پلاننگ کی مصنوعات کا استعمال دھاگے کے استعمال سے بھی آسان ترین ہے لہٰذا دھاگے اور فیملی پلاننگ کی مصنوعات کے استعمال کے بارے میں کیا ارشاد ہوگا۔ بینوا توجروا۔

عن علی قال کنت رجلا مذاء فامرت رجلا یسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمکان ابنتہ فسأل فقال توضأ واغسل ذکرک صحیح بخاری ص باب غسل المذی والوضوء عنہ

حضرت علی رضی اللہ نے کہا میرے مذی بہت نکلا کرتی تھی۔ میں نے ایک شخص (حضرت مقداد) سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھو کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا وضو کر ڈال اور اپنا ذکر دھولے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ مباشرت فاحشہ اور دونوں شرمگاہوں کے مل جانے پر مذی ضرور نکل آتی ہے لہٰذا ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے

۱: مگر فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

اذا باشر امرأتہ مباشرۃ فاحشۃ بتجرد وانتشار وملاقاۃ الفرج بالفرج..... وقال محمد رحمہ اللہ لا وضوء علیہ وھو القیاس کذا فی المحیط وفی النصاب وھو الصحیح وفی الینابیع وعلیہ الفتویٰ صفحہ ۱۳ ج ۱

جب کھلی ہوئی مباشرت کرے عورت کے ساتھ اس طرح کہ ننگا ہو اور شہوت سے استادگی ہو اور دونوں کی شرمگاہیں مل جائیں تو امام محمد کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹے گا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور یہی قیاس ہے یہ محیط میں ہے اور نصاب میں لکھا ہے کہ یہی صحیح ہے اور ینابیع میں ہے کہ اسی پر فتوی ہے۔ ص۲۱ ج ۱

غسلِ جنابت کی چھوٹ

۶:۔ اذا احتلم او نظر الی امرأۃ فنزل المنی عن مکانہ بشھوۃ فامسک ذکرہ حتی سکنت شھوتہ ثم سال المنی ..... عند ابی یوسف لا یجب ھکذا فی الخلاصۃ ص۱۴ ج ۱

یعنی اگر احتلام ہوا یا کسی عورت کی طرف دیکھا اور منی اپنی جگہ سے شہوت سے جدا ہوئی پھر اس آدمی نے اپنے ذکر (آلہ تناسل) کو دبا لیا یہاں تک کہ شہوت اس کی ساکن ہوگئی پھر منی بہی تو امام ابو یوسف کے نزدیک (غسل) واجب نہ ہوگا یہ خلاصہ میں ہے ص۱۴ ج ۱

سبحان اللہ غسل جنابت سے گلو خلاصی کا کتنا آسان طریقہ ہے (مریدوں کا تحفہ قبول فرمایئے)

۷:۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جلس بین شعبھا الاربع ثم جھدھا وجب الغسل صحیح بخاری ص۴۳ ج ۱

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چاروں کونوں کے بیچ بیٹھے پھر اس پر زور لگائے تو غسل واجب ہوگیا:

اس صحیح حدیث رسولؐ سے معلوم ہوا کہ جب آدمی عورت کے چاروں کونوں کے درمیان بیٹھ کر زور لگاتا ہے تو انزال ہو یا نہ ہو غسل بہر حال واجب ہوجاتا ہے مگر فتاوی عالمگیری میں اس صحیح حدیث کے انکار میں یوں فتوی ہے۔

والایلاج فی البھیمۃ والمیتۃ والصغیرۃ التی لا یجامع مثلھا لا یوجب الغسل بدون الانزال ھکذا فی المحیط ص۱۵ ج ۱

اگر چوپائے جانور کے دخول (آلہ تناسل اس کی شرمگاہ میں داخل) کرے یا مُردے کے یا ایسی چھوٹی لڑکی کے جس کے مثل کی لڑکیوں کے ساتھ مجامعت (جماع) نہیں کیا کرتے تو بغیر انزال کے غسل واجب نہیں ہوگا۔ یہ محیط میں لکھا ہے ص۲۵ ج ۱

۸:۔ اذا جامعت المرأۃ فی مادون الفرج و وصل المنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الی رحمہا وھی بکرا و ثیب لا غسل علیہا ص۱۵ ج ۱
اگر کسی عورت کی فرج (شرمگاہ) کے باہر باہر مجامعت کی جائے اور منی اس کے رحم میں پہنچ جائے خواہ وہ بکر (کنواری) ہو یا ثیبہ (رانڈ) ہو تو اس پر غسل واجب نہ ہوگا یہ فتاوی قاضی خاں میں ہے ص۲۵ ج ۱۔

عرض :۔ کسی عورت کی فرج کے باہر یا اس کے جسم کے دوسرے حصوں میں جماع کرنا کیا حضرت شارع مطلق کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہوگی؟ بینوا توجروا۔

نوخیز لڑکے کو غسل جنابت کی چھوٹ

۹:۔ غلام ابن عشر سنین جامع امرأۃ بالغۃ فعلیہا الغسل ولا غسل علی الغلام ص۱۵ ج ۱
اگر دس[۱۰] برس کا لڑکا عورت سے مجامعت کرے تو عورت پر غسل واجب ہوگا اور لڑکے پر واجب نہ ہوگا۔ ص۲۵ ج ۱۔

نوخیز عورت کو غسل جنابت کی چھوٹ

۱۰ :۔ ولو کان الرجل بالغا والمرأۃ صغیرۃ یجامع مثلہا فعلی الرجل الغسل ولا غسل علیہا ص۱۵ ج ۱
ترجمہ :۔ اگر مرد بالغ ہو اور لڑکی نابالغ ہو مگر مجامعت کے قابل ہو تو مرد پر غسل واجب ہوگا مگر اس لڑکی پر غسل واجب نہ ہوگا ص۲۵ ج ۱۔

عرض :۔ نوخیز لڑکی مجامعت کے قابل بھی ہو۔ بالغ مرد اس سے جماع بھی کرے تب بھی اس لڑکی پر غسل واجب نہ ہو آخر اس چھوٹ کی کیا وجہ ہے بینوا و توجروا

عضو پر کپڑا لپیٹ کر دخول پر غسل نہیں

۰:۔ ولو لف علی ذکرہ خرقۃ واولج ولم ینزل ..... وقال بعضہم لا یجب ص۱۵ ج ۱
اگر اپنے عضو پر کپڑا لپیٹ کر دخول کرے اور انزال نہ ہو تو ......
تو بعضوں نے کہا (ہے) کہ (غسل واجب) نہیں ہوگا؛ ص۲۵ ج ۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرض :- کیا یہ فتویٰ حضرت ابوہریرہ کی حدیث صحیح کے خلاف نہیں بینوا توجروا

۱۲:- وان اولج الخنثی المشکل ذکرہ فی فرج امرأۃ او دبرھا فلا غسل علیہما ص۱۵ ج ۱

ترجمہ:- اگر خنثیٰ مشکل اپنے ذکر کو کسی عورت کے فرج یا دبر میں داخل کرے تو دونوں پر غسل واجب نہ ہوگا۔ ص۲۵ ج ۱

مرد کو غسل کی چھوٹ

۱۳:- وان اولج رجل فی فرج خنثیٰ مشکل لم یجب علیہ الغسل ص۱۵ ج ۱

ترجمہ:- اگر کوئی مرد خنثیٰ مشکل کی فرج میں (آلہ تناسل) داخل کرے تو بھی غسل واجب نہ ہوگا ص۲۵ ج ۱۔

عرض :- فتویٰ ۵ اور ص۴ کے شروع میں جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث لکھی جا چکی ہے۔

اذا جلس بین شعبھا الاربع ثم جھدھا وجب الغسل صحیح بخاری ص۴۳

کہ جناب ختمی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھے اور پھر زور لگائے یعنی دخول کرے تو انزال ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

اس لئے ہم اپنے کرم فرماؤں سے یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جناب! فتاویٰ عالمگیری میں ہماری اس فہرست کے مطابق فتویٰ نمبر ۸ سے لے کر فتویٰ نمبر ۱۳ تک نوخیز لڑکوں، لڑکیوں مردوں اور مخنثوں کو دخول کے بعد غسل جنابت نہ کرنے کی جو مبینہ چھوٹیں دی گئیں ہیں یہ کون سی آیت شریفہ اور حدیث صحیحہ کا عطر اور جوہر ہیں بینوا بالدلیل توجروا عند الرب الجلیل۔

تیسرا باب پانیوں کے بیان میں

۱۴:- واذا سد کلب عرض النھر ویجری الماء فوقہ ان کان ما یلاقی الکلب اقل مما لا یلاقیہ یجوز الوضوء فی الاسفل۔ ص۱۷ ج ۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرلی جائے تو بھی پاک ہو جاتی ہے۔ اور لوٹے اور مصلّے بھی بنائے جا سکتے ہیں۔

۲۳:۔ اسی طرح اگر ریچھ کی کھال مٹی میں رگیدلی جائے تو پاک ہو جاتی ہے اس کا لوٹا، ور مصلّے بنانا بھی جائز ہو جاتا ہے!

۲۴:۔ اگر مٹی میں رگیدنے کے بجائے دھوپ میں خشک کرلی جائے تو بھی پاک ہو جا[تی]

۲۵:۔ مٹی میں رگیدنے اور دھوپ میں سوکھانے کے بجائے ہوا میں سوکھالی جائے تو بھی پاک قرار پاتی ہے۔ بلکہ اس کھال کے لوٹے مصلّے بنانا بھی جائز ہے۔

۲۶:۔ بھیڑیے کی کھال بھی مٹی میں رگیدنے سے نہ صرف پاک ہو جاتی ہے بلکہ اس سے لوٹے مصلّے بھی بنانے جائز ہو جاتے ہیں۔

۲۷:۔ رگیدنے کی جگہ اگر دھوپ میں خشک کرلی جائے تو بھی پاک ہو جاتی ہے۔

۲۸:۔ رگیدنے اور دھوپ میں سوکھانے کے بجائے اگر صرف ہوا میں خشک کر لی جائے تو بھی پاک ہو جاتی ہے۔ لوٹے مصلّے بنانا بھی جائز ہے

۲۹:۔ چیتے کی کھال کو بھی اگر مٹی میں رگید لیا جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔ اور لوٹوں اور مصلّوں کے قابل ہو جاتی ہے۔

۳۰:۔ اور رگیدنے کے علاوہ دھوپ میں خشک کرلینے سے بھی پاک ہو جاتی ہے۔

۳۱:۔ اور اسی طرح رگیدنے اور دھوپ میں خشک کرنے کے بجائے ہوا میں بھی خشک کر کے پاک کی جا سکتی ہے۔ لوٹے مصلّے کے قابل!!

۳۲:۔ شیر کی کھال بھی مٹی میں رگیدنے سے پاک ہو جاتی ہے اور منقش دھاری د[ار] پکے رنگوں والے لوٹے اور مصلّے بھی بنانے جائز ہیں۔

۳۳:۔ شیر کی کھال دھوپ میں خشک کرنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

۳۴:۔ اسی طرح صرف ہوا میں خشک کرنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

۳۵:۔ اسی طرح لومڑ کی کھال بھی مٹی میں لتھیڑنے سے پاک ہو جاتی ہے اور لوٹے مصلّے کے قابل قرار پاتی ہے۔

۳۶:۔ اسی طرح دھوپ میں سوکھانے سے بھی پاک ہو جاتی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۳۷:۔ اسی طرح ہوا میں خشک کرنے سے بھی پاک ہو جاتی ہے۔

۳۸:۔ اسی طرح بندر کی کھال بھی مٹی میں رگیدنے سے نہ صرف پاک ہو جاتی ہے بلکہ جلائے نماز اور وضوء کے برتن بنانے بھی اس کھال سے جائز ہو جاتے ہیں۔

۳۹:۔ اسی طرح دھوپ میں خشک کر لینے سے بھی پاک قرار پاتی ہے۔

۴۰:۔ بندر کی کھال ہوا میں خشک کر لینے سے بھی پاک ہو جاتی ہے۔

۴۱:۔ اسی طرح بلی کی کھال بھی مٹی میں رگیدنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲:۔ اسی طرح دھوپ میں خشک کرنے سے بھی پاک ہو جائے گی۔

۴۳:۔ اسی طرح ہوا میں خشک کرنے سے بھی پاک ہو جائے گی اور اس سے مصلے اور لوٹے بنانے جائز ٹھہریں گے اور اسی طرح گیدڑ کی کھال بھی تینوں طریقوں سے پاک ہو جاتی ہے۔

نتیجہ :۔ جب کتے اور دوسرے حرام جانوروں کی کھالیں تینوں طریقوں سے پاک ہو جاتی ہیں اور نماز اور وضو کے لئے ان کھالوں کا استعمال جائز ہے تو لامحالہ ان کی خرید و فروخت بھی جائز ہوتی۔ لہٰذا نتیجہ بالکل صاف ہے کہ اس فتاویٰ کو بطور اسلامی قانون کے پاکستان میں نافذ کرنے سے اسلامی معاشرہ کی تشکیل ہو یا نہ ہو اور اسلامی نظام کے مطلوبہ ثمرات حاصل ہوں یا نہ ہوں ہماری بلا سے تاہم معاشی مسائل بہت حد تک بڑی خوش اسلوبی سے بہر حال حل ہو جائیں گے ۔

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
ہوتا ہے جو خراب کہیں اپنا گھر نہ ہو

یہ کھالیں بھیگنے سے بھی ناپاک نہ ہوں گی

۴۴:۔ لو اصابہ ماء بعد دباغة الحکمیة الاظهر انه لا یعود نجسا هکذا فی الزاهدی ص۲۵ ج ۱

اور دباغت حکمیہ کے بعد بھی اظہر یہی ہے کہ پھر (یہ چمڑا) نجس نہیں ہوتا ص۴۲ ج ۱

ذبح سے پاک ہونا

۴۵:۔ وما طهر جلده بالدباغ طهر جلده بالذکاة وکذالك جمیع اجزائه تطهر بالذکاة الا الدم وهو الصحیح من المذاهب کذا فی المعینہ ص۲۳ ج ۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور جس (جانور) کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اس کا چمڑا ذبح سے بھی پاک ہو جاتا ہے اور اسی طرح خون کے سوا تمام اجزاء پاک ہو جاتے ہیں ص۲۲ ج۱

وضاحت:۔ یعنی کتا پکڑا اسے ذبح کیا بس اس کے خون کے سوا کھال سمیت اس کے تمام اجزاء پاک ہو جاتے ہیں۔

کنوئیں کے مسائل

۲۶:۔ الجنب اذا انغمس فی البئر لطلب الدلو فعند ابی یوسف رحمہ اللہ الرجل بحالہ والماء بحالہ وعند محمد رحمہ اللہ تعالی کلاھما طاھر وعند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی کلاھما نجس وعنہ ان الرجل لان الماء لا یعطی لہ حکم الاستعمال قبل الانفصال وھو اوفق الروایات کذا فی الھدایۃ ص۲۳ ج۱۔

اگر جنب ڈول کے ڈھونڈنے کے لئے کنوئیں میں غوطہ لگا دے تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس کی جنابت اسی طرح باقی رہتی ہے اور پانی بھی اپنی حالت پر رہتا ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک دونوں پاک ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک روایت یہ ہے کہ دونوں نجس ہیں۔ اور دوسری روایت کے مطابق پانی پاک رہتا ہے اور یہی اوفق الروایات ہے

عرض:۔ بتائیے کوئی کس فتویٰ پر عمل کرے؟

بکری کنوئیں میں گر پڑے تو بیس ڈول نکالئے

۲۷:۔ ولو وقعت الشاۃ وخرجت حیۃ ینزح عشرون دلوا لتسکین القلب ص۲۱

اگر کنوئیں میں بکری گرے اور زندہ نکلے تو اطمینان قلب کے واسطے ۲۰ ڈول نکالنے چاہئیں

احتیاط کے تقاضے

۲۸:۔ لو قطع ذنب الفارۃ والقی فی البئر نزح جمیع الماء وان جعل علی موضع القطع شمعۃ لا یجب الا ما فی الفارۃ کذا فی الجوہرۃ النیرہ ص۲۱ ج۱

اگر چوہے کی دم کاٹ کر پانی میں ڈال دی جاوے تو کنوئیں کا تمام پانی نکالا جاوے گا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اگر کتا کی جگہ دم لگایا جاوے تو اسی قدر پانی نکالنا واجب ہوگا جس قدر پورے چوہے میں (یعنی ۲۰ سے ۳۰ ڈول تک اگر پھولا ہو نہ ہو ورنہ سارا پانی نکالنا ہوگا ص۱۹ عربی) واجب ہوتا ہے ص۱۹ ج۱

کتا نجس عین نہیں

۴۹ :- والصحیح ان الکلب لیس بنجس العین فلا یفسد الماء مالم یدخل فاہ ھٰکذا فی التبیین ص۱۹

اور صحیح یہ ہے کہ کتا نجس العین نہیں جب تک اس کا منہ (پانی میں) داخل نہ ہوا ہو پانی نجس نہیں ہوتا یہ تبیین میں لکھا ہے ص۳۲ ج۱۔

۵۰ :- وھٰکذا سائر ما لا یوکل لحمہ من سباع الوحش والطیر لا ینجس الماء اذا اخرج حیاً ولم یدخل فاہ فی الصحیح ھٰکذا فی المحیط ص۱۹ ج۱۔

اور یہی حکم ہے ان سب جانوروں کا جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا جیسے درندے وحشی اور پرند اگر وہ زندہ نکل آویں اور منہ ان کا پانی میں نہ پہنچے تو صحیح یہ ہے کہ پانی نجس نہیں ہوتا ص۳۲ ج۱۔

۵۱ :- المیت المسلم اذا وقع فی الماء ان کان قبل الغسل افسدہ ص۱۹ ج۱

مسلمان مردہ اگر کنوئیں میں گر جائے اگر قبل غسل کے گرے گا تو پانی خراب ہو جائیگا ص۳۲، ۳۳

وضاحت :- فتویٰ نمبر۴۲ کے مطابق اگر بکری ایسا حلال اور ستھرا جانور کنوئیں میں گر پڑے اور زندہ نکل آوے تو تسکین قلب کے لئے بیس ڈول پانی نکالنا پڑتا ہے اور فتویٰ نمبر۴۹ کے مطابق کتا اور فتویٰ نمبر۵۰ کے مطابق بندر، لنگور، ریچھ، بھیڑیا، گیدڑ اور گدھے ایسا گندا اور حرام جانور اگر کنوئیں میں گر پڑے اور زندہ نکل آوے تو پانی پلید نہیں ہوتا

عرض :- ہم اپنے کرم فرماؤں سے عرض کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے کہ وہ تھوڑی سی زحمت گوارا فرما کر یہ وضاحت فرما دیں کہ فتویٰ ۴۲ میں بکری کے حق میں شدت اور فتویٰ ۴۹ و فتویٰ نمبر۵۰ میں کتے اور دوسرے حرام جانوروں اور پرندوں کے حق میں یہ نرمی کون سی صحیح حدیث پر مبنی ہے حالانکہ بکری حلال اور ستھرا جانور ہے اور کتا اور ریچھ وغیرہ حرام اور گندے جانور ہیں۔ بینوا توجروا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

؎ ہم اپنی پرپش ٹی خاطران سے کہنے جانتے ہیں دیکھتے کیا کہتے ہیں !

چوتھا باب تیمم کے بیان میں

۵۳:۔ لو تیمم لسجدۃ الشکر علی قول ابی حنیفۃ وابی یوسف لا یصلی المکتوبۃ بذالک التیمم ص۲۶ ج ۱

اگر سجدہ شکر کے واسطے تیمم کرے تو امام ابوحنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک اس تیمم سے نماز نہیں پڑھ سکتا ص۲۵ ج ۱۔

تیمم کا مہذب طریقہ

۵۳:۔ اذا اراد التیمم فتمعک فی التراب وذلک بہ جسدہٗ کلہٗ ان کان التراب اصاب وجہہٗ وذراعیہ وکفیہ جاز ص۲۶ ج ۱۔

اگر تیمم کا ارادہ کر کے زمین میں لوٹے اور تمام بدن کو ملے اگر مٹی اس کے منہ اور باہوں اور ہتھیلیوں پر پہنچ گئی تو جائز ہے یہ خلاصہ میں لکھا ہے ص۲۶ ج ۱

وضاحت :۔ یعنی زمین میں لوٹنے پوٹنے میں گو آدمی آکا ہا کابن جائے گا۔ تاہم تیمم ہو جائے گا۔ ؎ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

ناک کے بیچ والے پردے کا تیمم

۵۴:۔ ویمسح الوترۃ التی بین المنخرین ص۲۶ ج ۱

دونوں نتھنوں کے بیچ میں جو پردہ ہے اس پر بھی مسح کرے ص۲۶ وص۲۷ ج ۱ یعنی ناک میں بھی مٹی کی نسوار چڑھا لے۔

تیمم یا میک اپ

۵۵:۔ یجوز التیمم ...... والجص والنورۃ والکحل والزرنیخ ص۲۶ ج ۱

پس جائز ہے تیمم ...... گچ اور چونے پر اور سرمے اور ہڑتال پر ہاں صاحب ! بالکل ٹھیک ہے تیمم کے ساتھ ساتھ میک اپ بھی ہو جائے گا۔ ایک پنتھ اور دو کاج اسی کا نام ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۵۶:۔ وبالحجر علیہ غبار ولم یکن بان کان مغسولا او املس مدقوقاً او غیر مدقوق کذا فی قاضیخان ص۲۷ ج ۱؛

اور پتھر پر تیمم جائز ہے خواہ اس پر غبار ہو یا نہ ہو مثلاً دھلا ہوا ہو یا چکنا ہو خواہ پسا ہوا ہو یا بے پسا ہو۔

۵۷:۔ ویجوز بالغبار مع القدرۃ علی الصعید کذا فی السراج الوہاج ہے ص۲۷

اگر مٹی پر قدرت ہو تب بھی غبار پر تیمم جائز ہے ص۲۷ ج ۱۔

۵۸:۔ یجوز التیمم اذا حضرتہ الجنازۃ والولی غیرہ فخاف ان اشتغل بالطہارۃ ان تفوتہ الصلواۃ ص۳۱ ج ۱۔

اگر جنازہ حاضر ہو اور ولی اس کے سوا کوئی دوسرا ہو اور خوف ہے کہ اگر وضو کرے گا تو نماز فوت ہو جاوے گی تو تیمم جائز ہے۔ الفصل الثالث فی المتفرقات ط۵۶ ج ۱

نماز عید کے لئے تیمم کی چھوٹ

۵۹:۔ ولا یجوز للمقتدی ان لم یخف فوت الصلوٰۃ لو توضأ و الا یجوز ص۳۱ ج ۱

مقتدی کو اگر یہ خوف نہ ہو کہ وضو کرنے میں عید کی نماز فوت ہو جاوے گی۔ تو تیمم جائز نہیں ورنہ جائز ہے ص۵۶ ج ۱۔

ایک مثقال نجاست مغلظہ کی چھوٹ

۶۰:۔ وھی نوعان الاول المغلظۃ وعفی منہ قدر الدرھم واختلفوا والصحیح ان یعتبر بالوزن فی النجاسۃ المتجسدۃ وھو ان یکون وزنہ قدر الدرھم الکبیر المثقال ص۴۵ ج ۱۔

ترجمہ:۔ نجس چیزیں دو قسم ہیں اول مغلظہ وہ بقدر درہم کے عفو (معاف) ہے اور درہم کے اعتبار میں روایتیں مختلف ہیں صحیح یہ ہے کہ اگر جسم دار نجاست ہو تو وزن کا اعتبار کریں اور وہ یہ ہے کہ وزن اس کا درہم کبیر کے برابر ہو یعنی ایک مثقال ہوتا ہے ص۴۵ ج ۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور مثقال بیس قیراط ہوتا ہے ص۲۵

ہتھیلی کے برابر غیر مجسم نجاست کی چھوٹ

۶۱:- وبالمساحة فی غیرها وهو قدر عرض الكف ص۴۵ ج ۱

اور جو نجاست بے جسم کی ہو اس میں ناپ کا اعتبار ہے اور وہ بقدر ہتھیلی کی چوڑائی کے ہے

عرض کیا کہ نظام مصطفیٰ اسی کا نام رہ گیا ہے کہ معاشرے کے جنبیوں سے اچھوتے لگے۔ بتائیے ایسے فتاویٰ کے نفاذ سے اسلامی معاشرہ معرض وجود میں آئے گا یا جنبی معاشرہ استوار ہوگا؟

اگر یہی بے خبری حضرت والا کی ہوگی
تار پود، پدری نہ دبالا ہوگی!!

پلید انگلی چاٹنے سے پاک

۶۱:- اذا اصابت النجاسة بعض اعضائه ولحسها بلسانه حتى ذهب اثرها يطهر ص۴۵ ج ۱

اگر کسی عضو پر نجاست لگ جاوے اور اس کو زبان سے چاٹ لے یہاں تک کہ اس نجاست کا اثر جاتا رہے تو پاک ہو جاوے گا ص۴۵ ج ۱۔ سبحان اللہ غذا کی غذا۔ لذت کی لذت۔ پاکی کی پاکی۔ مزا مفت؛ مفت را چہ باید گفت۔

پلید چھری چاٹنے سے پاک

۶۲:- وكذا السكين اذا تنجس فلحسه بلسانه او مسحه بريقه هكذا فی فتاویٰ قاضی خان ص۴۵ ج ۱۔

اور اسی طرح اگر چھری نجس ہو جاوے اور اس کو زبان سے چاٹ لے یا اپنا تھوک لگا کر اس کو پونچھ لے تو پاک ہو جاوے گی ص۴۵ ج ۱؛ سبحان اللہ۔ ناشتے کا ناشتہ اور چھری بھی پاک اور مزا مفت؛

پلید کپڑا چاٹنے سے پاک

۶۳:- ولو لحس الثوب بلسانه حتى ذهب الاثر فقد طهر ص۴۵ ج ۱۔

اگر کپڑے کو زبان سے چاٹے۔ یہاں تک کہ نجاست کا اثر جاتا رہے تو پاک ہو جاوے گا

عرض:۔ بتائیے یہ تینوں فتاویٰ کون سی آیت اور کون سی صحیح حدیث کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پچوڑ ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری کے پاک طینت عاشقوں نے اپنی اس مستند کتاب کے ان فتاویٰ پر کبھی عمل کیا ہے؟ اگر نہیں کیا تو اب کرنا ہوگا ورنہ فتاویٰ عالمگیری سے دستبردار ہونا پڑیگا۔

بنتے ہو وفادار، وفا کر کے دکھاؤ
کہنے کی وفا اور ہے کرنے کی وفا اور

۶۴ والتبعیر الذی یوجد فی بعر الابل والشاۃ یغسل ویوکل ص ۴۷ ج ۱

اونٹ یا بکری کی مینگنی میں اگر جو ہوں تو دھو کر کھالئے جائیں ص ۹۸ ج ۱

عرض: ۔ آج کل اس فتویٰ پر عمل کرنا بہت ہی مناسب ہے تا کہ اشیاء خورد و نوش کے گراں نرخوں سے نجات مل جائے۔

کتے کے بالوں کا ازار بند استعمال کریں

۶۵ اذا جعلت التکۃ من شعر الکلب لا باس بہ ص ۴۸ ج ۱

اگر کتے کے بالوں سے ازار بند بنا دیں تو مضائقہ نہیں ص ۹۸

وضاحت: ۔ یعنی ریشم اور سلک نہ سہی تو کتے کے بال ہی سہی شاید نرم ہوتے ہوں گے؟ ملیں گے بھی مفت۔

کتاب الصلوٰۃ

غلاموں پر اذان اور تکبیر نہیں

۶۶ ولیس علی العبید اذان ولا اقامۃ کذا فی التبیین ص ۵۳ ج ۱۔

غلاموں پر اذان اور اقامت (تکبیر) نہیں یہ تبیین میں لکھا ہے ص ۹۹ ج ۱۔

جنبی کی اقامت صحیح ہے

۶۷ ویکرہ اذان الجنب واقامتہ باتفاق الروایات والاشبہ ان یعاد الاذان ولا تعاد الاقامۃ ص ۵۴ ج ۱؛

اور جنبی کی اذان اور اقامت مکروہ باتفاق روایات ہے اور اشبہ یہ ہے کہ اذان کا اعادہ کریں اور اقامت کا اعادہ نہ کریں ص ۹۹ ج ۱؛

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وضاحت :۔ اس فتویٰ کا مفاد یہ ہے کہ جنبی کی اقامت گو مکروہ ہے تاہم دوبارہ اقامت پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اذان کا دوبارہ پڑھنا گو مناسب ہے تاہم اعادہ ضروری نہیں۔ نیز اگر کوئی منچلا یوں قیاس کرے کہ نماز کی اقامت عبادت ہے اور نماز بھی عبادت ہے اور جنابت کی حالت میں کہی گئی اقامت گو مکروہ ہی سہی تاہم کفایت کرتی ہے لہٰذا جنابت کی حالت میں پڑھی گئی نماز گو مکروہ سہی تاہم کفایت ضرور کرے گی۔ تو بتلایئے آپ اس کو کس طرح رد کریں گے؟

نشہ کی حالت میں اذان

۶۸۔ یکرہ اذان السکران ویستحب اعادتہ ص۵۴ ج ۱

اگر کوئی نشہ کی حالت میں اذان دے تو مکروہ ہے اس کا لوٹانا مستحب ہے وضاحت ضروری نہیں

مرتد کی آدھی اذان بھی جائز ہے

۶۹۔ واذا ارتد فی الاذان فالاولی ان یبتدئ غیرہ وان لم یبتدئ غیرہ واتمہ جاز ص۵۴ ج ۱

اگر اذان دینے میں مرتد ہو گیا تو اولیٰ یہ ہے کہ کوئی اور شخص اول سے اذان کہے اور اگر وہی تمام کرے تو جائز ہے۔ یہ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے۔ ص۹۹ ج ۱

وضاحت :۔ ملفوظات فاضل بریلوی ص۱۰۶ حصہ اول میں لکھا ہے کہ وہابیوں کی مسجد مثل گھر کے ہے اور ان کی اذان بھی باطل ہے مگر حنفی بھائیوں کو کون بتلائے کہ اپنی جس کتاب کے نفاذ کے لئے وہ سرگرداں اور بے تاب ہوتے جا رہے ہیں اس کے مطابق کافروں مرتدوں اور شرابیوں کی اذانیں بھی قابل قبول ہیں ؎

اوروں سے جنگ کرتے ہو گھر کی خبر نہیں
تجھ سا تو عقل مند بھی کوئی بشر نہیں!

امام سے پہلے نماز شروع کرنا منع ہے

:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبادروا الامام اذا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کبر فکبروا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین واذا رکع فارکعوا صحیح بخاری و صحیح مسلم مشکوٰۃ صلا ج ۱:
کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ جلدی کرو تم امام سے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔
اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ امام سے پہلے امام کی اقتداء میں نماز شروع کرنی جائز نہیں گو۔

فتاویٰ عالمگیری کہتا ہے کہ جائز ہے

۷۰:۔ ولو نوی الشروع فی صلوٰۃ الامام والامام لم یشرع بعد وھو یعلم بذالک یصیر شارعاً فی صلوٰۃ الامام اذا شرع کذا فی محیط السرخسی ص۶۶ ج ۱

اگر اس (مقتدی) نے امام کی نماز میں شروع کرنے کی نیت کی اور امام نے ابھی تک نماز نہیں شروع کی اور وہ اس بات کو جانتا ہے تو جب امام نماز شروع کرے گا تب اس (مقتدی) کی وہی نماز شروع ہو جاوے گی ص۱۲۲ ج ۱۔

عرض:۔ ہمارے کرم فرما یہ دعویٰ کرتے کرتے ہکلا چکے ہیں کہ فتاویٰ عالمگیری ہماری فقہ کی مستند کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا ہر فتویٰ قرآن و حدیث کا عطر اور جوہر ہے اس لئے ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اس غلط فتویٰ کی تائید میں ضرور کوئی حدیث پیش فرما دیں مہربانی ہو گی۔

ہاتھ میں نجاست اور منہ میں تکبیر تحریمہ!

۷۱:۔ لو احرم حاملا للنجاسۃ فالقاھا عند فراغہ ص۶۵ ج ۱
اگر تکبیر تحریمہ کے وقت اس (نمازی) پر نجاست تھی اور اس نے فارغ ہوتے ہی اس کو پھینک دیا۔ ص۱۲۴ ج ۱۔

کھلے ستر منہ میں تکبیر

۷۲:۔ او مکشوف العورۃ فسترھا عند فراغہ من التکبیر بعمل یسیر ص۶۵ ج ۱:
یا ستر کھلا ہوا تھا اور تکبیر سے فارغ ہوتے ہی تھوڑے عمل سے ڈھک لیا ص۱۲۴ ج ۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زوال کے وقت نماز پڑھنا

۴۳۔ او شرع فی التکبیر قبل ظهور الزوال ثم ظهر عند فراغه منها ص۲۹۶ ج۱

یا زوال کے ظاہر ہونے سے پہلے تکبیر کہی اور تکبیر سے فارغ ہوتے ہی زوال ظاہر ہو گیا ص۱۲۴

قبلہ سے منہ پھیر کر نماز شروع کرنا

۴۴۔ او منحرفاً عن القبلة فاستقبل عند فراغه منها جاز هكذا فی البحر الرائق۔ ص۲۹۶ ج۱

یا تکبیر کہتے وقت قبلہ سے پھرا ہوا تھا اور تکبیر سے فارغ ہوتے ہی قبلہ کو متوجہ ہو گیا تو (ان چاروں صورتوں میں) نماز جائز ہو گی ص۱۲۴ ج۱۔

عرض:۔ یہ نماز ہے یا کسی انجان معشوق کی اٹکھیلیاں ہیں ؟

مسئلہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کے ساتھ ہی اپنی نمازوں کا آغاز کیا کرتے تھے اور اس مسئلہ میں قولی اور فعلی دونوں قسم کی احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ بیش از بیش مروی ہیں۔ چند یہ ہیں۔

۱:۔ حضرت انسؓ سے مرفوع حدیث ہے انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا الخ صحیح بخاری ص۱۰۱ کہ امام اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ تم اس کی اقتدا کرو پس جب وہ تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔

۲:۔ رفاعہ بن رافع سے مرفوع حدیث ہے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تتم صلوٰة لاحد من الناس حتى يتوضأ فيضع الوضوء يعنی مواضعه ثم يكبر ويحمد الله عز وجل۔ ابوداؤد مع عون المعبود ص۳۲۰ ج۱۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کی اس وقت تک نماز پوری ادا نہیں ہوتی جب تک وہ اچھی طرح وضوء کر کے اللہ اکبر کے ساتھ اپنی نماز شروع نہ کرے اور بعد از اں اللہ عزوجل کی حمد نہ کرے۔ اور طبرانی کے الفاظ یہ ہیں ثم يقول الله اكبر فتح الباری ص۲۰۲ ج۲

۳:۔ ابو حمید سے روایت ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اذا قام الی الصلوٰۃ اعتدل قائما ورفع یدیہ ثم قال اللہ اکبر اخرجہ ابن ماجہ وصححہ ابن خزیمۃ وابن حبان فتح الباری ص۱۷۲ ج۲۔ (۲) وروی البزار باسناد صحیح علی شرط مسلم عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوٰۃ قال اللہ اکبر ولاحمد والنسائی من طریق واسع ابن حبان انہ سأل ابن عمر عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ اکبر کلما وضع ورفع۔ فتح الباری ص۱۷۲ ج۲ باب ایجاب التکبیر۔

ان تمام احادیث صحیحہ قولیہ اور فعلیہ کا حاصل مطلب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اللہ اکبر ہی کے ساتھ نماز کا آغاز فرمایا کرتے تھے اور تمام صحابہ کرام بھی اللہ اکبر ہی کے ساتھ اپنی نماز شروع کیا کرتے تھے اور کسی صحابی سے یہ ثابت نہیں کہ اس نے کبھی سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ اپنی کسی نماز کی ابتداء کی ہو۔ مگر

فتاویٰ عالمگیری ان حدیثوں کو نہیں مانتا

۱۵:۔ لو شرع بالتسبیح اوربالتھلیل صح ص۶۸ ج۱

اگر نماز کو سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ سے شروع کیا تو صحیح ہے ص۱۲۴ ج۱۔

۱۶:۔ ثم الاصل عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ان ما تجرد للتعظیم من اسماء اللہ تعالیٰ جاز الافتتاح بہ نحو اللہ الٰہ وسبحان اللہ ولا الٰہ الا اللہ کذا فی التبیین ص۶۸ ج۱

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اصل یہ ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے جو نام صرف تعظیم کے واسطے ہیں ان سے نماز شروع کرنا جائز ہے جیسے اللہ الٰہ اور سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ وغیرہ

اللہ اکبر کی جگہ الحمد للہ

۱۷:۔ وکذا الحمد للہ ولا الٰہ غیرہ وتبارک اللہ ص۶۸ ج۱

اور اسی طرح الحمد للہ اور لا الٰہ غیرہ اور تبارک اللہ کا حکم یہ محیط میں لکھا ہے ص۱۲۴ ج۱۔

اللہ اکبر کی جگہ اللہ اجل

۱۸:۔ وکذا اذا قال اللہ اجل او اعظم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

او الرحمٰن اکبر اجزأ عندھما ص۶۸ ج ۱۔

اسی طرح اگر (تکبیر اللہ اکبر کی جگہ) اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمٰن اکبر کہا تو امام محمدؒ اور ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے۔ ص۱۲۴ ج ۱

اللہ اکبر کی جگہ اَللّٰھُمَّ

۱۹:۔ ولو قال اللھم یصیر شارعاً عند الفقہاء ص۶۸ ج ۱ اور اگر اللھم کہا تو فقہاء (حنیفہ) کے نزدیک نماز شروع ہو جاوے گی ص۱۲۴ ج ۱۔

اللہ اکبر کی جگہ اللہ اگبر

۲۰:۔ ولو قال اللہ اکبر بالکاف الفارسیۃ یصیر شارعاً کذا فی المحیط ص۶۸ ج ۱

اور اگر اللہ اکبر کاف فارسی (گ) سے کہا تو نماز شروع ہو جاوے گی ص۔

اللہ اکبر کی جگہ خدا بزرگ تر

۲۱:۔ لو کبر بالفارسیۃ جاز ھکذا فی المتون کان یحسن العربیۃ اولا ص۶۹ ج ۱

اگر فارسی میں تکبیر (خدا بزرگ تر) کہی تو نماز جائز ہو جاوے گی۔ خواہ عربی میں کہہ سکتا ہو یا۔ نہ کہہ سکتا ہو ص۱۲۶ ج ۱

۲۲:۔ واذا کان یحسنھا یکرہ ھکذا فی المتون ص۶۹ ج ۱

اور جب عربی میں اچھی طرح کہہ سکتا ہو تو فارسی میں تکبیر کہنی مکروہ ہے۔

کھلا تضاد:۔ اوپر کے فتویٰ میں حنفی متون کا حوالہ ہے کہ گو عربی میں تکبیر کہہ سکتا ہو۔ تو بھی فارسی میں تکبیر کہنی جائز ہے اور اس فتویٰ میں حنفی متون کے حوالے سے کہا کہ اگر عربی میں تکبیر کہہ سکتا ہے تو پھر اس کو فارسی میں تکبیر کہنی مکروہ ہے آخر یہ کھلا تضاد کیوں اور کس لئے برداشت کیا جا رہا ہے اور نیز کیا یہ کھلا تضاد تقلید شخصی کی کمزوریوں اور تباہ کاریوں کا آئینہ دار نہیں ہے؟

فارسی زبان میں صرف تکبیر ہی نہیں بلکہ اور کچھ بھی

۲۳:۔ وعلی ھذا الخلاف جمیع اذکار الصلوٰۃ من التشھد والقنوت والدعاء وتسبیحات الرکوع والسجود ص۶۹ ج ۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور نماز کے سارے ذکروں میں جیسے تشہد اور قنوت اور دعاء اور رکوع اور سجود کی تسبیح میں خلاف جاری ہے صـ۱۲۶ ج ا۔

صرف فارسی ہی میں نہیں

۲۴:۔ وکذا کل ما لیس بعربیة کالترکیة والزنجیة والحبشیة والنبطیة ھکذا فی فتاویٰ قاضی خان صـ۶۹ ج ا؛

اور جو حکم فارسی کا ہے وہی ان سب زبانوں کا ہے جو عربی نہیں جیسے ترکی اور زنگی اور حبشی اور نبطی صـ۱۲۶ ج ا

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ :۔ ظاہر ہے کہ انگریزی، فرنچ، چینی، لاطینی، اردو، پنجابی، سرائیکی، بلوچی، سندھی، ہندی، پشتو، بلتی اور دوسری علاقائی زبانیں بھی اس فتویٰ کی وسعتوں میں ہیں لہٰذا ان زبانوں میں بھی تکبیر تحریمہ اور اذکار لامحالہ جائز ہیں لہٰذا عربی زبان کا مصرف پھر ختم ہی سہاناں

عرض :۔ جناب سلمان رضؓ کی زبان فارسی، جناب بلال رضؓ کی زبان حبشی اور جناب صہیب رضؓ کی زبان رومی تھی۔ کیا کوئی مثال ایسی موجود ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کرام کو ان کی علاقائی اور مادری زبانوں میں تکبیر تحریمہ اور دیگر اذکار نماز کی اجازت دی ہو۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین؛

بگلے کے انداز میں نماز

۲۵:۔ ویکرہ القیام علی احدی القدمین من غیر عذر و تجوز الصلوٰۃ صـ۶۹ ج ا بغیر عذر ایک پاؤں پر کھڑا ہونا مکروہ ہے اور نماز جائز ہو جاتی ہے صـ۱۲۶ ج ا؛

عرض :۔ یہ نماز ہوگی یا جسمانی ریاضت کوئی ننگے سر نماز پڑھ لے تو مجرم اور جو بلا عذر ایک ٹانگ پر نماز پڑھنے کو صحیح قرار دے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔

یہ دستور زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

نیز کیا یہ نماز قوموا للہ قانتین کی مصداق ہو سکتی ہے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ:۔ رکوع کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ عن ابی مسعودؓ الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزئ صلوٰۃ الرجل حتی یقیم ۔ ظهرہ فی الرکوع والسجود۔ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھٰذا حدیث حسن صحیح مشکوٰۃ ص۸۲ ج ۱!

حضرت ابو مسعودؓ انصاری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کی نماز قبول نہیں جب تک کہ رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہ کرے۔ یعنی رکوع۔ سجود نماز کے رکن ہیں مگر ۔

اونٹ کی طرح گرے تو رکوع ہو گیا

۲۶:۔ اذا لم یرکع وذهب من القیام الی السجود بغیر السنۃ بان خر کالجمل فذالک الانحناء یجزئ عن الرکوع ص۸ ج ا

اگر رکوع نہ کیا اور قیام سے سجدہ میں چلا گیا اور سنت کے خلاف اونٹ کی طرح گر پڑا تو ایسا جھکنا بجائے رکوع کے کافی ہے۔ ص۱۲۷ ج ا۔

مسئلہ:۔ اگر مقتدی امام سے پہلے سلام پھیر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔

عن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلما قضی صلواتہٗ اقبل علینا بوجہہ۔ فقال ایہا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف۔ صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص۱۰۱ ج ا۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک دن نماز پڑھائی پس جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ پس تم مجھ سے سبقت نہ کرو نہ رکوع میں اور نہ سجود میں اور نہ قیام میں اور نہ فارغ ہونے میں۔ مگر۔

امام سے پہلے فارغ ہونا جائز ہے

۲۷:۔ ولو فرغ المقتدی قبل فراغ الامام فتکلم فصلواتہٗ تامۃ"

کذا فی الجوھرۃ النیرۃ ص۸ ج ا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر مقتدی امام کے فارغ ہونے سے پہلے فارغ ہو گیا اور کلام کیا تو نماز اسکی پوری ہو گئی صـ۱۲۹ ج ۱

مسئلہ:- پچھلی رکعتوں میں بھی قراۃ فرض ہے جیسا کہ مسیئی الصلوۃ کو آپ نے فرمایا تھا۔

اذا قمت الی الصلوٰۃ فکبّر ثم اقرأ ما تیسّر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعاً ثم ارفع حتی تعتدل قائماً ثم اسجد حتی تطمئن ساجداً ثم ارفع حتی تطمئن ساجداً وافعل فی صلوٰتک کلها صحیح بخاری صـ۱۰۵ باب وجوب القراۃ للامام والماموم فی الصلوات کلها فی الحضر والسفر؛

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ پھر جو قرآن تجھ کو یاد ہے آسانی سے پڑھ سکے پڑھ۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر۔ پھر سر اٹھا۔ سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ۔ اور اسی طرح ساری نماز پڑھ۔ کر۔

پچھلی رکعتوں میں قراۃ غائب

۲۸:- یجب تعین الاولیین من الثلاثیۃ والرباعیۃ المکتوبتین للقراۃ المفروضۃ صـ ج ۱

فرض قراۃ کے ادا کرنے کے لئے پہلی دو رکعتوں کا معین کرنا ہر نماز میں خواہ تین رکعت کی نماز ہو خواہ چار کی واجب ہے صـ۱۲۹ ج ۱۔

مسئلہ:- تکبیر تحریمہ کے وقت پھر رکوع جاتے وقت اور پھر رکوع سے اٹھتے رفع یدین کرنا سنت ثابتہ ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعهما کذالک ایضاً صحیح بخاری صـ۱۰۲ ج ۱؛

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کی تکبیر کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تب بھی اسی طرح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دونوں ہاتھ اٹھاتے ، مگر

تکبیر تحریمہ والی رفع یدین بھی گئی

۲۹:۔ ولو کبر ولم یرفع یدیہ حتی فرغ من التکبیر لم یأت بہ۔ ج۱

اگر ہاتھ نہ اٹھا دے اور تکبیر کہہ چکا تو پھر نہ اٹھا دے۔ ص۱۳۲ ج۱

وضاحت :۔ شاید اہل سنت وہ ہے جو سنن ثابتہ کا پکا دشمن ہو۔ رکوع والی رفع یدین کا انکار پہلے ہی مشہور تھا لیجئے جناب آج تکبیر تحریمہ والی رفع یدین بھی گئی۔

؎ زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دھن بگڑا

عورت بوسہ لے تو

۳۰:۔ اما لو قبلت المرأۃ المصلی ولم یشتھھا لم تفسد صلوتہ۔ ص۱۰۲ ج۱

لیکن اگر عورت نے مرد نماز پڑھنے والے کا بوسہ لیا اور اس وقت مرد کو اس کی خواہش نہ ہوئی تو مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی:

عورت کی شرمگاہ دیکھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

۳۱:۔ ولو نظر الی فرج المطلقۃ طلاقا رجعیا عن شھوۃ یصیر مراجعا لا تفسد صلوتہ فی روایۃ ھو المختار کذا فی الخلاصۃ۔ ص۱۰۲ ج۱

جس عورت کو طلاق رجعی دے چکا ہے اگر نماز کے اندر شہوت سے اس کی فرج کو دیکھا تو طلاق سے رجعت ہو جاوے گی اور ایک روایت کے بموجب اس کی نماز فاسد نہ ہوگی یہی مختار ہے

گویا ؎
سامنے روئے یار ہو اور یہ سر نیاز ہو
ایک ہی سجدے میں فقط ختم میری نماز ہو

بیوی کہے ؎
ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

سبحان اللہ! نماز کی نماز اور رجوع کا رجوع۔ نظارے کا نظارا

نیک مشورہ :۔ چونکہ مطلقہ رجعیہ سے رجوع کرتے وقت دو عادل گواہوں کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موجود ہونا قاطع نزاع ہے اس لئے ہم فتاویٰ عالمگیری کے شیدائیوں کو یہ نیک مشورہ دیتے ہیں کہ اگر نماز میں مطلقہ بیوی کی شرمگاہ دیکھتے وقت دو حنفی مفتیوں کی موجودگی کا انتظام کر لیا جائے تو نہ صرف نور علیٰ نور و سرور علیٰ سرور کا مصداق ہو گا بلکہ تذکر کا لطف بھی۔

امام کی الحمد کے ساتھ سبحانک اللہ

۳۲:۔ (تسعة اشیاء اذا ترک الامام اتی بہا الموتم) ترک رفع الیدین فی التحریمة والثناء ان کان الامام فی الفاتحة وان کان فی السورة لا ص۹۰ ج۱

اور نو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام ان کو چھوڑ دے تو مقتدی ادا کرے ایک تحریمہ کا رفع یدین اور دوسری ثناء اگر امام الحمد پڑھتا ہو اور اگر امام سورت پڑھتا ہو تو امام محمد کے نزدیک مقتدی ثناء نہ پڑھے یعنی فتویٰ یہ ہے کہ جب امام سورۃ فاتحہ پڑھ رہا ہو تو مقتدی سبحانک اللہم پڑھ سکتا ہے۔

عرض:۔ میرے حنفی بزرگو! اب واذا قریء القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا کا حکم کہاں گیا۔ کیا سورۃ فاتحہ ہی کے ساتھ بیر ہے۔ ؎

تیری ہر ادا میں بل ہے تیری ہر نگاہ میں الجھن
میری آواز میں لیکن کوئی پیچ ہے نہ خم

معراج کا منکر امام کافر نہیں

۳۳:۔ من انکر المعراج ینظر ان انکر الاسراء من مکة الی بیت المقدس فہو کافر وان انکر المعراج من بیت المقدس لا یکفر ص۱۵۲ ج۱

اور جو شخص معراج کا منکر ہے تو اگر وہ مکہ سے بیت المقدس تک جانے کا منکر ہے تو کافر ہے اس کی اقتداء جائز نہیں اور اگر بیت المقدس سے آگے معراج کا منکر ہے تو کافر نہیں ص۱۵۲ ج۱۔ تاہم ختم کا منکر کافر۔

وضاحت:۔ یعنی معراج آسمانی کا منکر حنفیوں کا امام بن سکتا ہے۔

عرض: میرے بزرگو! سنے جوڑے عرشاں تے آجا محمد پیارا رہا کہاں گیا؟

فائدہ: چونکہ حنفی امام جی کی بات چل نکلی ہے۔ اس لیے اب لگے ہاتھوں حنفی بھائی اپنے پیش امام میں مطلوبہ شرائط بھی ملاحظہ فرمالیں۔ تاکہ ان کی نمازیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ضائع نہ ہوں ثم الاحسن زوجۃ ثم الاکثر مالا ثم الاکثر جاھا ثم الانظف ثوبا ثم الاکبر رأسا والاصغر عضوا۔

ردالمحتار مطلب فی تکرار الجماعۃ ج ۱ ص ۵۵۸

یعنی امام خوبصورت بیوی والا، صاحب مال، صاحب مرتبہ، خوش لباس بڑے سر والا اور چھوٹے آلہ تناسل والا ہونا چاہیئے۔

میرے حنفی بزرگو! مؤخر الذکر وصف یعنی ہونے والے امام کا آلہ تناسل چھوٹا ہو اس کا پتہ کیسے چلے گا؟ بیوی کا وضاحتی بیان قبول کروگے یا ڈاکٹری رپورٹ پر اعتماد کروگے آج کل تو رشوت ستانی نے آپ کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے

ع بازار کھلا ہے ہر وقت یاران بہار کے لئے
ناخن عقل کے آنکھیں بصیرت کی ہر بیمار کے لئے

کتاب الصیام

انزال سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

۲۴:۔ لومست المرأۃ زوجھا حتی انزل لم یفسد صومہ ص۲۰۵ ج ۱

اگر عورت نے مرد کا مساس (چھیڑ چھاڑ) کیا اور شوہر کو انزال ہوگیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا ص۲۱ ج۲

عالمگیری روزے کا فوٹو

۲۵:۔ وان مس فرج بھیمۃ فانزل لا یفسد صومہ ص۲۰۵ ج ۱

اگر کسی جانور کی فرج کو مساس کیا اور انزال ہوگیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا ص۲۱ ج ۲

۲۶/۲۷/۲۸ واذا جامع بھیمۃ او میتۃ او جامع فی ما دون الفرج ولم ینزل لا یفسد صومہ ص۲۰۵ ج ۱۔

اور اگر جانور یا مردے سے مجامعت کی یا فرج کے باہر مجامعت کی اور انزال نہیں ہوا تو روزہ فاسد نہ ہوگا ص۲۱ ج ۲۔

شاید حنفی روزہ لوہے یا سٹیل کا ہوتا ہوگا۔ ع بریں عقل و دانش بباید گریست

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انزال پر بھی کفارہ نہیں

۳۹:۔ وان انزل فی ھذا الوجوہ کان علیہ القضاء دون الکفارۃ

ھکذا فی فتاوی قاضی خاں ص۲۰۵ ج ۱

اگر ان سب صورتوں میں انزال ہوگیا تو قضاء لازم ہوگی کفارہ لازم نہ ہوگا ص۱۲ ج ۲

مشت زنی سے قضاء

۴۰:۔ الصائم اذا عالج ذکرہ حتی امنی فعلیہ القضاء وھو المختار وبہ قال عامۃ المشائخ کذا فی البحر الرائق ص۲۰۵ ج ۱۔

روزے دار اگر اپنے ذکر کو ہلا دے اور انزال ہو جاوے تو قضا لازم ہوگی یہی مختار ہے اور عامۃ المشائخ کا یہی قول ہے ص۱۲ ج ۲

روزہ نبھانے کا مہذب طریقہ

۴۱:۔ لو قبل بھیمۃ فانزل لایفسد ص۲۰۴ ج ۱

اگر کسی جانور کے بوسے لئے اور انزال ہوگیا تو فاسد نہ ہوگا

۴۲:۔ واذا نظر الی امرأۃ بشھوۃ فی وجھہا او فرجھا کرر النظر اولا لا یفطر اذا انزل کذا فی فتح القدیر ص۲۰۴ ج ۱

اگر کسی عورت کے منہ یا فرج کو شہوت سے بار بار دیکھا یا ایک بار دیکھا اور انزال ہوگیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ص۱۲ ج ۲۔ فولاد کا جو ہوا!

مشورہ:۔ ضرور دیکھا کرو۔ کیونکہ ہے یہ دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ"

تصویر کا دوسرا رخ

کتاب الصیام کے ان ۹ فتاویٰ سے معلوم ہوا کہ عورت سے مساس کے بعد اگر انزال ہو جائے یا چارپائے کی شرمگاہ چھونے سے انزال ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور اسی طرح چارپائے سے جماع کرے مگر انزال تک نوبت نہ پہنچے یا مردہ عورت سے جماع کرے مگر انزال نہ ہو یا زندہ عورت کی فرج کے باہر جماع کرے مگر انزال تک نوبت نہ پہنچے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر ان تین صورتوں میں انزال ہو جائے تو صرف قضا لازم ہوتی تاہم کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ مشت زنی سے صرف قضا پڑتی ہے کفارہ غائب، چارپایہ کے بوسے سے انزال تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اور اسی طرح اگر عورت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی شرمگاہ کو بار بار دیکھنے سے انزال ہو جائے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اب تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمایئے اور فتاویٰ عالمگیری کی جامعیت کی داد دیجئے۔

جب کانچ نکل آوے

۴۳:۔ واذا خرج دبرہ وھو صائم ینبغی ان لا یقوم من مقامہ حتی ینشف ذالک الموضع بخرقۃ کیلا یدخل الماء جوفہ فیفسد صومہ صفحہ ۲۰۵ ج ۱۔

اگر کسی کی کانچ باہر نکل آوے اور وہ روزے دار ہو تو اس کو چاہیئے کہ جب تک اس کو کپڑے سے نہ پونچھ لے تب تک اس جگہ سے نہ اٹھے تاکہ اس کے اندر پانی داخل ہونے سے روزہ نہ ٹوٹ جاوے۔ صفحہ ۲۰ ج ۲۔

استنجا کے وقت سانس مت لے

۴۴:۔ ولھٰذا قالوا لا یتنفس فی الاستنجاء اذا کان صائماً صفحہ ۲۴ ج ۱

اور اسی (احتیاط کے) واسطے فقہاء نے کہا ہے کہ اگر روزہ دار ہو تو استنجا کرنے میں سانس نہ لے صفحہ ۲۰ ج ۲

روزہ اور چپٹی

۴۵:۔ فان عملت امرأتان بالسحق ان انزلتا افطرتا والا فلا کذا فی السراج الوھاج صفحہ ۲۰۵ ج ۱

اگر دو عورتیں باہم مساحقہ (چپٹی) کریں یعنی آپس میں مشغول ہوں اور ان دونوں کو انزال ہو جاوے تو روزہ ٹوٹ جاوے گا ورنہ نہیں ٹوٹے گا صفحہ ۲۱ ج ۲۔

کفارے کی چھٹی

۴۶:۔ ولا کفارۃ مع الانزال کذا فی فتح القدیر صفحہ ۲۰۵ ج ۱

اور انزال کی صورت میں کفارہ نہ آوے گا یہ فتح القدیر میں لکھا ہے صفحہ ۲۱ ج ۲

عرض ہے:۔ روزے دار کی جنسی تسکین کی یہ چھوٹیں آخر کون سی آیت مقدسہ اور حدیث صحیحہ کا عطر اور جوہر ہیں؟ دلیل سے آگاہ فرما دیں ورنہ ؎

زمیں کیا آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطر قرآن کو چلیپا کر دیا تو نے!

مسئلہ:۔ بچے کے مال میں زکوٰۃ پڑتی ہے۔ **حدیث:۔** عن عمرو بن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فقال الا من ولی یتیما لہ مال فلیتجر فیہ ولا یترکہ حتی تاکلہ الصدقۃ

ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ص۱۵ ج ۲

کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگو اپنے یتیم کے مال میں تجارت کیا کرو ایسا نہ ہو کہ اسے زکوٰۃ کھا جائے اور طبرانی میں بھی ایک ایسی حدیث حضرت انسؓ سے مروی ہے مگر فتاویٰ عالمگیری کہتا ہے کہ۔

بچے کے مال میں زکوٰۃ نہیں

۴۷:۔ ومنہا العقل والبلوغ فلیس الزکوٰۃ علی صبی ومجنون اذا وجد منہ الجنون فی السنۃ کلھا ص۱۷۳ ج ۱۔

منجملہ (شروط وجوب زکوٰۃ) ان کے عقل اور بلوغ ہے پس لڑکے پر اور مجنوں پر اگر تمام سال جنون رہے تو زکوٰۃ واجب نہیں ص۳۱۵ ج ۱۔

جواہرات اور موتیوں میں زکوٰۃ نہیں

۴۸ تا ۵۲:۔ وکذا الجوھر واللؤلؤ والیاقوت والبلخش والزمرد ونحوھا اذا لم یکن للتجارۃ ص۱۷۳ ج ۱۔

اور اسی طرح جواہرات اور موتی اور یاقوت اور بلخش اور زمرد وغیرہ پر اگر تجارت کے لئے نہ ہوں تو زکوٰۃ نہیں ص۳۱۶ ج ۱۔

جنس تبدیل کرنے سے زکوٰۃ ختم

۵۳:۔ لو استبدل السائمۃ بجنسہا او بغیر جنسہا ینقطع حکم الحول کذا فی المحیط ص۱۷۵ ج ۱۔

اگر چرنے والے جانوروں کو ان کی جنس یا غیر جنس سے بدلا تو سال کا حکم منقطع ہو جاوے گا ص۳۲۲ ج ۱۔ یعنی اس حیلہ سے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

کتوں اور چیتوں پر زکوٰۃ؟

۵۴ تا ۵۷:۔ والحمیر والبغال والفھد والکلب المعلم انما تجب فیہا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الزکواۃ اذا کانت للتجارۃ صـ۱۲۵ ج ا

اور گدھے اور خچر اور چیتے اور تعلیم یافتہ کتوں پر زکواۃ اس وقت واجب ہو گی جب تجارت کے واسطے ہوں گے یہ سراجیہ میں لکھا ہے صـ۱۲۵ ج ا۔

نقدی پر زکوٰۃ نہیں

۵۸:۔ واما الفلوس فلا زکوٰۃ فیہما اذا لم تکن للتجارۃ
پیسے اگر تجارت کیلئے نہ ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں صـ۱۲۳ ج ا۔

کتاب الحج

مسئلہ:۔ حج کرنے کے دوران بیوی سے جماع کرنا (۲) فسق اور نا فرمانی (۳) اور کسی سے جھگڑنا حرام ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج سورۃ بقرہ آیت ۱۹۷ سے ظاہر ہے۔

دبر وغیرہ میں جماع کرنے سے حج فاسد نہیں

۵۹:۔ الجماع فیما دون الفرج واللمس والقبلۃ بشہوۃ لا تفسد الحج والعمرۃ صـ۲۴۴ ج ا۔

جماع جو فرج سے باہر ہو اور مساس اور شہوت سے بوسہ حج اور عمرے کو فاسد نہیں کرتا یہ محیط سرخسی میں ہے صـ۹۱ ج ۲۔

۶۰:۔ وکذا لو عانقھا بشھوۃ صـ۲۴۴ ج ا

اور اسی طرح اگر شہوت سے (عورت کے ساتھ) چپٹ جاوے صـ۹۱ ج ۲۔ یعنی تب بھی حج فاسد نہیں ہوتا۔

عالمگیری میں حج کا نمونہ نمبر ۱

۶۱:۔ ولو اتی بھیمۃ فاولجہا فلا شیء علیہ الا اذا انزل فیجب علیہ الدم ولا تفسد حجتہ ولا عمرتہ ھکذا فی شرح الطحاوی صـ۲۴۴ ج ا

یعنی چوپایے جانور کے دخول کر دے تو کچھ واجب نہ ہو گا۔ لیکن انزال ہو گیا تو قربانی واجب ہوگی اور اس کا حج اور عمرہ فاسد نہ ہوگا صـ۹۱ ج ۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرا نمونہ

۶۲:- وان نظر الی فرج امرأة بشهوة فامنی لاشئی علیه
اور اگر عورت کی فرج کو شہوت سے دیکھا اور انزال ہو گیا تو کچھ واجب نہ ہو گا

تیسرا نمونہ

۶۳:- وکذا ان اطال النظر او کرر کذا فی غایة السروجی ۲۳۴ ج ۱
اور اگر بہت دیر تک دیکھتا رہا یا بار بار دیکھا تو کچھ واجب نہیں ہوتا ۹۱ ج ۲

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا!
بس اک نگاہ پر ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

وضاحت:- حج کا حج اور دیدار کا دیدار اور قربانی بھی معاف

رند کے رند رہے اور جنت ہاتھ سے نہ گئی؛

حج میں مشت زنی

۶۴:- وان استمنی بکفه فانزل فعلیه دم عند ابی حنیفة رحمه الله کذا فی

السراج الوهاج ۲۴۴ ج ۱۔
اگر ہاتھ کے عمل (مشت زنی) سے منی نکلنے کا ارادہ کیا اور انزال ہو گیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک قربانی لازم ہو گی ۹۱ ج ۲۔ یعنی حج فاسد نہیں ہو گا؛

عرض:- کیا یہ کام یہاں نہیں ہو سکتا۔ مکہ معظمہ کے حرم ایسی مقدس جگہ کا انتخاب کیوں

۶۵:- ولو جامع امراته بعد الوقوف بعرفة لا یفسد حجه جامع ناسیا او عامدا کذا فی فتاوی قاضی خان ۲۳۵ ج ۱
اگر وقوف عرفہ کے بعد مجامعت کی خواہ بھول کر کی ہو یا جان کر حج فاسد نہ ہو گا ۹۲ ج ۲۔

حج مبرور

۶۶:- ولو جامع بعد ما طاف طواف الزیارة کله او اکثره لا شئی علیه ۲۴۵ ج ۱۔
اگر پورے طواف زیارت (فرض) یا نصف سے زیادہ کے بعد مجامعت کی تو کچھ واجب نہ ہو گا ۹۲ ج ۲۔

تین چکروں کے بعد جماع

۶۷:- ولو طاف لها ثلاثة اشواط تجب بدنة وحجته تامة کذا فی شرح الطحاوی ۲۴۵ ج ۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر تین چکروں کے بعد مجامعت کی تو بدنہ (اونٹ) واجب ہوگا حج پورا ہو جاوے گا۔ یہ شرح طحاوی میں لکھا ہے صہ۹۲ ج ۱۔

نکاح کے مسائل

۶۸:۔ مسئلہ:۔ فتاویٰ عالمگیری کے مطابق حرمت مصاہرۃ وطی سے ثابت ہو جاتی ہے خواہ یہ وطی حلال ہو یا یہ شبہ اور زنا سے وقوع پذیر ہوتی ہو۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

وتثبت بالحرمة حلالا كان او عن شبهة او زنا كذا في فتاوى قاضيخان صہ۲۷۴ القسم الثاني المحرمات بالصهرية۔ بلکہ اسی صفحہ پر مزید لکھا ہے کہ حرمت مصاہرۃ خالی مساس سے بھی ثابت ہو جاتی ہے بشرطیکہ مساس شہوت سے ہو بلکہ اگر عورت کسی مرد کا

۶۹:۔ ذکر دیکھ لے تو بھی حرمت ثابت ہو جاتی یعنی اب اس عورت کی ماں اور اس کی بیٹی اس مرد پر حرام ہو جائے گی۔ اصل عبارت دیکھئے۔

فان نظرا لمرأة الى ذكر رجل او لمسته بشهوة او قبلته بشهوة تعلقت به حرمة المصاهرة كذا في الجوهرة النيره صہ۲۷۴ ج ۱

ان قواعد کو ذہن نشین کر کے اب کھلا تضاد ملاحظہ فرمایئے:

وطی سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی

۷۰:۔ ولو وطيها فافضاها لا تحرم عليه امها لعدم تيقن كونه في الفرج كذا في البحر الرائق صہ۲۷۴ ج ۱

اگر کسی عورت سے وطی کی اور یہ صورت ہوئی کہ اس عورت کا پیشاب کا مقام اور پاخانہ کا مقام پھاڑ کر ایک کر دیا تو اس عورت کی ماں اس مرد پر حرام نہ ہوگی کیونکہ اس امر کا یقین نہیں ہے کہ یہ وطی فرج میں واقع ہوئی صہ۴۹ا وصہ۱۵۰ ج ۲

غیرت کا شاہکار

۷۱:۔ واذا نظر الرجل فرج بنته بغير شهوة فتمنى ان يكون له جارية مثلها فوقعت منه شهوة مع وقوع بصره قالوا ان كانت الشهوة وقعت على ابنته حرمت عليه امرأته وان كانت الشهوة وقعت على التي تمناها لا تحرم لان نظره في هذه الصورة الى فرج

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابنتہ لم یکن من شہوۃ کذا فی فتاوی قاضیخان ص۲۷ ج ۱

اگر کسی مرد نے اپنی دختر کی فرج کو بغیر شہوت کے دیکھا اور اس کو تمنا ہوئی کہ کاش میرے پاس ایسی کوئی باندی ہوتی اس نگاہ کے ساتھ اس میں شہوت بھی پائی گئی تو مشائخ نے فرمایا کہ اگر یہ شہوت اس کو اپنی دختر پر واقع ہوئی ہے تو اس کی جورو اس پر حرام ہو جاوے گی اور اگر یہ شہوت اس کو اس باندی کے خیال پر آئی ہے جس کی اس نے تمنا کی تو اس کی جورو اس پر حرام نہ ہوگی اس واسطے کہ ایسی صورت میں اس کی نظر اپنی بیٹی کی فرج پر بسبب شہوت واقع نہیں ہوئی ہے ص۱۵۰ و ۱۵۱ ج ۲

عرض :۔ دنیا میں جنسیات کی تشہیر اور ان کے تحفظ میں بے شمار رومانی ناول اور کوک شاستر لکھے گئے ہیں جن میں شہوت بھڑ کانے والے بہت سے گر بتلائے گئے ہیں۔ تاہم ہمیں امید ہے کہ ان ناولوں اور کوک شاستروں میں بھی اس قسم کی خرافات کی فرضی شکلیں موجود نہیں ہوں گی مگر اب یہاں ان فرضی خرافات کو فقہ اسلامی باور کر کے قبول کیا جا رہا ہے اور پھر مزید ستم ظریفی یہ ہے کہ ان خرافات کو نافذ کروانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔ مگر ؎ جس قوم کے لئے محو فغاں ہوں
ہو جائے گر حشر تو بیدار نہ ہوگی!

آخر یہ انار کی قرآن مجید کے کون سے پارے میں ہے اور کتب حدیث کے کون سے باب میں ہے۔

۲۷:۔ فلو ایقظ زوجتہ لیجامعها فوصلت یدہ الی ابنتہ منها فقرصها بشہوۃ وھی ممن تشتھی یظن انھا امها حرمت علیہ الام مؤبدۃ ص۲۷۴ ج ۱۔

اگر کسی مرد نے اپنی جورو کو جماع کرنے کی غرض سے جگایا مگر اس کا ہاتھ اپنی بیٹی پر جو اس جورو کے پیٹ سے ہے جا پہنچا اور اس کے بدن کو انگلی سے گرفت (چٹکی) کر کے مساس کیا بدیں گمان کہ یہ اس کی ماں ہے یعنی میری جورو ہے حالانکہ یہ لڑکی ایسی تھی کہ اس سے شہوت اٹھتی تو اس لڑکی کی ماں یعنی مرد مذکور کی جورو مرد مذکور پر ہمیشہ کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

واسطے حرام ہو جائے گی ص۱۵۱ ج ۲

وضاحت: ۔ یعنی اگر کوئی مرد بھول کر بیوی سمجھ کر شہوت کے ساتھ اپنی بیٹی کی چٹکی لے بیٹھا تو اس کی بیوی ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو جائے گی ۔ مگر تضاد موجود ہے

بیوی کی بیٹی کی ٹانگوں میں؟

۲۷ :۔ فمن انتشرت آلتہ فطلب امرأتہ واولجھا بین فخذی ابنتھا لا تحرم امھا مالم تزدد انتشارا کذا فی التبیین ص۲۷۵ ج ۱

اگر کسی مرد کا آلہ تناسل منتشر ہوا (یعنی کھڑا ہو گیا) اور اس نے شہوت میں اپنی جورد کو طلب کیا اور اس درمیان میں اس نے اپنا آلہ تناسل اس کی بیٹی کی ٹانگوں کے درمیان داخل کر دیا تو بیٹی مذکورہ کی ماں اس پر حرام نہیں ہو گی تا وقتیکہ اس حرکت سے اس کے انتشار میں اضافہ نہ ہو ص۱۵۱ ج ۲۔

عرض: ۔ اوپر کے فتویٰ میں بیٹی کی چٹکی لینے سے بیوی حرام ہو جاتی ہے۔ مگر اس فتویٰ کے مطابق اپنی مدخولہ بیوی کی بیٹی یعنی اپنی سوتیلی بیٹی کی ٹانگوں میں دخول کے باوجود اس کی بیوی بیوی ہی رہتی ہے آخر ایں چہ بوالعجبی است۔

ایک اور کھلا تضاد

۲۸ :۔ فلو جامع صغیرۃ لا تشتھی لا تثبت الحرمۃ کذا فی البحر الرائق ص۲۷۵ ج ۱۔

پس اگر ایسی لڑکی سے جماع کیا جو مشتہاۃ نہیں تو حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہوگی۔

عرض: ۔ کیوں جناب کیا یہاں مساس موجود نہیں؟ کیا خیال ہے؟

مسئلہ: ۔ رسول اللہ نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت کی ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے۔

قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحل والمحلل لہ ھذا حدیث حسن صحیح .... وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم عمر بن الخطاب وعثمان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بن عفان وعبد الله بن عمر وغيرهم وهو قول الفقهاء من التابعين وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وسمعت الجارود يذكر عن وكيع انه قال بهذا جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ص۱۷۵ ج۲۔

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت کی ہے حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان بن عفان، عبداللہ بن عمر اور دوسرے فقہاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا یہی فتویٰ ہے کہ یہ ناپاک دھندہ کرنے والا اور کروانے والا دونوں ملعون ہیں اور فقہا تابعین کا بھی یہی قول ہے اور امام سفیان ثوریؒ۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ امام اسحاقؒ امام وکیع امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ ایسے مجتہدین کا بھی یہی مذہب ہے۔ مگر فتاویٰ عالمگیری؟

حلالہ کی معصومانہ شکل ۷۵:۔ اذا لف ذکرہ فی خرقۃ وجامعھا کذالک ان کانت خرقۃ لا تمنع وصول الحرارۃ الی ذکرہ تحل المرأۃ للزوج الاول ص۲۸۳ ج۱

اگر ایک شخص نے اپنے آلہ تناسل پر کپڑا لپیٹ کر ایک عورت منکوحہ سے جماع کیا پس اگر وہ کپڑا گندھا (ٹھکا اور موٹا) نہ ہو کہ فرج کی حرارت اس کے آلہ تناسل سے محسوس ہونے سے مانع ہو تو یہ عورت بعد اس جماع و طلاق کے اپنے پہلے شوہر پر جس نے اس پر تین طلاقیں دے دی تھیں حلال ہو جاوے گی ص۱۵۵ ج۲۔

عرض ہے:۔ جناب والا کیا یہ حدیث صحیح کا انکار نہیں۔ نیز اگر اس کا نام فقاہت ہے تو پھر بتائیے دیوثی اور بے غیرتی کسے کہتے ہیں، کیا ایسے فتاویٰ سے پورا معاشرہ بے غیرت اور دیوث نہ بن جائے گا؟

مہر کا بیان

شراب اور خنزیر مہر میں ۷۶:۔ شراب اور خنزیر منصوص قطعی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حرام ہیں۔ اس مسئلہ کو یاد رکھ کر فتاویٰ عالمگیریہ پڑھئے۔

فان تزوج ذمی علی خمر او خنزیر ثم اسلما او اسلم احدھما فان کان الخمر والخنزیر بعینہ ولم تقبض فلیس لھا الا المعین ص۲۲۷ ج۱ فصل ۱۵۔

اگر ذمی مرد نے کسی ذمیہ عورت سے شراب یا سور پر نکاح کیا پھر دونوں مسلمان ہوگئے یا ایک مسلمان ہوا۔ پس اگر شراب یا سور معین ہوا اور ہنوز اس پر قبضہ نہیں ہوا۔ تو عورت کو سوائے اس معین کے کچھ نہ ملے گا ص۲۵۹ ج۲

وضاحت:۔ اب تک سور کو نجس العین سنتے چلے آرہے تھے آج وہ بھی مال قرار پایا۔

رضاعت کا بیان

مسئلہ:۔ از روئے قرآن وحدیث رضاعت کی مدت صرف ۲ دو سال ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ۔ سورۃ بقرہ آیت ۲۲۳

جو مائیں اپنے بچے کو پوری مدت دودھ پلانا چاہیں وہ پورے ۲ دو برس پلائیں

حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین۔ سورۃ لقمان آیت ۱۲

اس کی ماں نے اس کو ضعف پر ضعف کی حالت میں اٹھایا اور ۲ دو سال میں اسکا دودھ چھوٹنا ہے

حدیث:۔ عن ابن عباسؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رضاع الا ما کان فی الحولین۔ سنن دارقطنی ص۴۹۰ ج۲ کتاب الرضاع۔ تلخیص الحبیر ص۲۳۱ ج۲ تفسیر ابن کثیر ص۲۸۳ ج۱

کہ رضاعت کی مدت صرف ۲ دو سال ہے۔

نہیں نہیں ہرگز نہیں

۷۸:۔ ووقت الرضاع فی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ مقدر بثلاثین شھراً ص۲۹۶ ج۲

رضاعت کی مدت امام اعظم کے قول میں تیس ۳۰ مہینے ہیں یعنی بچہ ڈھائی برس تمام ہونے تک جس کا دودھ پیئے وہ اس کی مرضعہ ماں ہے ص۲۹۶ ج۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرض :- کیا یہ قرآن مجید کی صریح خلاف ورزی نہیں اگر نہیں تو براہ کرم اڑھائی سال والی آیت شریفہ پیش فرمادیں ورنہ قیامت کے دن جوابدہی کے لئے تیار رہیں۔

ع
عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

ہاں ہاں دو سال

۷۹:- واجمعوا علی ان مدۃ الرضاع فی استحقاق اجرۃ الرضاع مقدر بحولین حتی ان المطلقۃ اذا طالبتہ بعد الحولین باجرۃ الرضاع فابی الاب ان یعطی لا یجبر ص۲۹۶ ج ۱۔

لیکن اس امر پر اجماع واتفاق ہے کہ رضاعت کی اجرت کا استحقاق ثابت ہونے کے واسطے مدت رضاعت دو ہی برس ہیں چنانچہ اگر شوہر کی طرف سے اس کی جورو پر جس سے بچہ پیدا ہوا ہے۔ طلاق ہوئی مگر اس مطلقہ نے بچہ کو اجرت پر دودھ پلایا پھر مطلقہ مذکورہ نے دو برس کے بعد کی رضاعت کی اجرت کا مطالبہ کیا اور بچے کے باپ نے دینے سے انکار کیا تو اس پر جبر نہ کیا جاوے گا ص۲۹۶ ج ۲۔

عرض :- اس بیچاری مطلقہ بیوی پر یہ دوہرا ظلم نہیں کہ طلاق دینے کے بعد اس کی اجرت بھی ہڑپ کر لی جائے یہ کہاں کا انصاف اور ضابطۂ اخلاق ہے؟ جبکہ محسن انسانیت، ختمی رسالت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دینی چاہیئے۔

عرض :- پہلے فتویٰ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حوالہ سے مدت رضاعت اڑھائی برس ظاہر کی گئی ہے اور بیچاری مطلقہ بیوی جو کبھی آپ کے فراش کی زینت اور حرم ناز تھی اس پر مزید ستم ڈھانے کے لئے یہ فتویٰ صادر کیا جا رہا ہے کہ اجرت کے بارے میں بالاجماع مدت رضاعت صرف دو برس ہیں اور بلا جھجک امام ابو حنیفہ کے قول کا انکار کیا جا رہا ہے جبکہ فتاوی عالمگیری کے شیدائی چٹخارے لیتے ہوئے گنگنایا کرتے ہیں ؎

فلعنۃ ربنا اعداد رمل — علی من رد قول ابی حنیفۃ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بتلائیے ریت کے ذرّوں کے برابر ان بے شمار لعنتوں کا ہدف کون ہو گا؟

ان مسائل میں ہے کچھ ژرف نگاہی درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لب بام نہیں!

۸۰: مسئلہ:۔ رضاعت کے ثبوت کے لئے اکیلی دودھ پلانے والی کی گواہی کافی ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ملاحظہ فرمائیں:۔

عن عقبہ بن الحارث قال تزوجت امرأة فجاءت امرأة فقالت انی ارضعتکما فاتیت وذکرت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف وقد قیل دعھا عنک صحیح بخاری ص۳۶۲ ج۱ باب شھادہ المرضعۃ: حضرت عقبہ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت (ام یحییٰ بنت ابی اہاب) کے ساتھ نکاح کر لیا تھا۔ اتنے میں ایک عورت نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے لہٰذا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں بات کی تو آپ نے فرمایا اب یہ نکاح کیونکر برقرار رہ سکتا ہے جبکہ یہ کہہ دیا گیا ہے لہٰذا اس عورت کو چھوڑ دے! مگر

رضاعت میں عورت کی گواہی قبول نہیں

۸۰:۔ لا یقبل فی الرضاع الا شھادۃ رجلین او رجل وامرأتین عدول ص۳۴۷ ج۱۔

کہ رضاعت کے ثبوت کے لئے دو عادل مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قبول ہوگی

وضاحت:۔ یعنی اکیلی دودھ پلانے والی کی گواہی قابل قبول نہیں ممکن ہے فتاویٰ عالمگیری کے شیدائیوں کے ہاں یہ دستور ہو کہ دودھ پلانے والی دودھ پلانے سے پیشگی ڈھول بجا کر گواہوں کو اکٹھا کر لیتی ہو۔ تاکہ بوقت ضرورت گواہی دے سکیں۔

کتاب الطلاق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

غیر محرم عورت سے معانقہ ... ۱۸: رجل قال ان اغتسلت من الحرام

www.KitaboSunnat.com

فامرأتہ طالق فعانق اجنبیۃ فامنٰی واغتسل قالوا یرجی ان لا یکون حانثا ویمینہ تکون علی الجماع ص۴۳۵ ج ۱

ایک مرد نے کہا کہ اگر میں حرام سے غسل کروں تو میری جورو کو طلاق ہے یعنی غسل بوجہ حرام کرنے کے ہو پھر اس نے ایک اجنبی عورت کو لپٹا (یعنی بغل میں) لیا حتیٰ کہ اس کو انزال ہو گیا اور اس نے غسل کیا تو مشائخ (حنفیہ) نے فرمایا ہے کہ امید ہے کہ حانث نہ ہوگا۔ اس کی قسم فعل جماع پر ہوگی ص۴۹۰ ج ۲۔

وضاحت:۔ یعنی غیر محرم عورت سے بغل گیر ہو کر انزال ہو جائے اور غسل کرلے تو اس غسل کو حرام کا غسل نہیں کہیں گے!

طلاق دینے کا شگفتہ اور مہذب طریقہ

۸۲/۸۳ رجل قال لامرأتہ ان لم یکن فرجی احسن من فرجک فانت طالق و قالت المرأۃ ان لم یکن فرجی احسن من فرجک فجاریتی حرۃ قال الشیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ تعالیٰ ان کانا قائمین عند المقالۃ برت المرأۃ وحنث الزوج وان کانا قاعدین بر الزوج وحنثت المرأۃ لان فرجہا حالۃ القیام احسن من فرج الزوج وحالۃ القعود الامر علی العکس وان کان الرجل قائما والمرأۃ قاعدۃ قال الفقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ لا اعلم ھذا قال وینبغی ان یحنث کل واحد منہما لان الشرط البر فی کل یمین ان یکون فرج احدھما احسن وعند التعارض لا یکون احدھما احسن فیحنث کل واحد منہما ص۴۳۵ ج ۱۔

اگر ایک مرد نے اپنی جورو سے کہا کہ ان لم یکن فرجی احسن من فرجک فانت طالق یعنی اگر میرا آلہ تناسل تیری شرمگاہ سے زیادہ خوبصورت نہ ہو تو تجھ پر طلاق اور عورت نے کہا کہ اگر میری شرمگاہ تیرے آلہ تناسل سے خوبصورت نہ ہو تو میری باندی آزاد ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

توشیخ امام ابوبکر محمد بن فضل نے فرمایا کہ اگر اس گفتگو کے وقت دونوں کھڑے[۹۲] ہوں تو عورت قسم میں سچی ہو گی اور مرد حانث ہو جائے گا۔ اگر دونوں[۹۳] بیٹھے ہوں تو شوہر سچا ہو گا اور عورت حانث ہو جائے گی اس واسطے کہ عورت کی شرمگاہ حالت قیام میں مرد کے آلہ تناسل سے خوبصورت ہوتی ہے اور بیٹھنے کی حالت میں معاملہ برعکس ہوتا ہے اور اگر مرد کھڑا[۹۴] ہو اور عورت بیٹھی تو فقیہ ابوجعفر نے فرمایا کہ میں اس کو نہیں جانتا ہوں اور فرمایا کہ دونوں قسموں میں سے ہر ایک کا سچا ہونا اسی طور پر ہے کہ دونوں میں کوئی بہتر ہو اور تعارض کے وقت دونوں میں سے کوئی بنسبت دوسرے کے احسن نہ ہو گی پس دونوں میں ہر ایک حانث ہو گا صہ۹۰ و صہ۹۱ ج ۲۔

یاد رکھنے کے جنسی ضابطے:۔ (۱) مرد عورت ننگے کھڑے ہوں تو عورت کی شرمگاہ مرد کے آلہ تناسل کے مقابلہ میں زیادہ خوبصورت ہوتی ہے (۲) مرد عورت ننگے بیٹھے ہوں تو پھر مرد کا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔

طلاق کی اس شگفتہ اور مہذب صورت پر ہم سردست خود تبصرہ نہیں کرتے بلکہ فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں تاکہ وہ خود فیصلہ کریں کہ آیا یہ نظام مصطفےٰ کی فنی توجیہیں بیان کی گئی ہیں یا شاہی کوک شاستر مرتب فرمایا گیا ہے؟

؎ تیرے رندوں پہ کھل گئے اسرار دیں ساقی
ہوا علم الیقین عین الیقین حق الیقین ساقی

اگر فلاں کی دبر چوڑی نہ ہو

۸۵:۔ سکران قال لامرأته ان لم یکن فلان اوسع دبرا منک فانت طالق صہ۴۳۵ ج ۱

اگر نشے کی حالت میں کسی نے اپنی بیوی کو کہا کہ اگر فلاں کی دبر تیری دبر سے چوڑی نہ ہو تو تجھ کو طلاق۔

جس کی شرمگاہ چوڑی ہی اسکو طلاق

۸۶/۸۷ ولو قال لامرأتین له اوسعکما فرجا هی طالق بقع

13650

www.KitaboSunnat.com

علی اعجفہما وقال الشیخ الامام ظہیر الدین یقع علی ارطبہما ص۴۳۵ ج ۱۔

اگر ذکر لوہے سی سخت نہ ہو تو؟

۸۸:۔ رجل قال لامرأتہ ان لم یکن ذکری اشد من الحدید فانت طالق لا تطلق لانہ لا ینتقص بالاستعمال کذا فی الخلاصۃ ص۳۶۴ ج ۱

فصل اختلاف الزوجین فی وجود الشرط۔

ایک مرد نے اپنی جورو سے کہا کہ اگر میرا ذکر یعنی آلہ تناسل لوہے سے زیادہ شدید نہ ہو تو تجھے طلاق ہے تو عورت مطلقہ نہ ہوگی اس واسطے کہ آلہ تناسل استعمال سے ناقص نہیں ہوتا؟ ص۴۹ ج ۲، سبحان اللہ تجربہ ہو تو ایسا ہو، فقاہت ہو تو ایسی ہو سے

نازک کلا میاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں جو شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

کتاب المفقود

مفقود اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو اپنے اہل یا شہر سے غائب ہو گیا ہو یا اس کو دشمنوں یعنی حربی کافروں نے گرفتار کر لیا ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ موجود ہے یا مر چکا ہے اور نہ اس کا ٹھکانہ معلوم ہو ص۵۲ ج ۳ مترجم فتاویٰ عالمگیری؛

مفقود کی بیوی کی عدت صرف باون ۵۲ ماہ اور دس ۱۰ دن ہے جیسا کہ مؤطا امام مالک میں ہے

عن عبد اللہ بن دینار قال خرج عمر بن الخطاب من اللیل فسمع امرأۃ تقول:۔ عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب حسب معمول رات کو گشت پر نکلے تو انہوں نے ایک عورت کو اپنے شوہر کی جدائی میں یہ شعر پڑھتے سنا

تطاول ھذا اللیل واسود جانبہ
وارقنی الا خلیل الاعبہ

یہ رات لمبی ہو رہی ہے اور اس کے افق تاریک ہیں۔ اس نے مجھے سونے نہیں دیا ساتھی ہوتا تو میں اٹھکیلیاں کرتی؛

۱؎ اگر کسی نے اپنی (۲) دو بیویوں کو یوں کہا کہ تم دونوں میں سے جس کی فرج چوڑی ہے تو اس کو طلاق تو ان دونوں میں سے جو دبلی ہو گی اس کو طلاق ہو جائے گی [illegible] اسکو طلاق ہو جائے گی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فواللہ لولا اللہ انی اراقبہ ٭ لحرک من ھذا السریر جوانبہ

بخدا اگر مجھے اللہ تعالیٰ کا ڈر نہ ہوتا ٭ تو اس چارپائی کے چاروں بازو چیخ رہے ہوتے

فسأل عمر ابنتہ حفصۃ رضی اللہ عنہما کم اکثر ما تصبر المرأۃ عن زوجھا؟ فقالت ستۃ اشھر او اربعۃ اشھر فقال عمر لا احبس احدا من الجیاش اکثر من ذالک

تفسیر ابن کثیر صہ ۲۶۹ ج ۱ طبع سہیل اکیڈمی لاہور

صبح کو حضرت عمرؓ نے اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ ایک عورت کب تک اپنے جذبات پر قابو پا سکتی ہے تو انہوں نے فرمایا چھ ماہ یا چار ماہ۔ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اب میں کسی فوجی کو اس مدت سے زیادہ گھر سے غیر حاضر نہیں رہنے دوں گا چنانچہ حضرت عمرؓ نے عورتوں کے ان جذبات کو مدنظر رکھ کر مفقود کی بیوی کی عدت و مدت انتظار صرف چار سال اور چار ماہ دس دن مقرر فرمائی تھی چنانچہ مؤطا امام مالک میں ہے۔

مالکؒ عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قال ایما امرأۃ فقدت زوجھا فلم یدر این ھو فانھا تنتظر اربع سنین ثم تعتد اربعۃ اشھر وعشرا ثم تحل۔ صہ ۲۰۹ باب عدۃ التی تفقد زوجھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس عورت کا شوہر گم ہو جائے اور اس کا کچھ پتہ نہ چلے تو وہ عورت چار سال انتظار کے بعد مزید چار ماہ دس دن کی عدت گزار کر نیا نکاح کر سکتی ہے اب فتاویٰ عالمگیری ملاحظہ فرمادیں

نوّے ۹۰ سال عدت

۸۹:۔ لا یفرق بینہ وبین امرأتہ وحکم بموتہ بمضی تسعین سنۃ وعلیہ الفتویٰ ج ۲ صہ ۶۵۴

مفقود اور اس کی جورو کے درمیان تفریق نہ کی جائے گی اور جب نوّے ۹۰ برس گزر جاویں تو اس کی موت کا حکم دیا جاوے گا اور اسی پر فتویٰ ہے صہ ۶۵۴ ج ۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مگر اس فتویٰ پر اعتبار نہیں بلکہ ایک دوسرا فتویٰ یہ ہے۔

۹۰:۔ وفی ظاھر الروایۃ یقدر بموت اقرانہ فاذا لم یبق احد من اقرانہ حیا حکم بموتہ ویعتبر موت اقرانہ فی اھل بلدہ کذا فی الکافی ص۳۰ ج ۲۔

اور ظاہر روایت کے موافق جب اس کے ہجولی مر جائیں اور کوئی اس کے ہجولیوں میں زندہ نہ رہے تو اس کی موت کا حکم دیا جاوے گا۔ اور واضح ہو کہ اس کے شہر کے ہجولیوں کی موت کا اعتبار ہوگا ص۶۵۴ ج ۳

مگر یہ بھی مختار نہیں بلکہ

۹۱:۔ والمختار انہ یفوض الی رای الامام کذا فی التبیین ص۳۰ ج ۲

اور مختار یہ ہے کہ یہ امر امام کی رائے کے سپرد ہے یہ تبیین میں ہے ص۶۵۴ ج ۳۔

پھر اس بیچاری پر عدت بھی ہے

۹۲:۔ واذا حکم بموتہ اعتدت امرأتہ عدۃ الوفات من ذالک الوقت ص۳۰ ج ۲

پھر جب اس کی موت کا حکم دیا جاوے تو اس وقت سے اس کی جورو وفات کی عدت میں بیٹھے ص۶۵۴ ج ۳۔

عقل و فکر کا فقدان

عرض: وہ بدنصیب عورت ان جارحانہ بلکہ صبر آزما فتووں کا ان الفاظ میں ماتم نہ کرے گی؟ ؎

میری خاک تک نہ لحد میں رہی امیر باقی
انہیں مرنے ہی کا اب تک نہیں اعتبار آتا

حنفی مسلک کی حامل یہ بدنصیب بی بی ۹۰ سال کی مدت مدید، اور صبر آزما عرصۂ انتظار میں کیا تب تک کیا جوان ہی رہے گی؟ اس کا جوبن ڈھل نہ جائے گا؟ اس کے جذبات جوں کے توں رہیں گے؟ اگر رہیں گے تو کیونکر رہیں گے؟ کیا ایسا کوئی بندوبست کر لیا گیا ہے؟ اور ظاہر ہے کہ نہیں اور ہرگز نہیں اور نہ ہو سکتا ہے تو پھر ہم علی وجہ البصیرۃ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں اور ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ انسانی فطرت اور عقل سلیم نہ کبھی پہلے ان صبرآزما اور جارحانہ فتاویٰ کے حق میں تھی نہ ہے اور نہ ہوگی یہ الگ بات ہے کہ اسلام سے پہلے عورت کو انسانی سوسائٹی میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا اسے ایک ناگزیر برائی اور شیطان کا نمائندہ سمجھا جاتا تھا۔ مگر اسلام نے جہاں انسانوں کو دوسری پستیوں سے نکالا ہے وہاں۔ انسانی معاشرہ میں عورت کو بھی اس کا صحیح مقام عطا کیا ہے اور ظلم و حماقت کے ان تمام بندھنوں کو ایک ایک کرکے نہ صرف توڑا ہے بلکہ دوسرے الہامی مذاہب سے کہیں زیادہ عورت کے جائز اور فطری حقوق کی نگہداشت بھی کی ہے۔ چنانچہ دنیا میں اب ایسی انجمنیں قائم ہو چکی ہیں جو عورت کے حقوق کی واپسی کی بات کرتی ہیں اگرچہ ان کا طریقہ غیر اسلامی ہی سہی تاہم یہ اسلام ہی کی برکت ہے اور ہمارے ملک میں بھی اپوا اور دوسرے ناموں کی ایک سے زیادہ تنظیمیں موجود ہیں اور ان سے مرعوب ہو کر ایک طرف تو قومی اسمبلی تک عورتوں کے لئے سیٹیں مخصوص ہو رہی ہیں اور دوسری طرف نام نہاد سواد اعظم کی طرف سے ان صبرآزما اور جارحانہ فتاویٰ کو بطور نظام مصطفےٰ نافذ کرنے کا مطالبہ داغا جا رہا ہے جنہیں انسانی فطرت اور عقل سلیم روز اول سے مسترد کر چکی ہے کیونکہ ان سے بجائے بناؤ کے الٹا بگاڑ ہی پیدا ہوتا ہے انسانی قوانین کی یہ بنیادی کمزوری ہے کہ ان سے سلجھاؤ کم اور الجھاؤ کچھ زیادہ ہی پیدا ہوتا ہے اور اس پر پاکستان کی ۳۱ سالہ تاریخ شاہد ہے اور عیاں راچہ بیاں کی مصداق ہے چنانچہ یہ بات پاکستان کے مفاد میں ہے کہ بلا کسی تاخیر اور بلا کسی مصلحت کے وہی سادہ اسلام نافذ کر دیا جائے جو آج سے چودہ سو برس پہلے جناب ختمی رسالت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے بد و معاشرہ میں نافذ فرمایا تھا

نکل جاتی ہو سچی بات جس کے منہ سے مستی میں
فقیہہ مصلحت بیں سے وہ رند بادہ خوار اچھا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب الحدود ص ۱۴۲ ج ۲

الباب الثانی فی الزنا ص ۱۴۳ ج ۲۔ مکتبہ ماجدیہ طوغی روڈ کوئٹہ!

بہتر قسم کے زنا پر حد کی چھوٹ

زنا کی شناعت:۔ زنا نہ صرف مسلم معاشرہ کے لئے مزمن ناسور اور تباہ کن وبا ہے بلکہ یہ پوری انسانی سوسائٹی کے لئے سم ہلاہل اور زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے چونکہ اسلام دین فطرت ہے فطرت جہاں دوسری جملہ معاشرتی برائیوں کا ازالہ کرتی ہے وہاں جنسی انارکی اور ہر قسم کے زنا کے خلاف بھی سراپا احتجاج ہے زنا خواہ کسی قسم کا ہو یعنی شبہ اور شبۃ الاشتباہ کے قبیل سے ہو یا عام قسم کا زنا ہو مفت کا ہو یا روپوں کے عوض ہو۔ بہر حال ناقابل برداشت جرم اور کبیرہ گناہ ہے اور زانی مستوجب حد شرعی ہے یعنی عاقل، بالغ، آزاد مرد ہو یا عورت عام آدمی ہو یا بادشاہ ہو، صاحب زبان ہو یا گونگا ہو اس کے اپنے اعتراف یا شرعی شہادت کی موجودگی میں اس پر حد لگائی جائے گی پھر اگر وہ شادی شدہ ہو تو اسے عوام الناس کے روبرو پوری بے دردی کے ساتھ رجم کیا جائے گا۔ ورنہ اسے سو کوڑے مارے جائیں گے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ ولا تأخذکم بہما رأفۃ فی دین اللہ ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ولیشہد عذابہما طائفۃ من المؤمنین آیت ۲ سورۃ نور

ترجمہ:۔ زانی اور زانیہ ہر ایک کو سو سو درے مارو۔ اور اللہ کا حکم جاری کرنے میں تم ان پر کسی طرح کا ترس نہ کرو۔ اگر تم کو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان ہے اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر رہے۔

اور رجم کا ثبوت یہ ہے۔

عن ابن عباس قال قال عمر لقد خشیت ان یطول بالناس زمان حتی یقول قائل لا نجد الرجم فی کتاب اللہ فیضلوا بترک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فریضۃ انزلہا اللہ، الا ان الرجم حق علی من زنی وقد احصن اذا قامت البینۃ او کان الحبل او الاعتراف قال سفین کذا حفظت الا وقد رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجمنا بعدہ
صحیح بخاری ص۱۰۰۹ ج ۲ باب الاعتراف بالزنی کتاب الحدود۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ آنے والے زمانے میں کوئی یہ نہ کہنے لگ جائے کہ قرآن مجید میں رجم کا ثبوت موجود نہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فریضہ کو ترک کرکے کہیں لوگ گمراہ نہ ہو جائیں خبردار شادی شدہ زانی کو رجم کرنا حق ہے جب گواہی موجود یا حمل اس کے زنا کا ثبوت فراہم کرے یا زانی خود اعتراف کرے۔ خبردار آگاہ رہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شادی شدہ زانی کو) خود رجم کیا تھا اور پھر آپؐ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا ہے اب ان تصریحات کے بعد کراچی کرکے اپنے محبوب فتاویٰ عالمگیری کا مطالعہ کیجئے اور ، قسم کے زنا پر حد کی چھوٹ سے خود استفادہ فرمایئے ورنہ ان فتاویٰ سے دست برداری اور بیزاری کا اعلان فرمایئے کیونکہ ایمان و دیانت اور انصاف و شرافت کا یہی تقاضا ہے۔ مگر ؎

ہم جانتے ہیں تم کو، تمہاری زبان کو
وعدوں ہی میں گذاروگے موسم بہار کو

نام نہاد جاہل زانی کو حد کی چھوٹ

۹۳:۔ وشرطہ العلم بالتحریم حتی لو لم یعلم بالحرمۃ لم یجب الحد للشبہۃ کذا فی المحیط للسرخسی ص۱۴۳ ج ۲

اور زنا پر حد کی شرط یہ ہے کہ تحریم سے واقف ہو حتی کہ اگر اس نے تحریم (حرمت زنا) کو نہ جانا تو بسبب شبہ واقع ہونے کے حد قائم نہ کی جائے گی یہ محیط سرخسی میں ہے ص۱۴۳ ج ۲

عرض ہے:۔ بتلایئے کون کہے گا۔ ابھی مجھے مار نیز وہ شخص جسے زنا کے حرام ہونے کا علم نہیں کیا وہ بھی مسلمان ہوگا۔؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گونگے زانی کو حد کی چھوٹ

۹۴:- ولا بد ان یکون الاقرار صریحاً ولا یظهر کذبہ فلا یحد الاخرس ولو اقر بکتابۃ او اشارۃ ص۱۴۳ ج ۲۔

اور ضروری ہے کہ اقرار صریح ہو اور اس کا کذب ظاہر نہ ہو پس گونگے کو اقرار پر حد نہ ماری جائے گی۔ اگر اس نے اپنی تحریر کے ذریعہ سے یا اشارہ سے اقرار کیا ص۳۲۱ ج ۳

گونگے زانی کے خلاف گواہی بھی قبول نہیں

۹۵:- وکذا لا تقبل الشہادۃ علیہ لاحتمال ان یدعی شبہۃ ص۱۴۳ ج۲

اور اسی طرح اس پر گواہی بھی قبول نہ ہو گی اس واسطے کہ شاید وہ شبہ کا مدعی ہو ص۳۲۱ ج ۳

سبحان اللہ وکالت ہو تو ایسی ہو۔

www.KitaboSunnat.com

گونگی عورت سے زنا کرنے والے کو حد کی چھوٹ

۹۶:- ولو اقر انہ زنی بخرساء او ص۱۴۳ ج ۲

اگر مرد نے اقرار کیا کہ میں نے گونگی عورت سے زنا کیا ص۳۲۲ ج ۳۔

گونگے مرد سے زنا کرنے والی کو حد کی چھوٹ

۹۷:- او ھی اقرت باخرس لا حد علی کل واحد منہما کذا فی فتح القدیر ص۱۴۳۔

یا عورت نے اقرار کیا کہ میں نے گونگے مرد سے زنا کیا تو دونوں میں سے کسی پر حد واجب نہ ہو گی ص۳۲۲ ج ۳۔ ماشاء اللہ وکالت ہو تو ایسی ہو۔

وضاحت:- یعنی صاحب زبان آزاد مرد عاقل بالغ گونگی عورت سے زنا کرے تو گونگی عورت کے طفیل اس مرد پر بھی حد جاری نہ ہو گی اور اگر عاقلہ، بالغہ آزاد عورت گونگے مرد سے منہ کالا کرے تو بھی ان دونوں پر حد نہ ہو گی۔ گونگے حنفیو! مزے اڑاؤ!

عرض:- کیا جنسی مریض کو گونگی عورت اور جنسی مریضہ کو گونگا عاشق نہ مل سکے گا؟

زانیہ کے انکار سے دونوں پر حد نہیں

۹۸:- لو اقر بالزنا فکذبتہ ص۱۴۳ ج ۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زانی کے انکار سے دونوں پر حد واجب نہیں

۹۹:۔ او هی فکذ بها فلا حد علیهما عندالامام

کذافی النهر الفائق ص۱۴۳ ج ۲ آخری سطور

یعنی ۔ اگر مرد نے زنا کا اقرار کیا اور عورت نے جس کے ساتھ اس فعل کا اقرار کرتا انکار کیا یا عورت نے اقرار کیا اور مرد نے انکار کیا تو امام رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں (عاشقوں) میں سے کسی پر حد واجب نہ ہوگی یہ نہر الفائق میں ہے ص۳۲۲ ج ۳ ۔

عرض ہے :۔ تو بتلایئے ایسی صورت حال سے کون ناجائز فائدہ نہ اٹھائے گا؟ نیز کیا حضرت عویمر عجلانی اور حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہما حد کھانے کے لئے اپنے زنا کے ثبوت میں اپنی اپنی مزنیہ کو بھی ساتھ لائے تھے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں پر زنا کی حد نافذ کرنے سے پہلے ان دونوں عورتوں سے اقرار زنا کروایا تھا۔ اگر کوئی سند ہو تو ہمیں بھی آگاہ فرمادیں :

چار قسم کی عورتوں سے زنا زنا نہیں

۱۰۰:۱۰۱:۱۰۲ ۔ وکذا اذا وطی الرجل جاریۃ ابنه او جاریۃ مکاتبه او جاریۃ عبده الماذون المدیون او الجاریۃ من المغنم بعد الاحراز فی دار الاسلام فی حق الغازی لا یکون زنا لشبهة ملک الیمین ص۱۴۳ ج۲ ۔ اسی طرح اگر مرد نے اپنے پسر یا مکاتب کی باندی یا اپنے غلام ماذون مدیون کی باندی سے وطی کی یا جہاد میں لوٹ کی باندی سے بعد دار الاسلام میں احراز کرنے کے غازی نے وطی کی تو (ان چاروں صورتوں میں) زنا نہ ہوگا۔ کیونکہ شبہ ملک یمین ہے ص۳۲۲ ج ۳۔ لہٰذا حد بھی غائب :

۱۰۴:۱۰۵ ۔ کذا اذا وطی امراۃ تزوجها بغیر شهود او امۃ تزوجها بغیر اذن مولاها ص۱۴۳ ج ۲ ۔

اور اسی طرح اگر ایسی عورت سے وطی کی جس سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا ہے یا ایسی باندی سے وطی کی جس سے بدون اجازت اس کے مولیٰ (مالک) کے نکاح کیا ہے۔ یعنی باندی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے مولے سے اجازت نہیں لی تھی ص۳۲ ج ۳

وضاحت :۔ یعنی یہ دونوں قسم کی وطی بھی زنا نہیں اور نہ اس پر حد واجب ہوتی ہے شاید ان چھ اقسام کے زنا میں جماع کا لطف موجود نہ ہو؟

بے حسی کا شاہکار

۱۰۶ :۔ وکذا اذا وطی الابن جاریۃ ابیہ علی انھا تحل لہ لشبھۃ الاشتباہ ھکذا فی النھایۃ ص۱۴۳ ج۲۔

اسی طرح اگر بیٹے نے اپنے باپ کی باندی سے اس شبہ پر وطی کی کہ میرے واسطے حلال ہے تو زنا نہیں ہے کیونکہ یہ شبہ اشتباہ ہے ص۳۲ ج ۳ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و نعوذ باللہ من وسواس الشیطن الرجیم ؎

خزاں کے ہاتھ سے گلشن میں خار تک نہ رہا
بہار کیسی نشان بہار تک نہ رہا

فائدہ :۔ واضح رہے کہ یہ فتویٰ محض احتمالی اور انسانی ہی نہیں بلکہ بقول امام عبدالرحمٰن سیوطی رحمہ اللہ اس پر عمل درآمد کی اشیر داد بھی موجود ہے۔ اخرج السلفی فی الطیوریات بسندہ عن ابن المبارک قال لما افضت الخلافۃ الی الرشید وقعت فی نفسہ جاریۃ من جواری المھدی فراودھا عن نفسھا فقالت : لا اصلح لک ان اباک قد طاف بی فشغف بھا فارسل الی ابی یوسف فسألہ اعندک فی ھذا شیئ؟ فقال: یا امیر المومنین اوکلما ادعت امۃ شیئاً ینبغی ان تصدق لا تصدقھا فانھا لیست بمامونۃ قال ابن المبارک فلم ادر ممن اعجب من ھذا الذی قد وضع یدہ فی دماء المسلمین واموالھم و یتحرج عن حرمۃ ابیہ اومن ھذہ الامۃ التی رغبت بنفسھا عن امیر المومنین اومن ھذا فقیہ الارض وقاضیھا! قال: اھتک حرمۃ ابیک واقض شھوتک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فلہٰذا اس طرح بچے اور پاگل زنا کرنے کی عادی نہ ہو جائیں گے؟

حد کی چھوٹ کی ایک معصوم صورت

۱۱۲ :- قال محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فی الجامع الصغیر رجل اقر اربع مرات انہ زنا بفلانۃ وفلانۃ تقول تزوجنی (عالمگیری ج ۲)

امام محمد نے جامع صغیر میں فرمایا ہے کہ ایک مرد نے چار مرتبہ اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت سے زنا کیا اور فلانہ کہتی ہے کہ اس نے مجھ سے نکاح کیا ہے (تو دونوں پر حد واجب نہ ہوگی) (صـ ۲۲۴ ج ۲)

۱۱۳ :- ولو اقرت المراۃ بالزنا بفلان اربع مرات وفلان یقول تزوجتھا فلا حد علی واحد منھما وعلیہ المھر کذا فی المحیط صـ ۱۴۴ (عالمگیری ج ۲)

یا عورت نے چار مرتبہ اقرار کیا کہ میں نے فلاں مرد سے زنا کیا ہے اور فلاں کہتا ہے کہ میں نے اس سے نکاح کیا تو دونوں میں سے کسی پر حد واجب نہ ہوگی اور مرد پر اس کا مہر لازم آوے گا۔ یہ محیط میں ہے صـ ۲۲۴ ج ۲

آزاد عورت سے زنا پر حد کی چھوٹ

۱۱۴ :- واذا اعتق امتہ وھو یطؤھا ثم نزع وعاد فی ذالک المجلس لا یحد کذا فی خزانۃ المفتین صـ ۱۴۱ ج ۲

اگر اپنی باندی کو جس سے وطی کر رہا تھا اسی حالت میں آزاد کر دیا پھر اس سے جدا ہو گیا پھر اسی مجلس میں اس سے وطی کر لی تو اس کو حد نہ ماری جائے گی صـ ۲۳۳ ج ۲

عرض :- فتاویٰ عالمگیری کو مستند ماننے والوں سے بصد ادب عرض ہے کہ وہ اس چھوٹ کی عقلی اور نقلی کوئی دلیل بیان فرما دیں ورنہ انصاف کا تقاضا ہے کہ اس قسم کے غلط فتاویٰ کی حمایت سے توبہ نامہ شائع فرما دیں

مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے!
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

مسئلہ :- ماں، بہن اور دوسری محرمات ابدیہ سے نکاح بہر حال حرام ہے قرآن مجید میں ہے۔ حرمت علیکم امھاتکم وبناتکم واخواتکم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وعمّٰتکم وخٰلٰتکم وبنات الاخ وبنات الاخت وامّھاتکم
اللتی ارضعنکم واخواتکم من الرضاعۃ وامّھات نسآئکم وربائبکم
التی فی حجورکم من نسآئکم التی دخلتم بھن الخ چوتھا پارہ آخری آیت

ترجمہ :۔ تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، دودھ کی مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا، تمہاری دودھ کی بہنیں، تمہاری ساسیں اور تمہاری مدخولہ بیویوں کی پچھلی لڑکیاں جو تمہاری پرورش میں ہوں یہ سب تم پر حرام ہیں۔

حدیث عن البراء بن عازب قال مرّ بی خالی ابو بردۃ ومعہ لواءٌ فقلت این تذھب فقال بعثنی النبیؐ الی رجل تزوج امرأۃ ابیہ آتیہ براسہ ۔ ترمذی ابوداؤد ۔

براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ میرے ماموں ابوبردہ بن نیار میرے پاس سے گزرے ان کے ساتھ نشان تھا میں نے پوچھا کہاں کا عزم ہے کہنے لگے رسول اللہ نے مجھے ایک ایسے آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر رکھا ہے آپؐ کا حکم ہے کہ اس کا سر لے کر آؤں۔ ان نصوص قطعیہ کو ذہن میں رکھ کر فتاویٰ عالمگیری کی فقہی لن ترانیاں پڑھئے اور پورے زور شور سے مادر وطن میں اس کے فوری نفاذ کا مطالبہ کیجئے

محرمات ابدیہ سے نکاح کے بعد حد کی چھوٹ

۱۱۵ :۔ فان العقد اذا وجد حلالاً کان او حراماً متفقا علی تحریمہ او مختلفا فیہ علم الواطی انہ محرم اولم یعلم لا یحد عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ص۱۴۱ ج ۲ باب الرابع فی الوطء الذی یوجب الحد والذی لا یوجبہ

کہ جب عقد پایا گیا خواہ حلال ہو یا حرام ہو خواہ ایسا حرام کہ اس کی تحریم پر اتفاق ہے یا اس میں اختلاف ہے خو وطی کنندہ حرام ہونے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو بہرحال امام اعظم کے نزدیک اس کو حد نہ ماری جائے گی ص۳۳۲ ج ۲

وضاحت :۔ تمام محرمات ابدیہ یعنی جن سے کبھی نکاح نہیں ہو سکتا جیسے ماں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بہن، بھانجی، بھتیجی، خالہ، پھوپھی، دادی، نانی، رضاعی ماں، رضاعی بہن اور رضاعی بھانجی وغیرہ سے اگر کوئی بدطینت اور بے غیرت نکاح کرکے اپنا منہ کالا کرے تو فتاویٰ عالمگیری کے مطابق معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضرت امام اعظم ایسے متقی اور متورع کے نزدیک اسے حد نہ ماری جائے گی۔ نعوذ باللہ من ھذا الافتراء العظیم۔

میرا یہ ایمان ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس افتراء سے قطعاً بری ہیں یہ ان پر بہتان ہے اس لئے ہم بلا خوف تردید کہتے ہیں ؎

حرف بھی، نقش بھی، شکل بھی، عقل بھی
کون سی چیز اپنی ادھاری نہیں

غرض، ان غیر شرعی، غیر منطقی، ناقابل فہم، ناقابل عمل اور اسلامی معاشرہ میں انارکی پیدا کرنے والی ان حیا سوز دہشت موشگافیوں کو کتاب و سنت کا نعم البدل باور کرکے پاکستان کا دستور بنا لینا کیا اللہ تعالیٰ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذاق نہ ہوگا؟ نیز کیا اس کے نفاذ سے اسلامی معاشرہ کی تشکیل ہو سکے گی؟ مگر بزرگو ؎

سنبھلتا نہیں جن سے اپنا دوپٹہ ٭ سنبھالیں گے کیا وہ کلیجہ کسی کا؟

زنا کی اس قسم پر بھی حد نہیں

۱۱۶:۔ ان ادعی احدھما الظن ولم یدع الآخر ذالک لم یحدا حتی یقرا انھما علما بالحرمۃ کذا فی الکافی ص۱۴۸ ج۲

اگر دونوں میں سے ایک نے گمان کا دعوای کیا اور دوسرے نے دعوای نہ کیا تو دونوں کو حد نہ ماری جائے گی جب تک کہ دونوں اس کا اقرار نہ کریں کہ ہم حرمت سے واقف تھے ص۳۳۲ و ص۳۳۳ ج۳ شبہ فی الفعل کی مثال ہے۔

شبہ در محل میں حد نہیں

۱۱۷/۱۱۸ والشبھۃ فی المحل فی وطء امۃ ولدہٖ و ولد ولدہٖ کذا فی الکافی سواء کان ولدہٗ حیا او میتا ھٰکذا فی العتابیۃ ص۱۴۸ ج۲۔

شبہ در محل کی یہ صورتیں ہیں کہ اپنے بیٹے[۱] کی باندی یا پوتے[۲] کی باندی سے وطی کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خواہ اس کا بیٹا زندہ ہو یا مرگیا ہو صفحہ ۳۳۳ ج ۳ (تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ) یعنی ان صورتوں میں حد نہیں ۔

۱۱۹ ۱۲۰ وفی وطء المعتدۃ بالکنایات ووطء الامۃ المبیعۃ فی حق البائع قبل التسلیم کذا فی الکافی صفحہ ۱۴۵ ج ۲

ایسی عورت سے وطی کی جس پر کنایہ[۱۱۹] طلاق واقع ہوئی ہے یا بائع[۱۲۰] نے قبل سپرد کرنے کے مبیعہ باندی سے وطی کی صفحہ ۳۳۳ ج ۳ یعنی اس قسم کے زنا پر بھی حد نہیں ۔

۱۲۱ تا ۱۲۴ :- ولو ارتدت[۱۲۱] المرأۃ والعیاذ باللہ وحرمت علیہ وحرمت[۱۲۲] بجماع امہا اوابنتہا او بمطاوعۃ[۱۲۴] ابن الزوج ثم جامعہا وقال علمت انہا علی حرام لاحد علیہ صفحہ ۱۴۵ ج ۲

اور اگر جورو مرتد ہوگئی نعوذ باللہ منہا اور شوہر پر حرام ہوگئی یا بدیں وجہ حرام ہو گئی کہ شوہر نے اس کی ماں یا بیٹی سے وطی کر لی یا بدیں وجہ کہ عورت نے شوہر کے پسر کی مطاوعت کی پھر شوہر نے اس سے جماع کیا اور کہا کہ میں جانتا تھا کہ وہ مجھ پر حرام ہوگئی ہے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی صفحہ ۳۳۴ ج ۳

عرض ۔ تیر پہ تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے میری جان جگر کس کا ہے؟

زانیوں سے ہمدردی کے پانچ نمونے

۱۲۵ تا ۱۲۹ وکذا تزوج خمسا فی عقدۃ او تزوج الخامسۃ فی نکاح[۱۲۶] الاربع او تزوج[۱۲۷] باخت امرأتہ او بامہا فجامعہا وقال علمت انہا علی حرام او تزوجہا متعۃ لا یجب الحد فی ہذہ الوجوہ وان قال علمت انہا علی حرام کذا فی فتاویٰ قاضی خاں صفحہ ۱۴۵ ج ۲

اور اسی طرح اگر پانچ عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا یا چار کے نکاح میں پانچویں کا نکاح کیا یا اپنی جورو کی بہن یا ماں سے نکاح کیا پس اس سے جماع کیا اور کہا کہ میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جانتا تھا کہ یہ مجھ پر حرام ہے یا عورت سے بطور متعہ تزوج (نکاح) کیا تو ان (پانچ) صورتوں میں وطی کنندہ پر حد واجب نہ ہوگی اگرچہ اس نے کہا کہ میں جانتا تھا کہ وہ مجھ پر حرام ہے یہ قاضی خاں میں ہے صلا ۲۲۲ ج ۲۔

وضاحت:۔ زانیوں کی ہمدردی کے نشہ میں قرآن مجید کی نص جلی وَاَن تجمعوا بین الاُختین وامہات نساءکم کا بھی خون کر دیا گیا ہے تعاون ہو تو ایسا ہو، ہمدردی ہو تو ایسی ہو۔ اور پھر اسی پر اکتفا نہیں بلکہ بے شمار صحیح احادیث کو پس پشت ڈال کر متعہ کرنے والے سے حد زنا ساقط کر کے شریف زانیوں کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ گویا شیعی بھائیوں سے کہا جا رہا ہے ؎

کون کہتا ہے ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

الٹے بانس بریلی کو کیا یہ طرفہ تماشہ نہیں کہ جب کتاب وسنت کی حمایت میں ایسی غیر معقول، غیر منطقی، ناقابل فہم، ناقابل عمل، ناقابل ذکر اور جنسی انارکی کو انگیخت کرنے والی چھوٹوں کے خلاف احتجاج کیا جاتا ہے تو فتاوی عالمگیری کے شیدائی اپنی عددی کثرت کے نشہ میں ہوش کے جواب میں جوش منطق کے جواب میں فریب خوردگی اور رزانت کے جواب میں بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اہل حدیث کے نزدیک چار سے زیادہ عورتوں سے بیک وقت نکاح جائز ہے جو کہ صریح جھوٹ اور نرا بہتان ہے۔ مایکون لنا ان نتکلم بھذا سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ اہل حدیث کا یہ مذہب نہ کبھی پہلے تھا نہ ہے اور نہ کبھی ہوگا۔

؎ قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا!
مگر تیرے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

اعلان واجب اذعان: خدا کے فضل سے اپنی تمام کمزوریوں کے باوصف قرآن مجید کی کسی نص یا کسی حدیث صحیح کی ہم نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کبھی تاویل کی ہے اور نہ کبھی اس کے خلاف فتویٰ داغنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ کیونکہ مذہب اہل حدیث علماء کی قیل قال اور آراء رجال سے بحمداللہ بالکل پاک اور منزہ ہے اور مذہب اہل حدیث اس کو کہتے ہیں ؂

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن!
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلّم داشتن

اگر کسی تقلیدی لیمٹڈ کمپنی کی چھاپ سے محفوظ اور ما انا علیہ واصحابی والا ٹھیٹھ اسلام کسی کو راس نہیں آرہا تو اس میں ہمارا کیا گناہ ہے جس کی ہمیں سزا دی جارہی ہے ؂

مکش بہ تیغ ستم والہان ملت را
نہ کردہ اند بجز پاس حق گناہِ دگر

اگر پاس حق کوئی گناہ ہے تو پھر ہم نہ صرف اس گناہ سے باز آنے کے نہیں بلکہ آپ کو بھی اس گناہ کی دعوت دیتے ہیں۔

اگر نہیں ہے جستجوئے حق کا تجھ میں ذوق شوق
امتی کہلا کے پیمبر کو تو رسوا نہ کر!

ہے فقط "توحید و سنت" امن و راحت کا طریق
فتنہ و جنگ و جدل "تقلید" سے پیدا نہ کر

کرائے کی عورت سے زنا پر حد نہیں

۱۲۹ استاجر امرأۃ لیزنی ۱۳۰ ۱۳۱ بھا اولیطأھا او قال خذی ھذہ الدراھم لاطأک[۱۳۰] او قال[۱۳۱] مکنینی بکذا ففعلت لم یحد ص[۱۴۹] ج ۲۔

اگر ایک[۱۴۹] عورت کو اجارہ (کرایہ) پر لیا تاکہ اس سے زنا کرے یا یہ کہا کہ تو یہ[۱۳۰] دراہم لے تاکہ میں تجھ سے وطی کروں یا کہا[۱۳۱] کہ تو مجھے اپنے اوپر اس قدر درہموں کے عوض قابو دے پس عورت نے منظور کیا اور ایسا واقعہ ہوا تو اس کو حد نہ ماری جائے گی ص[۲۳۵] ج ۲

وضاحت: معلوم ہوا بازار گناہ کی رونقیں فتاویٰ عالمگیری ہی کی رہین منت ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

متعہ کی حرمت مشتبہ ہے

۱۳۲:۔ بخلاف ما اذا قال خذی هذه الدراهم لو تمتع بك لان المتعة كانت سبب الاباحة فى الابتداء فبقيت الشبهة كذا فى التمر تاشى صہ ۱۲۹ ج ۱:

بخلاف اس کے اگر یوں کہا کہ تو یہ دراہم لے تاکہ میں تجھ سے تمتع حاصل کروں تو یہ حکم (یعنی حد) نہیں اس واسطے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں سبب اباحت تھا پس شبہ باقی رہا۔ یہ تمرتاشی میں ہے صہ ۲۳۵ ج ۳۔

زنا کی خرچی دینے سے حد کی چھوٹ

۱۳۳:۔ لو قال امهرتك كذا لازني بك لم يجب الحد

اگر کہا کہ میں نے تجھے اس قدر مہر دیا تاکہ تجھ سے زنا کروں تو حد واجب ہوگی صہ ۲۳۵ ج ۳

دارالحرب میں زنا پر حد کی چھوٹ

۱۳۴ ۱۳۵ من زنى فى ۱۳۴ دار الحرب او فى ۱۳۵ دار البغى ثم خرج الينا لا يقام عليه الحد۔ كذا فى الهداية صہ ۱۲۹ ج ۲۔

جس نے دار الحرب یا دار البغی میں زنا کیا پھر وہ ہمارے یہاں آگیا تو اس پر حد جاری نہ ہوگی یہ ہدایہ میں ہے صہ ۲۳۶ ج ۳

مسلمان عورت جب مستامن کو قابو دے تو حد نہیں!

۱۳۶:۔ ولو مكنت مسلمة او ذمية من مستامن ... وعند محمد رحمه الله لا حد على واحد صہ ۱۲۹ ج ۲

اگر مسلمان عورت یا ذمیہ عورت نے حربی مستامن کو اپنے اوپر قابو دیا (تو) امام محمد کے نزدیک دونوں میں سے کسی پر حد نہ ہوگی صہ ۲۳۷ ج ۳۔

بچے اور پاگل کی وجہ سے حد نہیں!

۱۳۷ ۱۳۸:۔ اذا زنى صبى و مجنون بامرأة عاقلة وهى

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مطاوعة فلا حد على الصبی والمجنون بلا خلاف وهل تحد المرأۃ فعلی قول علمائنا رحمہم اللہ تعالیٰ لا تحد ص ۱۴۹ و منہ ۱۵۰ ج ۲

اگر نابالغ یا مجنون نے عورت بالغہ عاقلہ سے زنا کیا اور عورت مذکورہ نے بخوشی قابو دیا تو بلا خلاف طفل و مجنون پر حد واجب نہ ہوگی اور رہی عورت سو ہمارے علماء کے قول پر اس کو حد کی سزا نہ دی جائے گی۔ ص ۲۳۶ ج ۳

بچی کے ساتھ منہ کالا کرنے پر حد کی چھوٹ

۱۳۹ :- وان زنی بصبیۃ فلا حد علیہما وعلیہ المھر ج ۲ ص ۱۵۰

اور اگر صغیرہ نابالغہ سے زنا کیا تو دونوں پر حد نہ ہوگی اور زانی پر اس کا مہر واجب ہوگا

سوئے ہوئے مرد سے عورت زنا کرے تو حد کی چھوٹ

۱۴۰ :- لو مکنت نفسہا من النائم ولا یجب علیہما الحد ص ۱۵۰ ج ۲ اگر سوئے ہوئے مرد سے عورت نے خود وطی کی اور اپنے نفس پر قابو دے دیا تو دونوں پر حد واجب نہ ہوگی۔ یہ محیط میں ہے ص ۲۳۷ جلد ۳۔

مُردہ عورت سے زنا پر حد کی چھوٹ

۱۴۱ :- رجل زنا بامراۃ میتۃ اختلفوا فیہ قال اہل المدینۃ یحد وقال اہل البصرۃ یعزر ولا یحد وقال الفقیہ ابو اللیث رحمہ اللہ وبہ ناخذ ج ۵ ص ۱

ایک مرد نے مردہ عورت سے زنا کیا تو اس میں اختلاف ہے۔ اہل مدینہ نے فرمایا کہ اس پر حد جاری کی جائے گی اور اہل بصرہ نے فرمایا کہ حد نہ ہوگی۔ بلکہ تعزیر دی جائے گی اور فقیہ ابولیث نے فرمایا کہ ہم اسی (حد نہ ہونے) کو لیتے ہیں ص ۲۴۴ ج ۳

مردے سے انتقام کیوں۔ یہاں مردہ عورت سے منہ کالا کرنے والے کو حد معاف کی جا رہی ہے اور ادھر مردے کے کفن چور کو چوری کی حد معاف کر دی گئی ہے۔ آخر بیچارے مردے سے یہ انتقام کس لئے؟ سچ ہے جیسا مرنے زندوں کے حوالے!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اجنبیہ سے بدسلوکی پر حد کی چھوٹ

۱۴۲:- ان وطئ اجنبیۃً فیما دون الفرج لا یحد لعدم الزنا ولیعزر ج۲

اگر اجنبیہ عورت سے فرج کے سوائے وطی کی تو حد جاری نہ ہوگی اس واسطے کہ یہ زنا نہیں مگر اس کو تعزیر دی جائے گی ص۲۲۹ ج ۲

عورت اور بچے سے غیر وضع فطری فعل

۱۴۳ ۱۴۴ لو وطئ امرأۃً فی دبرھا ولاط بغلام لم یحد عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ولیعزر ص۱۵۰ ج ۲۔

اگر کسی عورت سے اس کے دبر میں وطی کی یا طفل سے لواطت کی تو امام اعظمؒ کے نزدیک حد نہ ہوگی مگر اس کو تعزیر دی جائے گی ص۲۲۹ ج۲

۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷:- لو فعل ھذا بعبدہ او امتہ او بزوجتہ بنکاح صحیح او فاسد لا یحد اجماعاً ص۱۵۰ ج ۲۔

اگر ایسا امر (لواطت) اپنے غلام یا باندی یا جورو کے ساتھ کیا خواہ جورو سے نکاح صحیح ہو یا فاسد ہو تو بالاجماع (اجماع حنفیہ) اس پر حد واجب نہ ہوگی یہ کافی ہے ص۲۲۹ ج۲

بیٹے کی ام ولد باپ سے زنا کرے تو حد نہیں

۱۴۸:- اذا وطی الرجل ام ولد ابنہ فقال علمت انھا علی حرام لا حد علیہ ص۱۵۰ ج ۲

اگر مرد نے اپنے پسر کی ام ولد سے وطی کی اور کہا میں جانتا تھا کہ وہ مجھ پر حرام ہے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی ص۲۳۵ ج ۲۔

آزاد عورت کو خریدے تو؟

۱۴۹:- اذا زنی بامرأۃٍ ثم قال اشتریتھا لا حد علیہ سواءٌ کانت حرۃً او امۃً ص۱۵۰ ج۲

اگر ایک عورت سے زنا کیا پھر کہا کہ میں اس کو خرید کر چکا تھا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی خواہ یہ عورت آزاد ہو یا باندی ہو ص۲۴۰ ج ۲

عرض :- کیا آزاد عورت کو خریدنا جائز ہے؟ من باع حرا فاکل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمنۂ (صحیح بخاری) کہاں گیا؟۔

خیار کے باوجود زنا سے حد نہیں

۱۵۰:۔ ولو باع جاریۃً علی انہ بالخیار وَ وَطِئَھا المشتری او کان الخیار للمشتری فوطئھا البائع فانہ لا یحد علم بالحرمۃ او لم یعلم کذا فی فتاوی قاضی خان ص۱۵۱ ج ۲

اگر بائع نے اپنے واسطے خیار کی شرط کر کے باندی فروخت کر دی پس مشتری نے اس سے وطی کی یا خیار مشتری کا تھا اور بائع نے اس سے وطی کی تو اس پر حد جاری نہ کی جائے گی ص۲۴ ج ۲۔

چھینی ہوئی لونڈی سے زنا پر حد نہیں

۱۵۱:۔ قال محمد فی الاصل اذا غصب جاریۃً وزنی بھا ثم ضمن قیمتھا فلا حد علیہ عندھم جمیعاً ص۱۵۱ ج ۲۔

امام محمد نے اصل میں فرمایا کہ اگر کسی نے باندی غصب کر کے اس سے زنا کیا پھر اس کی قیمت تاوان دے دی تو بالاتفاق اس پر حد نہ ہوگی ص۲۴ ج ۲

مالک کہے میں نے لونڈی نہیں بیچی تب بھی حد نہیں

۱۵۲:۔ واذا زنی بامۃ ثم قال اشتریتھا وصاحبھا فیھا بالخیار وقال مولاھا کذب لم أبعھا قال لا حد علیہ ص۱۵۱ ج ۲۔

اور اگر باندی سے زنا کیا پھر دعوی کیا کہ میں نے اس کو خریدا بدیں شرط کہ اس کے مولیٰ کو خیار حاصل ہے اور اس کے مولیٰ نے کہا یہ جھوٹا ہے میں نے اس باندی کو فروخت نہیں کیا تو فرمایا کہ واطی پر حد واجب نہ ہوگی ص۲۴ ج ۲

۱۵۳:۔ وکذالك لو قال اشتریتھا بوصف الی اجل کذا فی المحیط ص۱۵۱ ج ۲

اور اسی طرح اگر دعوی کیا کہ میں نے اس کو بوصف الی اجل خریدا یعنی کسی مدت کے وعدہ پر جس کو بیان کرتا ہے تو بھی یہی حکم (حد نہ ہونے کا) ہے یہ محیط میں ہے ص۲۴ ج ۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرض :- زنا پر حد کلاں چھوٹوں کو بطور فقہی مسائل کے سمجھایا جا رہا ہے یا پھر شہوت رانی اور جنسی تسکین کے گر اور داؤ پیچ سکھلائے جا رہے ہیں جن کے استعمال سے نہ صرف عام زانی حد سے بچ جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی بے غیرت اور دیوث اپنی محرمات ابدیہ یعنی ماں، بہن، بیٹی، پوتی، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی وغیرہ سے نکاح کر کے منہ کالا کرے تو اس پر بھی حد واجب نہ ہوگی۔ اللّٰھم انا نعوذ بك من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ یہی وہ کتاب ہے جس کے نفاذ کے لیے کس قدر جناب احمد سعید کاظمی صاحب حکومت اور قوم کو ان الفاظ میں کوس رہے ہیں۔

"جس ملک کے رہنے والے نوے فیصد مسلمان حنفی عقیدہ رکھتے ہوں اور فقہ حنفی ان کا مذہب ہو وہاں الیساطرز عمل (فتاویٰ عالمگیری کو بطور اسلامی نظام نافذ نہ کرنا) اختیار کیا جانا آزادی مذہب و تحفظ عقیدہ کے منافی نہیں؟ ساری دنیا کی مسلم آبادی میں دو تہائی مسلمان کا مذہب فقہ حنفی ہے۔ حنفی فقہ اپنی جامعیت اور دیگر محاسن کے اعتبار سے اعلیٰ و امتیازی مقام رکھتی ہے۔ دنیا کے ماہرین قانون فقہ حنفی کی برتری کو تسلیم کرتے ہیں"

(نوائے وقت ۱۹ دسمبر ۱۹۷۰ء ملتان ایڈیشن)

تقلید شخصی کی تباہ کاریاں

جب ملک میں ہر شخص کو آزادی مذہب اور تحفظ عقیدہ کا حق حاصل ہے یا ہونا چاہیئے تو پھر اہلحدیث مکتب فکر سے یہ توقع کیوں کی جا رہی ہے کہ وہ مادر وطن میں کتاب و سنت یعنی عربی پاشا صلی اللہ علیہ وسلم کے میٹھا اسلام کی بات سے دستبردار ہو جائیں ؎

بجرم عشق تو میکشند و غوغائیست!
تو نیز سر بام آ کہ خوش تماشائیست

رہا یہ ادعا کہ مسلم آبادی میں دو تہائی مسلمانوں کا مذہب فقہ حنفی ہے تو اول تو یہ بات بجائے خود محل نظر ہے۔ دوسرے اگر یہ صحیح ہے تو گویا دوسرے الفاظ میں آپ نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ مسلمانوں کا موجودہ انحطاط، عالمگیر مسلم قیادت کا فقدان، بے حسی، باہمی سر پھٹول اور انتشار، عیاشی اور فحاشی، مذہب سے گریز کن پالیسیاں اور الحاد فقہ حنفی ہی کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

برگ و بار ہیں۔ ورنہ یہ ایک ناقابل انکار مسلمہ حقیقت ہے کہ قرونِ اولیٰ میں تقلید شخصی کے مہلک اور ناپاک جراثیم سے مسلم قوم جب تک محفوظ تھی اس وقت تک ہمارے خلفاء مغربی استعمار اور فرانس کے شہنشاہ شارلیمان کو یا ابن الکلب کے لقب سے آرڈر لکھا کرتے تھے۔

بادشاہ زنا کرے تو اس پر حد نہیں

۵۴ کل شیئ صنعۃ الامام
۵۵
۵۶
۵۷ لیس فوقہ امام

یجب بہ الحد[۵۴] کالزنا والسرقۃ[۵۵] والشراب[۵۶] والقذف[۵۷] لا یؤاخذ بہ الا القصاص والمال۔ کذا فی الکافی ص۱۵۱ ج ۲

ایسے امام المسلمین نے جس کے اوپر امام نہیں (یعنی خلیفہ۔ بادشاہ۔ وزیر اعظم۔ صدر ڈکٹیٹر) ہے اگر ایسی بات کی جس سے حد واجب ہوتی ہے جیسے زنا۔ سرقہ (چوری) شراب خوری و قذف (بے گناہ پر زنا کا الزام) تو اس سے مواخذہ نہیں کیا جائے گا سوائے قصاص و جرم مالی کے۔ یہ کافی میں ہے۔ ص۳۴۱ ص۳۴۲ ج ۲

عرض:۔ ہمیں یہ پرانا گلہ چلا آ رہا ہے کہ فقہ حنفی اپنے روشن مستقبل کی خاطر نہ صرف شاہی درباروں کا طواف کرتی نظر آتی ہے بلکہ ان کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے ان کے غیر شرعی چونچلوں اور فنکشنوں کو سند جواز بھی مہیا کرتی ہے اگر کسی بزرگ کو ہمارے اس معقول گلہ پر گلہ ہو تو وہ تقلید شخصی کی عینک اتار کر مذکورہ بالا اقتباس کو دوبارہ پڑھنے کی زحمت گوارا فرمالیں کہ کس قدر دلیری اور جرأت کے ساتھ مسلمان بادشاہوں اور حکمرانوں کو چوری، شراب خوری، زنا اور زنا کی تہمت لگانے کی حدود سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اگر اس قسم کی رعائتیں مسلمان حکمرانوں کو دے دی جائیں تو پھر خود ہی بتلایئے کہ اس شاہ نوازی سے مسلم معاشرہ میں کون سی گرہیں نہ پڑیں گی یا پھر اس اسلامی معاشرہ میں کون سی خیر و برکت ہوگی۔ نیز کیا یہ مراعات سیاسی رشوت ہیں یا نہیں؟

۱۵۸:۔ ولو شہد ثلاثۃ منھم علی الزنا والرابع قال رأیتہما فی لحاف واحد فانہ لا یحد المشہود علیہ و یحد الشہود الثلاثۃ حد القذف والشاہد الرابع لا حد علیہ ص۱۵۲ ج ۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پھر اگر زنا کے کیس میں تین گواہ یہ شہادت دیں کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے مجرم کو جرم کرتے دیکھا ہے اور چوتھا یہ گواہی دے کہ اس نے ملزمین کو بستر میں ملفوف دیکھا ہے تو حد کی سزا نافذ نہ ہوگی بلکہ اس کی بجائے پہلے تین گواہوں پر قذف کی سزا جو اسّی کوڑے ہے جاری کی جائے گی۔ گویا اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

۱۵۹:۔ وان شهدوا انه زنى بامرأة لا يعرفونها لم يحد كذا في الملتقى ۱۵۱ ج ۲

اگر شاہد اس عورت کو نہیں پہچانتے جس کے ساتھ جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے تو کسی پر حد کی سزا جاری نہ ہوگی۔

۱۶۰:۔ فلو قال المشهود عليه المرأة التي رأيتموها معى ليست زوجتي ولا امتي لم يحد ايضاً صـ۱۵۲ ج ۲

اگر شاہد اس عورت کو نہیں پہچانتے تاہم زانی کہے کہ وہ عورت جس کو تم چاروں نے میرے ساتھ دیکھا ہے۔ وہ نہ تو میری بیوی ہے اور نہ لونڈی ہے تب بھی اس کو حد کی سزا نہ دی جائے گی۔

۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ اذا شهد اربعة على رجل بالزنا واختلفوا في المرأة المزنية بها او في المكان ۱۶۲ او في الوقت ۱۶۳ بطلت شهادتهم... كذا في المسوط صـ۱۵۳ ج ۲

جب چار عینی گواہ ایک مرد پر زنا کی گواہی دیں اور مزنیہ عورت میں اختلاف کریں یا زنا کی جگہ میں اختلاف کریں یا وقت کی تعیین میں اختلاف کریں تو ان چاروں کی شہادت باطل ہوگی۔

۱۶۵:۔ قال محمد رحمه الله تعالى في الاصل اربعة شهدوا على رجل بالزنا فشهد اثنان انه استكرهها وشهد اثنان انها طاوعته قال ابو حنيفة رحمه الله تعالى ادرأ عنهم الحدود جميعاً يعني الرجل والمرأة والشهود صـ۱۵۳ ج ۲۔

اگر دو شاہد کسی ملزم کے بارے میں یہ شہادت دیں کہ اس نے فلاں عورت پر مجرمانہ حملہ کیا مگر دوسرے یہ کہیں کہ اس نے اس جرم کا ارتکاب عورت کی رضا مرضی سے کیا ہے تو کسی کی حد کی سزا جاری نہ ہوگی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عرض :۔ مذکورہ بالا تفصیل کے علاوہ اس قسم کی اور بھی بہت سی چھوٹیں موجود ہیں جنہیں اختصار کے پیش نظر قلم انداز کیا جاتا ہے دکھانا صرف یہ ہے کہ زنا ایسے حیا سوز جرم کا مرتکب عبرتناک سزا کا مستحق ہوتا ہے لیکن فتاویٰ عالمگیر کی نگاہ وحیلہ جو نے زانیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے عقل عیار کے برتے پر اگر مگر اور چونکہ چنانچہ کا اتنا بڑا انبار لگا دیا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے کسی مبینہ زانی پر حد جاری کرنے کا قیامت تک کبھی موقعہ ہی نہیں آسکتا۔ اور پھر مزید ستم یہ ہے کہ اگر کوئی زانی اپنے گناہ سے تائب ہو کر حد کے ساتھ پاک ہونے کا پاکیزہ جذبہ لے کر آئے گا تو فتاویٰ عالمگیری کے مطابق اسے اپنے اقرار و اعتراف سے منحرف ہو جانے کی ترغیب بھی دی جائے گی۔ بتلایئے اس صورتحال میں زنا کی حد پھر ڈھوروں ڈنگروں پر جاری ہوگی ہے؟

لیا عقل و دیں سے نہ کچھ کام انہوں نے
کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے

شراب کی حد کا بیان ص۱۵۹ عربی ج ۲

شراب کی بدبو چلی جانے سے حد کی چھوٹ

۱۶۶:۔ ان اقر بعد ذهاب ريحها لم يحد عند ابي حنيفة وابي يوسف رحمهما الله ص۱۵۹ ج ۲۔

اگر کسی نے بدبو جاتی رہنے کے بعد اقرار کیا تو امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس کو حد نہ ماری جائے گی ص۳۶ ج ۳

شرعی گواہی کے باوجود حد کی چھوٹ

۱۶۷:۔ وكذا اذا شهدوا عليه بعد ما ذهب ريحها والسكر لم يحد عندهما ايضا ص۱۵۹

اور اسی طرح بدبو جاتی رہنے کے بعد اور نشہ زائل ہونے کے بعد اس پر گواہوں نے گواہی دی تو بھی شیخین (امام اعظم اور امام ابو یوسف) کے نزدیک اسکو حد نہ ماری جائیگی ص۳۶ ج ۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نشہ کی انوکھی تعریف

۱۶۸:۔ اختلفوا فی معرفۃ السکران قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ من لا یعرف الارض من السماء ولا الرجل من المرأۃ ص۱۵۹ ج ۲۔

مست شراب کے پہچاننے میں اختلاف ہے چنانچہ امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ نشہ شراب کا مست وہ ہے کہ زمین کو آسمان سے نہ پہچانتا ہو اور مرد سے عورت کو نہ شناخت کرتا ہو ص۳۶ ج

وضاحت:۔ اس تعریف کے بعد لکھا ہے کہ امام حنیفہ کی اس تعریف پر فتویٰ نہیں بلکہ فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔ فتویٰ صاحبین کے قول پر اور تقلید امام ابوحنیفہ کی فرض؟

گونگے شرابی کو حد کی چھوٹ

۱۶۹ ؛۔ ولا یحد الاخرس سواء ۱۷۰ شھد الشھود علیہا واشار باشارۃ معہودۃ یکون ذالک اقرار منہ فی المعاملات ص۱۵۹ ج ۲

اور خانیہ میں لکھا ہے کہ گونگے کو بھی حد شراب خواری نہ ماری جائے گی، خواہ گواہوں نے اس پر گواہی دی ہو یا اس نے خود ایسے اشارہ سے تبلایا کہ جو اس کی طرف سے معاملات میں شمار کیا جاتا ہے ص۳۶۱ ج ۳۔

نبیذ کہنے سے حد کی چھوٹ

۱۷۱:۔ وان قال ظننتہا نبیذا قبل منہ کذا فی البحر الرائق ص۱۵۹ ج ۲۔

اور اگر کہا کہ میں اس (شراب) کو نبیذ سمجھتا تھا تو یہ قول اس کا قبول ہو گا ص۳۶۱ ج ۳۔

نشہ کے باوجود حد کی چھوٹ

۱۷۲ :۔ النی من ماء العنب اذا غلا واشتد ولم یقذف بالزبد فشربہ انسان وسکر لا یحد فی قول ابی حنیفۃ وحکمہ حکم العصیر عندہ ص۱۶۰ ج ۲۔

انگور کا آب خام اگر اس میں غلیان و استداد ہو مگر جھاگ نہیں نکلی اور اس کو کوئی پی گیا اور نشہ میں ہو گیا تو امام اعظم کے نزدیک اس پر حد نہیں اور ان کے نزدیک مثل شیرہ انگور کے ہے ص۳۶۲ ج ۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شرابوں کا بیان

صفحہ ۲۰۹ ج ۵ عربی ۔ الباب الاول

بارہ قسم کی شراب

شرابوں کے نام ۱۲ ہیں (ان میں سے) سات انگور سے بنائی جاتی ہیں، یعنی خمر، باذق، طلاء، منصف بختج، جمہوری اور نبیذ اور دو منقے سے بنائی جاتی ہیں یعنی نقیع و نبیذ اور تین چھوہارے سے بنتی ہیں، یعنی سکر، فضیخ، اور نبیذ۔ فتاویٰ عالمگیری عربی صفحہ ۲۰۹ ج ۵ اور اردو صفحہ ۱۹۸ ج ۹

فائدہ:۔ بختج نامی شراب کا دوسرا نام شراب ابا یوسفی ہے اس وجہ سے کہ امام ابو یوسف اس کو اکثر استعمال کرتے تھے۔ ویسمی ابا یوسفی لان ابا یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کثیرا کان یستعمل ھذا صفحہ ۲۰۹ ج ۵

امام اعظم کے نزدیک شراب کی تعریف

الخمر وھو اسم للنی من ماء العنب بعد ما غلا و اشتد وقذف بالزبد و سکن عن الغلیان عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ صفحہ ۲۰۹ ج ۵۔

اول خمر کی یہ ماہیت ہے کہ وہ آب انگور خام کہ جوش آنے اور اشتداد پیدا ہو کر جھاگ اٹھنے اور پھر جوش کے بیٹھ جانے کے بعد خمر (شراب) کہلاتا ہے یہ امام اعظم کے نزدیک ہے صفحہ ۱۹۸ ج ۹۔ یعنی پکا ہوا شراب امام اعظم کے نزدیک شراب نہیں کہلاتا؟

السکر وھو النی من ماء التمر اذا غلا و اشتد وعلیہ اکثر اھل اللغۃ ج ۲ یعنی خام آب تمر جبکہ اس میں جوش و اشتداد آجاوے تو وہ سکر ہے اسی پر اکثر اہل لغت کا فتویٰ ہے

بالاتفاق صرف دو حرام

۱۷۳:۔ ولما ما ھو حرام بالاجماع فھو الخمر والسکر من کل شراب صفحہ ۲۱۰ ج ۵۔

اور جو بالاجماع حرام ہے وہ خمر و سکر ہے جس میں سے ہو صفحہ ۱۹۹ ج ۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وضاحت:۔ ہر قسم کی شراب بفحوائے یاایھا الذین آمنوا انما الخمر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ آیت ۹۰ المائدۃ
حرام ہے اس لئے اس نص قطعی کے بعد کسی تفصیل کی مزید ضرورت باقی نہیں اس لئے تفصیل نظر انداز کی جاتی ہے۔

شراب کا سرکہ بنانا جائز ہے

۱۷۴:۔ ویباح تخلیلھا کذا فی محیط السرخسی صفہ ۴۱۱ ج ۵

اور شراب (حرام) کو سرکہ کو ڈالنا مباح ہے صفہ ۲۰ ج ۹ یعنی بالاتفاق حلال ہو جائے گی۔

بعض کے نزدیک پکی ہوئی شراب پر حد نہیں

۱۷۵:۔ ثم قیل لا یحد فیہ مالم یسکر لان الحد بالقلیل مخصوص بالنی وھذا مطبوخ صفہ ۴۱۱ ج ۵۔

پھر بعض (مفتیان احناف) نے فرمایا کہ پکی ہوئی شراب میں جب تک نشہ نہ آوے تب تک حد نہ ماری جاوے گی اس واسطے کہ قلیل شراب سے حد واجب ہونا خام آب انگور کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ خام نہیں بلکہ پختہ ہو گئی صفہ ۲۰ ج ۹۔

شراب پینے کا ایک بہانہ

۱۷۶:۔ وفی شرح الشافی لو صب الخل فی الخمر یوکل سواء کانت الغلبۃ للخمر او للخل بعد ما صار حامضا صفہ ۴۱۱ ج ۵۔

اور شرح شافی میں ہے کہ اگر سرکہ شراب میں ڈال دیا گیا تو اس کا کھانا روا ہے خواہ شراب غالب ہو یا سرکہ غالب ہو مگر اس میں ترشی آ گئی ہو صفہ ۲۰ ج ۹

شراب کھانے پر حد کی چھوٹ

۱۷۷:۔ لو عجن الدقیق بالخمر وخبزہ لا یوکل ولو اکل لا یحد صفہ ۴۱۱ ج ۵

اگر شراب سے آٹا گوندھا اور اس کی روٹی پکائی تو وہ نہ کھائی جائے گی اور اگر کسی نے کھائی تو اس کو حد نہ ماری جائے گی صفہ ۲۰ ج ۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شراب والا گوشت اور دودھ مکروہ نہیں

۱۷۹:- لو سقی شاۃ خمرًا لا یکرہ لحمها و لبنها ۲۱۱ ج ۵

اگر کسی بکری کو شراب پلائی تو اس کا دودھ اور گوشت مکروہ نہیں ۲۰۲ ج ۹ ۔

عرض ہے:۔ کیوں جناب! بکری کا معدہ کیا واٹر پروف ہوتا ہے؟

شراب کی تلچھٹ پر حد کی چھوٹ

۱۸۰:- ویکرہ شرب دردی الخمر والانتفاع بہ ولو شرب منہ ولم یسکر فلا حد علیہ عندنا ۲۱۲ ج ۵ ۔

اور شراب کی تلچھٹ پینا اور اس سے انتفاع مکروہ ہے اگر اس کو پی لیا مگر نشہ نہ چڑھا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی یہ حکم ہمارے نزدیک ہے۔ ۲۰۲ ج ۹ سے

سے چھٹتی نہیں ہے کافر یہ منہ کو لگی ہوئی ۔ لہٰذا پیو اور جان بناؤ

نشہ نہ آئے تو باذق وغیرہ پر حد نہیں

۱۸۱ تا ۱۸۵:- لکن حرمۃ ھٰذہ الاشربۃ دون حرمۃ الخمر حتی لا یحد شاربها ما لم یسکر۔ کذا فی المحیط ۲۱۲ ج ۵

لیکن ان شرابوں (یعنی باذق، منصف، نقیع مویز و تمر جو غیر مطبوخ ہو اور سکر) کی حرمت گھٹ کر ہے حتیٰ کہ ان شرابوں پینے والے کو جب تک اس کو نشہ نہ آوے تب تک اس کو حد نہ ماری جاوے گی یہ محیط سرخسی میں ہے ۲۰۳ ج ۹

وضاحت:۔ ان شرابوں پر نہ صرف حد نہیں بلکہ اصحاب ظواہران پانچوں شرابوں کے پینے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ قال اصحاب الظواھر بانہ مباح شربہ ۲۱۲ ج ۵ لہٰذا شوق فرمایئے اور گنگنایئے سے

صبح تو جام سے گزرتی ہے شب دل آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے اب تو آرام سے گزرتی ہے

ان کی بیع بھی جائز ہے

۱۸۶:- یجوز بیع الباذق والمنصف والسکر ونقیع الزبیب .... فی قول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ خلافاً لھما والفتویٰ علی قولہ فی البیع (عالمگیری)
باذق ومنصف وسکر ونقیع مویز کی بیع جائز ہے اور بیع کی صورت میں امام اعظم
رحمہ اللہ کے قول پر فتویٰ ہے۔ ص ۲۰۳ ج ۹

عرض :۔ عجیب فقاہت ہے شراب حرام بھی ہے اور تجارت بھی جائز ہے؟

شراب کے نو پیالوں پر حد نہیں

۸۷ :۔ اذا شرب تسعۃ اقداح من نبیذ التمر فاوجر العاشر

فسکر لم یحد لان السکر یضاف الیٰ ما ھو اقرب الیہ

کذا فی السراجیہ ص ۲۱۳ ج د الباب الثانی۔

اگر ایک شخص نے نو پیالے نبیذ تمر کے پیے پھر دسواں پیالہ اس کے منہ میں ڈالا
گیا پس نشہ ہو گیا تو اس کو حد نہ ماری جائے گی اس واسطے کہ سکر اس کے اقرب کی
طرف مضاف ہوتا ہے یہ سراجیہ میں ہے ص ۲۰۴ ج ۹۔

گویا ؎

اے رحمت تمام میری ہر خطا معاف
تیرے عفو کی امید پہ تھرا کے پی گیا

جَو وغیرہ کی تھوڑی سی شراب جائز ہے

۱۸۸ تا ۱۹۱ :۔ واما الاشربۃ المتخذۃ من الشعیر

او الذرۃ او التفاح او العسل اذا اشتد وھو مطبوخ او غیر

مطبوخ فانہ یجوز شربہ دون السکر عند ابی حنیفۃ

وابی یوسف رحمھما اللہ ص ۲۱۶ ج ۵۔

اور جو شرابیں کہ جَو وچینا وسیب وشہد سے بنائی جاتی ہیں جبکہ ان میں اشتداد
آجاوے خواہ وہ مطبوخ ہو یا غیر مطبوخ دیکھی، تو ان کا پینا اس قدر کہ نشہ نہ آوے
تو امام اعظمؒ وامام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے ص ۲۰۶ ج ۹۔

عرض :۔ جناب دالیہر بیچارے فخر ایشیا صاحب کا کیا گناہ تھا جس نے کہا تھا ؎
کیا جرم کیا ہم نے تھوڑی سی جو پی لی ہے ؛ ڈاکہ تو نہیں مارا چوری تو نہیں کی ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نشہ آجائے تب بھی حد نہیں

۱۹۲:۔ قال الفقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ لا یحد فیما لیس من اصل الخمر وهو التمر والعنب کما لا یحد من البنج ولبن الرماک وهکذا ذکر شمس الائمۃ السرخسی رحمہ اللہ ص۱۴۳ ج ۵

فقیہ ابو جعفر نے فرمایا کہ جو چیز اصل خمر یعنی تمر و انگور سے نہیں ہے اس میں حد نہ ماری جائے کی جیسا کہ بھنگ اور گدھیا کے دودھ سے نشہ ہو جانے میں حد نہیں ماری جاتی اور ایسا ہی شمس الائمہ سرخسی نے ذکر کیا ہے ص۲۰۶ ج ۹

عوض:۔ ناظرین با تمکین! ہم نے کمال صبر و ضبط کے ساتھ شراب کی روک تھام کے سلسلے میں فتاویٰ عالمگیری سے صفحہ وار بطور نمونہ مشتے از خروارے آپ کے سامنے صرف ستائیس ۲۷ فتاویٰ پیش کئے ہیں تاکہ ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ آپ خود فیصلہ کریں کہ یار لوگوں کی فرمائش اور مطالبہ کے مطابق اس فتاویٰ کے نفاذ کے بعد ہمارا نظریاتی اسلامی ملک بنے گا یا شرابستان کہلائے گا۔

بادہ عصیاں سے تر بتر ہے دامن شیخ کا !!
پھر بھی کہتے ہیں کہ اصلاح دو عالم ہم سے ہے

چوری کا بیان ص۱۷۱ عربی جلد ۲

اسلام کی نگاہوں میں چوری کس قدر ناقابل معافی جرم ہے اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ انسانی ہاتھ کی قیمت پچاس اونٹ ہے مگر جب کوئی چور اس قدر مہنگے ہاتھ سے تین درہم کی مالیت کی چوری کا مرتکب ہو جاتا ہے تو اسلام پوری بے نیازی کے ساتھ اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیتا ہے مگر فتاویٰ عالمگیری نہ جانے کیوں چوروں کی کچھ اس طرح وکالت کرتا ہے کہ حد کی سزا اگر کبھی ہو تو بمشکل ہی نافذ کی جا سکتی ہے الا یہ کہ چور خود ہی چوری کا اقرار کرے تاہم اس کے اقرار پر بھی کچھ ایسی شرطیں عائد کر دی گئی ہیں کہ چوری کی حد کے نفاذ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی :۔ اعتبار نہ ہو تو ملاحظہ فرمائیے:۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چوری کے اقرار سے منحرف کرنا مستحب ہے

۱۹۳:۔ ویستحب للامام ان یلقن حتی لا یقر بالسرقۃ

کذا فی الظہیرۃ ص۱۷۱ ج ۲

اگر کوئی چور مجرم ہونے کا اقرار کرے تو مسلمان حاکم کے لئے مستحب ہے کہ وہ اسے ایسی ترغیب دے کہ وہ چوری کا اعتراف ہی نہ کرے۔

حاکم منحرف ہونے کا مشورہ دے

۱۹۴:۔ وینبغی ان یلقن المقر الرجوع احتیالا للدرء ص۱۷۱ ج ۲

اگر کوئی چور چوری کا اقرار کرے تو مسلمان حاکم کا فرض ہوگا کہ وہ اسے اپنے اعتراف سے منحرف ہو جانے کی ترغیب دے تاکہ وہ حد کی سزا سے بچ جائے۔

اقرار کے بعد بھاگ جائے تعاقب ختم

۱۹۵:۔ واذا اقر بالسرقۃ ثم ہرب لا یتبع ص۱۷۲ ج ۲۔

اگر چور اعتراف جرم کے بعد عدالت یا حد کی جگہ سے بھاگ جائے تو اس کا پیچھا نہیں کیا جائے گا۔

مسئلہ:۔ عن عبد اللہ ابن عمر قال قطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ید السارق فی مجنۃ ثمنہ ثلاثۃ دراھم صحیح بخاری ص۱۰۰۳ ج ۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ تین درہم کی ڈھال میں کاٹا تھا۔ مگر فتاوی عالمگیری میں ہے

۱۹۶:۔ اقل النصاب فی السرقۃ عشرۃ دراھم ص۱۷۱ ج ۲۔

سرقہ (چوری) کا کم سے کم نصاب دس درہم ہے۔ ص۳۸۷ ج ۲۔

اگر چور لڑائی کر کے مال چھینے تو حد نہیں

۱۹۷:۔ اما لو کابرہ نھارا بان نقب البیت علی سبیل الخفیۃ ودخل البیت ثم اخذ المال مکابرۃ و مغالبۃ لا یقطع کذا فی محیط السرخسی ص۱۸۱ ج ۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اور اگر دن میں اس (چور) نے مالک سے مقابلہ (لڑائی) کیا مثلاً مکان میں نقب لگا

www.KitaboSunnat.com

نقب لگائی اور گھر میں داخل ہو گیا پھر مال کو مالک سے بطور مقاتلہ و مغالبہ لیا تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا یہ محیط سرخسی میں ہے ص ۳۰۶ ج ۲۔

دو مختلف گھروں سے چوری پر حد معاف

۱۹۸:۔ فلوسرق نصاباً من منزلین مختلفین فلا قطع ص ۱۷۱ ج ۲

چنانچہ اگر دو منزل مختلف سے ملا کر ایک شخص نے پورا نصاب چرالیا یعنی مثلاً ہر ایک گھر سے پانچ پانچ درہم کھرے چرائے تو اس میں قطع نہیں (یعنی ہاتھ نہ کاٹا جائے گا) ص ۴۹۸ ج ۲

اگر چوروں کے ساتھ بچہ وغیرہ ہو تو حد معاف

۱۹۹ تا ۲۰۲:۔ ولو کان فیہم صغیراً و مجنون ۲۰۰ او معتوہ ۲۰۱ او ذو رحم ۲۰۲ من المسروق منہ لم یقطع احد ص ۱۷۱ ج ۲۔

اگر ان چوروں میں کوئی صغیر یا مجنوں یا معتوہ یا جس کا مال چرایا ہے اس کا رشتہ دار ہو تو کسی کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ یہ نہر الفائق میں ہے ص ۴۹۹ ج ۲۔

چوری کہہ مکرنیوں پر حد کی چھوٹ

۲۰۳:۔ ولو اقر فقال سرقت من ھذا مائۃ درھم ثم قال وھمت انما سرقت من الآخر لم یقطع لواحد منہما ص ۱۷۲ ج ۲۔

اگر چور نے اقرار کیا کہ میں اس سے سو درہم اس کے چرائے پھر کہا کہ مجھے وہم ہوا بلکہ میں نے فلاں شخص کے سو درہم چرائے ہیں تو ان دونوں میں سے کسی کے واسطے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ص ۴۹۹ ج ۲۔

چوری موجود چور موجود تب بھی حد کی چھوٹ

۲۰۴:۔ فی القدوری اذا اقر بسرقۃ فقال سرقت ھذہ الدراھم ولا ادری لمن ھی او قال لا اعرف صاحبہا لم یقطع۔ ص ۱۷۱ ج ۲۔

اگر کسی نے اقرار کیا کہ میں نے دراہم چرائے ہیں اور یہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کس کے ہیں تو کسی کا واسطے کاٹا جائے گا ص ۴۹۹ ج ۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اگر کواڑ دروازے سے لگے ہوں تو حد نہیں

۲۰۵:۔ وان کانت مرکبۃ علی الباب لا یقطع فیھا

اگر کواڑ دروازے کے ساتھ لگے ہوں تو ان کے سرقہ میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ص۲۹ ج ۲

وضاحت:۔ یعنی دروازے سے تختے اتار کر چوری لے جانے والے چور پر حد نہیں ہوگی۔ گو تختے ہزاروں روپوں کے ہوں۔ چھوٹ ہو تو ایسی ہو؟

ہزار روپے کے غلاف پر چوری کی حد معاف

۲۰۶:۔ ولا قطع فی سرقۃ المصحف

وان کان علیہ حلیۃ تساوی الف درھم ص۲۱ ج ۲۔

اور مصحف کے چرانے میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اگرچہ اس پر ہزار درہم کا حلیہ چڑھا ہوا ہو ص۲۱ ج ۲

وکالت کا عجیب نمونہ

۲۰۷، ۲۰۸:۔ اذا وقعت السرقۃ علی شیئین احدھما مما یجب القطع فیہ والآخر مما لا یجب فیہ

الاصل ان ما ھو المقصود بالسرقۃ اذا کان مما یجب فیہ القطع وبلغ نصابا یقطع بالاجماع وان کان ما ھو المقصود بالسرقۃ مما لا قطع فیہ لا یقطع وان کان معہ غیرہ مما یقطع فیہ وبلغ نصابا وھذا قول ابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ کذا فی المحیط ص۱۸۱ ج ۲۔

اگر چوری ایسی دو چیزوں کی واقع ہوئی جن میں سے ایک ایسی ہے کہ اس کے چرانے سے ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور دوسری ایسی ہے کہ اس کے چرانے سے ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تو اصل یہ ہے کہ جو چیز مقصود بدزدی ہے اگر ایسی ہو کہ اس کے چرانے میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور وہ نصاب کو پہنچی ہو تو بالاجماع ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور اگر مقصود بدزدی دوسری چیز ہو کہ جس کے چرانے سے ہاتھ نہیں کاٹا جاتا ہے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگرچہ اس کے ساتھ ایسی چیز بھی ہو جس کے سبب سے ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور وہ پورے نصاب تک پہنچی ہو۔ یہ امام اعظم اور امام محمد کا قول ہے ص۱۸۱ ج ۲۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۰۹ تا ۲۱۱ :- ولو سرق اناء فضة قيمته مائة وفيه نبيذ او طعام لا يبقى او لبن لا يقطع ص۱۷۱ ج ۲۔

اور اگر چاندی کا برتن چرایا جس کی قیمت سو درہم ہے اور اس میں نبیذ یا طعام ہے جو باقی نہیں رہ سکتا ہے یا دودھ ہے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ص۴۰۲ ج ۲

بچے چرانے والوں سے ہمدردی

۲۱۲:- ولا قطع على سارق الصبي الحر وان كان عليه حلية وهذا قولهما رحمهما الله تعالى

اور اگر طفل آزاد کو چرایا تو ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اگرچہ طفل مذکور پر زیور ہو اور یہ امام اعظم اور امام محمد کا قول ہے ص۴۰۴ ج ۲۔

۲۱۳:- اما اذا يتكلم و يمشي فلا قطع على سارقه بالاجماع وان كان عليه حلية كثيرة ص۱۷۱ ج ۲۔

اگر بولتا و چلتا ہو تو بالاجماع اس کے چرانے والے پر ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اگرچہ اس پر کثرت سے زیور ہو ص۴۰۴ ج ۲۔

کتاب السیر

عقیدہ :- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا مباح الدم یعنی گردن زدنی ہے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بیان ہے کہ ایک یہودن عورت رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتی تھی، ایک صحابی نے غیرت کھا کر گلا دبا کر اسے ہلاک کر دیا جب آپ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا تھا۔ مگر فتاویٰ عالمگیری میں ہے

عشق رسول کا شاندار مظاہرہ

۲۱۴ تا ۲۱۷ :- من امتنع عن اداء الجزية او قتل مسلما او زنى بمسلمة او سب النبي صلى الله عليه وسلم لم ينتقض عهده ص۲۵۲ ج ۲۔

اگر ذمیوں میں سے کسی نے ادائے جزیہ سے انکار کیا یا کسی مسلمان کو قتل کیا یا کسی مسلمان عورت سے زنا کیا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدگوئی (گالی) سے یاد کیا تو ایسے ذمی کا عہد ذمہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں ٹوٹے گا صفحہ ۵۶۶ ج ۲۔

عرض: کب ٹوٹے گا؟ فتاویٰ عالمگیری کے مطابق اگر یہی مقام رسالت ہے تو توہین رسالت کیا ہوگی؟ یہ ہے فتاویٰ عالمگیری کی جامعیت جو شاتم رسول کو بھی تحفظ دے رہا ہے ؎

بلبل ہمہ تن خون شد و گل شد ہمہ تن چاک
اے وائے بہارے اگر ایں است بہارے

حضرت عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کی گستاخی

۲۱۸:۔ ولو قال عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم لم یکونوا اصحاباً لا یکفر صفحہ ۲۶۴ ج ۲ اگر کوئی شخص حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی کے صحابی رسول ہونے کا انکار کرے تو اسے کافر نہ کہا جائے گا۔

؎

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذر و دلق اویس و چادر زہرا۔

وقف کی بیع جائز

مسئلہ:۔ وقف کردہ چیز نہ واپس لی جا سکتی ہے اور نہ اسے بیچا جا سکتا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔ لا یباع اصلها ولا یوهب ولا یورث رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح واخرجه البخاری ومسلم وابوداود والنسائی وابن ماجة۔ تحفة الاحوذی صفحہ ۲۹۷ و صفحہ ۲۹۸ ج ۲۔

کہ وقف کو نہ بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ اس میں وراثت چلتی ہے۔

مگر فتاویٰ میں ہے ۲۱۹:۔ فلا یکون لازما وله ان یرجع و یبیع کذا فی المضمرات صفحہ ۳۵۰ ج ۲ کتاب الوقف الباب الاول فی تعریفه۔

پس اس سے لازم نہ ہوگا کہ اس (وقف کردہ چیز) سے رجوع نہ کر سکے بلکہ وقف کنندہ کو اختیار ہوگا کہ وقف سے رجوع کرے اور اس مال کو فروخت کر دے یہ مضمرات میں ہے صفحہ ۳۶ ج ۲

کتاب البیوع

مسئلہ: گھوڑا حلال جانور ہے اس کا خریدنا اور فروخت کرنا بلا شبہ جائز ہے۔ الخیل فی نواصیها الخیر الی یوم القیامة ... بخاری صفحہ ۳۹۹

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہونہار گھوڑے کی بیع منع ہے

۲۲۰:۔ بیع فرس عاند لا یجوز اذا کان لا یمکن اخذہ الا بحیلة کذا فی السراجیة ۱۸۶ ج ۶

باب ۹ فصل ۴۔ اگر کوئی ہونہار گھوڑا ایسا بدکتا ہو کہ بدوں حیلہ کے اس کو پکڑنا ممکن نہ ہو تو اس کی بیع ناجائز ہے ص۱۵۲ ج ۴۔

سانپوں کی بیع جائز ہے

۲۲۱:۔ یجوز بیع الحیات اذا کان ینتفع بھا فی الادویة ص۱۱۴ ج ۳۔

نوازل نامی کتاب میں لکھا ہے کہ سانپ اگر دوا میں کام آویں تو ان کی بیع جائز ہے ص۱۵۲ ج ۴

۲۲۲:۔ مسئلہ:۔ کتے کی بیع جائز نہیں۔ عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن صحیح بخاری و صحیح مسلم و مشکوٰۃ ص۲۴۱

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کے معاوضہ (قبول کرنے سے) سے منع فرمایا ہے مگر فتاوی میں ہے

کتے کی بیع جائز ہے

۲۲۳:۔ بیع الکلب المعلم عندنا جائز ص۱۱۴ ج ۳۔

سیکھے ہوئے کتے کی بیع ہمارے نزدیک جائز ہے ص۱۵۱ ج ۴

بلیوں کی بیع جائز ہے

۲۲۴ تا ۲۲۶:۔ وکذالک بیع السنور وسباع الوحش والطیر جائز عندنا معلما کان اولم یکن کذا فی فتاوی قاضی خان ص۱۱۴ ج ۳۔

اسی طرح بلی اور وحشی درندہ جانوروں اور پرندوں شکاری کی بیع ہمارے نزدیک جائز ہے خواہ وہ سیکھے ہوئے ہوں یا نہ ہوں ص۱۵۱ ج ۴۔

بندروں کی بیع جائز ہے

۲۲۷:۔ وفی بیع القردة روایتان عن ابی حنیفة رحمہ اللہ تعالی وفی روایة یجوز وھو المختار ص۱۱۴ ج ۳۔

بندر کے بیچنے میں امام اعظم سے دو روایتیں آئی ہیں ایک روایت میں ہے کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جائز ہے اور یہی مختار ہے یہ محیط سرخسی میں ہے ص۴۵۱ ج ۴۔

خنزیر کے سوا تمام درندوں کی بیع جائز

۲۲۸:۔ یجوز بیع جمیع الحیوانات سوی الخنزیر ھو المختار کذا فی جوھر الاخلاطی ص۱۱۴ ج ۳۔

سوائے سور کے تمام حیوانات کی بیع جائز ہے اور یہی مختار ہے ص۴۵۱ و ص۴۵۲ ج ۴

شراب کی خرید و فروخت جائز ہے

۲۲۹:۔ لو وکل المسلم ذمیا لبیع الخمر او شرائہ جاز فی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ص۱۱۵ ج ۳۔

اگر کسی مسلمان نے کسی ذمی کو شراب کے بیچنے یا خریدنے کے واسطے وکیل کیا تو امام اعظمؒ کے نزدیک جائز ہے ص۴۵۳ ج ۴

کتے کا گوشت بیچنا جائز ہے

۲۳۰:۔ فی فتاویٰ اھل سمرقند اذا ذبح کلبہ وباع لحمہ جاز ص۱۱۵ ج ۳۔

فتاویٰ اہل سمرقند میں لکھا ہے اگر کسی نے اپنا کتا ذبح کرکے اس کا گوشت فروخت کیا تو جائز ہے ص۴۵۳ ج ۴۔

خنزیر کے سوا تمام جنگلی درندوں کا گوشت

۲۳۱:۔ یجوز بیع لحوم السباع والحمر المذبوحۃ فی الروایۃ الصحیحۃ ص۱۱۵ ج ۳۔

خنزیر کے سوا باقی درندوں (گیدڑ، بندر، لومڑ، ریچھ وغیرہ) کا گوشت اور ذبح کئے ہوئے گدھوں کا گوشت فروخت کرنا صحیح روایت کے موافق جائز ہے ص۴۵۴ ج ۴

قضاء کا بیان

مسئلہ:۔ جھوٹی گواہی پر قاضی کا فیصلہ باطن میں نافذ نہیں ہوتا چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے:۔ عن ام سلمۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قال انما انا بشر وانکم تختصمون الیّ ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علیٰ نحو ما اسمع منہ فمن قضیت لہ بشیٔ من حق اخیہ فلا یأخذنہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار مشکوٰۃ ص ۳۲۶

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں ایک انسان ہوں اور تم جب اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو تو یہ ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی دوسرے کی بہ نسبت دلیل و حجت پیش کرنے میں چرب لسان ہو اور میں اس کی بات سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں یعنی دوسرے بھائی کے حق میں سے اس کے لئے کچھ دینے کا فیصلہ کر دوں تو وہ اپنے بھائی کے اس حق کو ہرگز قبول نہ کرے کیونکہ میں ایسی صورت میں دراصل اس کے لئے دوزخ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوتا ہوں۔ مگر بقول فتاویٰ عالمگیری۔

قاضی کا فیصلہ باطن میں نافذ ہے

۲۲۲ رجل ادعیٰ علی امرأۃ نکاحا وھی تجحد واقام علیھا شاھدی زور وقضی القاضی بالنکاح بینھما حل للرجل وطؤھا وحل للمرأۃ التمکین منہ عند ابی حنیفۃ وابی یوسف الاولیٰ ص ۳۵۰ وص ۳۵۱ ج ۳ باب ۱۷

ایک شخص نے ایک عورت پر نکاح کا دعویٰ کیا اور عورت انکار کرتی ہے اور اس شخص نے دو جھوٹے گواہ پیش کئے اور قاضی (جج) نے فیصلہ کر دیا تو امام اعظم اور امام ابو یوسف کے پہلے قول کے موافق اس مرد کو اس (عورت) کے ساتھ وطی کرنا حلال اور عورت کو جائز ہے کہ اس کو اپنے اوپر قابو دے دے۔ ص ۱۶۸ ج ۵۔

جھوٹی شہادت پر طلاق

۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ :- امرأۃ ادعت علی زوجھا انہ طلقھا واقامت علیٰ ذالک شھود زور وقضی القاضی بالفرقۃ بینھما وتزوجت بزوج آخر بعدما انقضاء العدۃ فعلی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ وقول ابی یوسف الاول یحل للزوج الاول وطؤھا ظاھرا و باطنا ویحل للزوج الثانی وطؤھا ظاھرا وباطنا علم بحقیقۃ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الحال ان الزوج الاول لم يطلقها بان كان الزوج الثانی احد الشاهدين اولم يعلم بحقيقة الحال بان كان الزوج الثانی اجنبيا ص ۱۶ ج ۵

ایک عورت نے اپنے شوہر پر تین طلاق کا دعویٰ کیا اور اس پر جھوٹے گواہ قائم کئے اور قاضی نے دونوں میں جدائی کا حکم دے دیا۔ پھر عدت گزرنے کے بعد اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کیا تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور پہلے قول امام ابو یوسف کے موافق پہلے شوہر کو اس کے ساتھ وطی کرنا ظاہراً و باطناً حلال نہیں اور دوسرے شوہر کو ظاہر باطن اس سے وطی کرنا حلال ہے خواہ اس کو یہ حال معلوم ہو کہ پہلے شوہر نے اس کو طلاق نہیں دی مثلاً دوسرا شوہر ان دونوں گواہوں میں سے ایک گواہ ہو یا اس کو یہ بات نہ معلوم ہو مثلاً یہ شوہر دوسرا اجنبی شخص ہو ص ۱۶ ج ۵

عرض :۔ بتائیے فتاویٰ عالمگیری کے نفاذ کے بعد کوئی گھر آباد رہ سکے گا؟ اور کیا کوئی خوبصورت عورت اپنی عصمت بچا سکے گی؟

کتابُ الاضحیۃ

مسافر اپنی قربانی فروخت کرسکتا ہے

۲۳۶:۔ فان اشتری شاۃً للاضحیۃ ثم سافر ذکر فی المنتقی لہ ان یبیع ولا یضحی بہا وکذا اروی عن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ ان یبیعها ص ۲۹۲ ج ۵۔

اگر قربانی کے واسطے بکری خریدی پھر سفر کیا تو منتقی میں مذکور ہے کہ اس کو اختیار ہے کہ یہ بکری فروخت کردے قربانی نہ کرے اور ایسا ہی امام محمد سے مروی ہے کہ وہ اس کو فروخت کردے ص ۵۱۸ ج ۸۔

قربانی کے گوشت کے عوض اناج

۲۳۷:۔ ولو اشتری بلحمها حبوبا جاز ص ۳۰۱ ج ۵

اگر اس (قربانی) کے گوشت کے عوض حبوب اناج خریدا تو جائز ہے ص ۵۲۸ ج ۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے گوشت کے عوض دوسرا گوشت:

۲۳۸:- ولو اشتری بلحمها لحماجاز ص۳۰۱ ج ۵

اگر اس (قربانی) کے گوشت کے عوض گوشت خریدا تو جائز ہے ص۵۴ ج ۸

کتاب الذبائح:

بھڑوں کے بچوں سے ناشتہ:

۲۳۹:- اکل دود الزنبور قبل ان ینفخ فیه الحیاة لاباس به ص۲۹۰ ج ۵

دود زنبور (یعنی بھڑ کے بچے) میں جب تک جان اس میں نہ ڈالی جاوے تب تک اس کے کھانے میں کچھ ڈر نہیں ص۱۳۵ ج ۸۔

سبحان اللہ:- کیا کہنے. کیسا زود ہضم ناشتہ ہے اور وہ بھی مفت اور مفت را چہ باید گفت

چمگادڑ کی یخنی:

۲۴۰:- اما الخفاش فقد ذکر فی بعض المواضع انه یوکل ص۲۹۰ ج ۵

چمگادڑ کے حق میں بعض جگہ مذکور ہے کہ اس کا کھانا روا ہے ص۱۳۵ ج ۸۔

الو کھائیں! جائز ہے:

۲۴۱:- والبوم یوکل ص۲۹۰ ج ۵۔

اور بوم (الو) کھانا جائز ہے ص۱۳۵ ج ۸۔

کوا کھائیں! جائز ہے:

۲۴۲:- وان کان الغراب بحیث یخلط فیاکل الجیف تارة والحب اخری فقد روی عن ابی یوسف انه یکره وعن ابی حنیفة رحمه الله انه لاباس باکله وهو الصحیح علی قیاس الدجاجة ص۲۹۰ ج ۵۔

مگر کوا کھانے کو مخلوط کرتا ہو کہ کبھی نجاست کھاتا ہو اور کبھی دانہ چنتا ہو تو امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ وہ مکروہ ہے اور امام اعظم سے مروی ہے کہ اس کے کھانے میں کچھ ڈر نہیں اور مرغی کے قیاس پر یہی صحیح ہے ص۱۳۵ ج ۸۔

فائدہ: مولفین کرام نے اپنے ان فتاویٰ پر خود کبھی عمل کیا تھا یا نہیں۔ اس کا صحیح علم تو بہر حال اللہ تعالیٰ ہی کو ہے تاہم پاکستان کے اصلی حنفی علماء کا ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گا ہے ان فتاویٰ کا سہارا لیکر کوّوں کے گوشت کا لطف اڑا لیتے ہیں نوائے وقت لاہور کے حوالہ سے ایک واقعہ بطور ثبوت پیش خدمت ہے پڑھئے اور داد دیجئے۔

سلاں والی: (محمد اکبر نامہ نگار) یہاں متعدد حنفی علمأ کرام نے کوّے کے گوشت کو حلال قرار دیا ہے اور اپنے فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے کوّوں کے گوشت سے اپنے کام و دھن کی تواضع بھی کی یہ علمأ کرام مدرسہ جامعہ حنفیہ میں جمع تھے جن میں سرگودھا کے حکیم شریف الدین، قاری فتح محمد کراچی والے، قاری محمد صدیق جھنگ والے اور حافظ محمد ادریس "سلاں والی" شامل تھے ان علمأ کا متفقہ فیصلہ تھا کہ کوّے کا گوشت حلال ہے اور کوے کا ذبیحہ کھانے میں کوئی حرج نہیں انہوں نے اپنے اس فتویٰ پر اس طرح عمل کیا کہ کوّے کے گوشت کی ایک دعوت میں اس سے لطف اندوز ہوئے نوائے وقت لاہور صفحہ ۲ مجریہ ۷ اگست ۱۹۷۶ء لہذا

ع دب کے پھاہ تے رج کے کھا حنفیا دیں دیا

اب بھڑوں کے بچوں کی چٹنی کے ساتھ اُلوؤں اور چمگادڑوں کے گوشت کی دعوت کا اہتمام بھی خارج از امکان نہیں کہ

ع شہرت کے یہ حریص ہیں عزت سے نہیں کام بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا

کتاب الکراھیۃ باب ۱۱

مری ہوئی مرغی کا انڈا

۲۲۳:۔ البیضۃ اذا خرجت من دجاجۃ میتۃ اُکلت ص ۳۳۹ ج ۵۔

مری ہوئی مردار مرغی کے پیٹ سے اگر انڈا نکلا تو کھایا جا سکتا ہے شرح ۹۶

مردار بکری کا دودھ پینا جائز

۲۲۴:۔ وکذا اللبن الخارج من ضرع الشاۃ المیتۃ کذا فی السراجیۃ ص ۳۳۹ ج ۵

اسی طرح اگر مردار بکری کے تھنوں سے دودھ برآمد ہوا تو پیا جا سکتا ہے یہ سراجیہ میں ہے

شراب والا شوربا کھانا جائز

۲۲۵:۔ امرأۃ تطبخ القدر فدخل زوجھا بقدح من الخمر فصب فی القدر فصبت المرأۃ فی القدر خلا حتی صارت المرقۃ فی الحموضۃ کالخل لا باس بہ ص ۳۳۹ ج ۵

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک عورت ہانڈی پکاتی ہے کہ اتنے میں اس کا شوہر ہاتھ میں ایک شراب کا پیالہ لے آیا اور شراب کو ہانڈی میں ڈال دیا پھر عورت نے ہانڈی میں سرکہ ڈال دیا یہاں تک کہ شوربے میں سرکہ کی مانند کھٹائی ہوگئی تو اس کے کھانے میں کچھ ڈر نہیں ص۶۷ ج ۹۔ کھائیں ضرور کھائیں۔ کیونکہ اسراف جائز نہیں ہے ؎ یہ عقل جو مہ و پرویں کا کھیلتی ہے شکار

شریک شورش پنہاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

علاج معالجہ باب ۱

مسئلہ :۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گو علاج معالجہ کی اجازت دی ہے تاہم آپؐ نے حرام چیزوں سے علاج منع فرمایا ہے چنانچہ حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا

لا تداووا بحرام رواہ ابو داؤد مشکوٰۃ ص۳۸۸ ج ۲ فصل ثانی

کہ حرام چیزوں کے ساتھ علاج مت کرو

www.KitaboSunnat.com

عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث۔ رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ مشکوٰۃ ص۳۸۸ ج ۲ فصل ثانی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام دواؤں سے منع فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں علاج زیادہ سے زیادہ مستحب ہے فرض نہیں اور نہ کوئی علاج یقینی شفا کا ضامن ہو سکتا ہے اب فتاویٰ عالمگیری کی لن ترانیاں ملاحظہ فرمادیں۔

کتے کی ہڈی سے علاج جائز

۲۴۶ :۔ اما عظم الکلب فیجوز التداوی بہ ھکذا قال مشائخنا ص۳۵۴ ج ۵۔

کتے کی ہڈی سے دوا کرنا جائز ہے ایسا ہی ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے ص۹۶ ج ۹

سور کے بال قابل استعمال ہیں

۲۴۷ :۔ وقال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ولا ینتفع من الخنزیر بجلدہ ولا غیرہ الا الشعر للاساکفۃ ..... وقول ابی حنیفۃ اظھر کذا فی المحیط ص۳۵۴ جلد ۵

اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ سور کی کھال وغیرہ کسی چیز سے انتفاع نہیں جائز ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیکن سور کے بالوں سے موزہ دوز (موچی) کو انتفاع لینا جائز ہے ص۹۱ ج ۹۔

شراب سے علاج جائز ہے

۲۲۸:- ولو ان مریضا اشار الیہ الطبیب بشرب الخمر روی عن جماعة من ائمة بلخ ینظر ان کان یعلم یقینا انہ یصح حل لہ التناول ص۳۵۵ ج ۵

اگر کسی مریض سے طبیب نے شراب پینے کے علاج کو کہا تو ایک جماعت ائمہ بلخ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ دیکھے کہ اگر وہ یقیناً جانتا ہے کہ اچھا ہو جاوے گا تو اس کو شراب پی لینا حلال ہو گا ص۹۵ ج ۹۔

خون، پیشاب اور مردار سے علاج جائز ہے

۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱:- یجوز للعلیل شرب الدم والبول واکل المیتة للتداوی ص۳۵۵ ج ۵۔

اگر بیمار کو کسی مسلمان طبیب نے خبر دی کہ تیری شفاء خون یا پیشاب پینے یا مردار کھانے میں ہے اور اس نے مباح چیزوں میں سے اس کے قائمقام کوئی چیز نہ پائی تو اس کو پینا کھانا جائز ہے ص۹۵ ج ۹۔

عرض:- تو بیچارے مرارجی ڈیسائی کا کیا گناہ ہے جو روزانہ اپنا پیشاب پیتا ہے؟

الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح وقراءة القرآن ص۲۱۵ ج ۵

حلوائی کی دکان پر نانی جی کی فاتحہ

۲۵۲:- لو اکل شیئاً غصبہ من انسان فقال الحمد للہ قال الشیخ (الامام) اسماعیل الزاهدی لاباس بہ ص۲۱۵ ج ۵۔

اگر کسی شخص نے غصب کی ہوئی چیز کھائی پس کہا الحمد للہ تو شیخ امام اسماعیل نے فرمایا کہ اس میں کچھ ڈر نہیں ص۱۹ ج ۹۔

زہد کے نمونے

۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵ حارس یقول لا الٰہ الا اللہ او یقول صلی اللہ علی محمد [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بخلاف العالم اذا قال فی المجلس صلوا علی النبی ص۳۱۵ ج ۵۔

ایک چوکیدار لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو گنہگار ہوگا کہ وہ اس کے دام لیتا ہے۔ بخلاف عالم کے اگر اس نے مجلس میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اس کو ثواب ہوگا ص۱۹ ج ۹۔

قرآن مجید کی تعظیم کے نمونے

۲۵۶:۔ قراۃ القرآن فی الحمام علی وجہین ان رفع صوتہ یکرہ وان لم یرفع لا یکرہ وھو المختار ص۳۱۶ ج ۵۔

حمام میں قرآن مجید پڑھنا دو طرح پر ہے اگر اس نے آواز سے پڑھا تو مکروہ ہے۔ اور اگر آواز سے نہ پڑھا تو مکروہ نہیں اور یہی مختار ہے ص۲۱ ج ۹۔

ٹٹی خانہ میں حرفاً حرفاً قرآن پڑھنا جائز

۲۵۷:۔ لا یقرأ القرآن فی المخرج والمغتسل والحمام الا حرفا حرفا ص۳۱۶ ج ۵۔

پیخانہ و غسلخانہ و حمام میں قرآن مجید نہ پڑھے لیکن اگر ایک ایک حرف توڑ توڑ کر پڑھے تو پڑھ سکتا ہے ص۲۱ ج ۹

طواف میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے

۲۵۸:۔ تکرہ قرأۃ القرآن فی الطواف کذا فی الملتقط ص۳۱۶ ج ۵۔

طواف کی حالت میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے ص۲۱ ج ۹ ہاں بالکل ٹھیک مگر ٹٹی خانہ میں جائز؟

۔ من کان ھذا القدر مبلغ علمہ فلیستتر بالصمت والکتمان

جنبی دعا کے طور فاتحہ پڑھ سکتا ہے:

۲۵۹:۔ فی العیون الجنب اذا قرأ الفاتحۃ علی سبیل الدعاء لا بأس بہ ص۳۱۶ ج ۵

عیون میں ہے کہ اگر کسی جنبی نے بطور دعا کے سورۃ فاتحہ پڑھی تو کچھ حرج نہیں ص۲۲ ج ۹۔

خون کے ساتھ قرآن مجید لکھنا جائز ہے

۲۶۰:۔ والذی رعف فلا یرقأ دمہ فاراد ان یکتب بدمہ علی جبھتہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شیاً من القرآن قال ابو بکر الاسکاف یجوز صہ ۳۵۶ ج ۵۔

اور جس شخص کی نکسیر پھوٹی اور اس کا خون بند نہیں ہوتا پس چاہا کہ اس کے خون سے اس کی پیشانی پر کوئی آیت قرآنی لکھے تو شیخ ابو بکر اسکاف نے فرمایا کہ جائز ہے صہ ۹۹ ج ۹

مردار کی کھال پر قرآن لکھنا جائز ہے

۲۶۱:۔ وکذا لو کتب علی جلد میتة اذا کان فیه شفاء کذا فی خزانة المفتین صہ ۳۵۶ ج ۵۔

اسی طرح اگر مردار کی کھال پر لکھے تو بھی یہی (جواز کا) حکم دیا ہے بشرطیکہ اس میں شفاء ہو صہ ۹۹ ج ۹

عرض:۔ شفا کا یقین کیونکر ہوگا؟

فائدہ:۔ پیشاب کے ساتھ بھی قرآن لکھنا جائز ہے و بالبول ایضا ان علم فیه شفاء لاباس به شامی صہ ۱۴۷ ج ۱۔ مصری طبع باب فی التداوی بالمحرم اور فتاوی قاضی خان صہ ۴۰۴ ج ۳۔ حاشیہ عالمگیری اور تیسری سطر

کتاب الجنایات دوسرا باب قصاص کے بیان میں صہ ۳ ج ۶

مسئلہ:۔ مسلمان کو کافر کے قصاص میں قتل کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ حضرت علی سے مروی ہے الا یقتل مسلم بکافر صحیح بخاری باب لا یقتل المسلم بالکافر صہ ۱۰۲۱ ج ۲۔

مگر فتاوی میں ہے

۲۶۲:۔ یقتل المسلم بالذمی صہ ۳ ج ۶

ذمی کے قصاص میں مسلمان قتل کیا جائے گا صہ ۳۳ ج ۹۔

عرض:۔ کیا یہ حدیث کے انکار کے ساتھ ساتھ مسلمان کی توہین نہیں؟

گلا دبا کر مارنے والے پر قصاص نہیں

۲۶۳:۔ ولو خنق رجلاً لا یقتل صہ ۵ ج ۶

اگر کسی شخص کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا تو قصاص میں قتل نہ کیا جائے گا صہ ۳۳ ج ۹۔

گلا گھونٹ کر مارنے والے کی توبہ قبول

۲۶۴:۔ فان تاب من ذالك ان تاب قبل ان یقع فی ید

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الامام نقبل توبته' ص ج ۶

پھر اگر اس (گلا گھونٹ کر متعدد آدمیوں کو مارنے والے) نے اس فعل (گلا گھونٹنے) سے توبہ کر لی پس اگر امام کے قابو میں آنے سے پہلے توبہ کی تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی ۲۳۶ ج ۹

عرض :- قتل حقوق العباد میں سے نہیں ؟ جو توبہ قبول کی جا رہی ہے ؎

جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے :

بھوکا مار دینے والے کو قصاص کی چھوٹ

۲۶۵ :- لوان رجلا اخذ رجلا فقیدہ فحبسہ فی بیت حتی مات جوعا ..... الفتوی علی قول ابی حنیفۃ انہ لا شیئ علیہ ص ج ۶

اگر ایک شخص نے دوسرے کو پکڑ کر بیڑیاں ڈال کر ایک کوٹھڑی میں قید کیا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گیا (تو) امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قید کرنے والے پر کچھ نہ ہو گا اور اسی پر فتویٰ ہے ص ۲۳۹ ج ۹ ۔

درندے سے قتل کروانے والے پر قصاص نہیں

۲۶۶ :- وفی جنایات المنتقی قال ابو یوسف رحمہ اللہ قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ فی رجل قمط رجلا فطرحہ قدام سبع فقتلہ السبع لم یکن علی الذی فعل ذالک قود ولا دیۃ لکنہ یعزر ویضرب ویحبس حتی یتوب ص ج ۶ ۔

جنایات المنتقی میں ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام اعظم فرماتے تھے کہ اگر ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ایک درندے کے آگے ڈال دیا اور درندہ نے اس کو ہلاک کیا تو ایسا کرنے والے پر قصاص اور دیۃ کچھ نہ ہو گی لیکن اس کو سزا دی جائے گی اور مارا اور قید کیا جائے گا یہاں تک کہ توبہ کرے ص ۲۳۹ ج ۹ ۔

عرض :- تو کیا وہ سنگدل فوراً توبہ نہ کرے گا ؟

دشمن کو مارنے کی ایک اور تجویز

۲۶۷ :- لوان رجلا ادخل رجلا فی بیت وادخل معہ سبعا واغلق

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علیہما الباب فاخذ الرجل السبع فقتلہ لم یقتل بہ ولا شیٔ علیہ ص ج ۶

اگر کسی شخص نے دوسرے کو ایک کوٹھڑی میں داخل کیا اور اس کے ساتھ ایک درندہ جانور بھی داخل کیا اور کوٹھڑی کا دروازہ بند کر دیا پھر درندہ نے اس آدمی کو مار ڈالا تو بند کرنے والا قصاص میں قتل نہ کیا جائے گا اور اس پر کچھ واجب نہ ہوگا ص ۳۳۹ ج ۹۔ گویا کہ

خود ہی قاتل، خود ہی مخبر، خود ہی منصف ٹھہرے
اقربا مرے کریں خون کا دعویٰ کس پر

قصاص کی چھوٹ کے اور پانچ نمونے ۲۶۷ تا ۲۷۱:۔ ولا ید المرأۃ بید الرجل ولا ید الرجل بید المرأۃ ولا تقطع

ید الحر بید العبد ولا ید العبد بید الحر ولا ید العبد بید العبد۔

ص ج ۶۔ الباب الرابع فی القصاص فیما دون النفس۔

نہ عورت کا ہاتھ بعوض مرد کے ہاتھ کے اور نہ مرد کا ہاتھ بعوض عورت کے ہاتھ کے اور نہ آزاد کا ہاتھ بعوض غلام کے ہاتھ کے اور نہ غلام کا ہاتھ بعوض آزاد کے ہاتھ کے اور نہ غلام کا ہاتھ بعوض غلام کے ہاتھ کے قطع (کاٹا) کیا جائے گا ص ۳۴۰ ج ۹۔

دانت کے سوا کسی ہڈی میں قصاص نہیں ۲۷۲:۔ ولا قصاص فی العظم الا فی السن کذا فی الکافی ص ج ۶۔

ہڈی میں قصاص نہیں ہوتا سوائے دانتوں کے یہ کافی میں ہے ص ۳۴۵ ج ۹۔

زبان کاٹنے میں قصاص نہیں ۲۷۳:۔ ولا قصاص فی قطع اللسان عمدا سواء قطع البعض او الکل وھو المختار للفتوی ص ج ۶۔

زبان کاٹنے میں قصاص نہیں عمداً ہو یا نہ ہو خواہ کل کاٹی ہو یا تھوڑی اور یہی فتویٰ کے واسطے مختار ہے ص ۳۴۸ ج ۹۔

عرض:۔ قانون قصاص کے ان ۱۳ فتاویٰ کو بنگاہ امعان وبنظر غائر ایک بار پھر پڑھیں اور خود فیصلہ کریں کہ ان میں کمزور اور ناتواں مسلمانوں کی جانوں کی حفاظت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا جذبہ نمایاں ہے یا ان کے قیمتی خون سے ہولی کھیلنے کے داؤ پیچ اور ہتھکنڈے جھلک رہے ہیں

؎ خنجر ناز تو تنہا نہ مرا کشتہ و بس
یعلم اللہ کہ جہاں جملہ قتیل است و قتیل

نیز کیا ان کے نفاذ کے بعد ملک میں سلب و نہب قتل و غارت اور خونریزیوں پر بہار نہ آجائے گی؟ آپ کی رائے گرامی خواہ کچھ بھی ہو تاہم ہماری رائے یہ ہے کہ ان کے نفاذ کے بعد ولکم فی القصاص حیوٰۃ یآولی الالباب کے ساتھ نہ صرف ایک سنگین مذاق ہوگا بلکہ قتل و غارت اور خونریزیوں کو ایک طرح کا قانونی تحفظ بھی حاصل ہو جائے گا

؎ قریب ہے یار روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

کتاب الحیل یعنی حیلوں کا بیان ص۳۹۰ ج ۶

سورج سے پہلے سنتوں کا حیلہ

۲۷۵:۔ الاحسن ان یشرع فی السنۃ ثم یکبر مرۃ ثانیۃ للفریضہ فیخرج بھذا التکبیر عن السنۃ ویصیر شارعًا فی الفریضۃ ولا یصیر مفسدًا للعمل بل یصیر مجاوزًا عن عمل الی عمل کذا فی المحیط ص۳۹۰ ج ۶۔

احسن یہ ہے کہ سنت شروع کرے پھر دوبارہ فرض کے واسطے تکبیر کہے پس اس تکبیر سے سنت سے خارج ہو کر فریضہ نماز کا شروع کرنے والا ہو جائے گا اور عمل فاسد کرنے والا بھی نہ ہوگا بلکہ ایک عمل سے دوسرے عمل کی طرف تجاوز کرنے والا ہوگا ص۴۲۶ ج ۱۰

وضاحت:۔ اگر کوئی نمازی فجر کی سنتیں پڑھے بغیر جماعت کے ساتھ فرض پڑھے تو احناف کے مطابق اب وہ نمازی طلوع شمس سے پہلے فجر کی سنتیں نہیں پڑھ سکتا اگر پڑھے گا تو حنفی مذہب کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا لہٰذا حنفی مذہب کے بچاؤ کے پیش نظر یہ بہانہ گھڑا گیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ سے بچنے کے چار حیلے

۲۷۶ تا ۲۷۹ رجل لہٗ مأتا درہم اراد ان لاتلزمہ الزکوٰۃ فالحیلۃ لہٗ فی ذالک

ان یتصدق بدرہم قبل تمام الحول بیوم حتی یکون النصاب ناقصا فی آخر الحول او یھب ذالک الدرہم لابنہ الصغیر قبل تمام الحول بیوم او یھب الدراھم کلھا لابنہ الصغیر او یفرق الدراھم علی اولادہ فلا تجب الزکوٰۃ ص ۲۹۱ ج ۶۔

ایک شخص کے پاس اس کی ملک کے دو سو درہم ایسے شرائط کے ساتھ موجود ہیں کہ اس پر زکوٰۃ واجب لازم آتی ہے اور اس نے چاہا کہ مجھ پر زکوٰۃ لازم نہ آوے تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ سال پورا ہونے سے ایک روز پہلے ایک درہم صدقہ کر دے یا وہ درہم اپنے فرزند صغیر کو ہبہ کر دے یا اپنے سب درہم اپنے فرزند صغیر کو ہبہ کر دے یا اپنے بعض دراہم اپنی اولاد پر پھیلا دے

فائدہ: دروغ برگردن راوی حجۃ الاسلام امام ابو حامد غزالیؒ کے مطابق حضرت ابو یوسفؒ بذات خود ایسا کیا کرتے تھے۔ قد حکی ان ابا یوسف کان یھب مالہ لزوجتہ فی آخر الحول ویستوھب مالھا فحکی لابی حنیفۃ فقال ذالک من فقھہ اعاف السادۃ

المتقین بشرح اسرار احیاء العلوم ص ۱۵۶ ج ۱ طبع بیروت

یعنی امام ابو یوسف زکوٰۃ سے بچنے کے لئے سال پورا ہونے سے تھوڑا پہلے اپنی ساری دولت اپنی بیوی کو ہبہ کر دیتے تھے اور پھر بیوی پر سال پورا ہونے سے پہلے اپنے نام ہبہ کر والیتے جب کسی نے ان کے اس حیلہ کی ان کے استاذ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے شکایت کی تو انہوں نے فرمایا پھر کیا ہوا یہ تو ابو یوسف کی فقاہت کا کمال ہے؟

عرض: ان فقہی خود غرضیوں اور بخیلیوں کے نفاذ کے بعد بیوہ اور یتیم بچے اس نا دئی کی غریب پرور کا پر کیا ماتم نہ کریں گے؟

کٹے اکھوں تم اس پیار میں بھی آپنچے ہم پر۔ خدانخواستہ اگر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے!

پیمبر پر بہتان

قلم شرم سے پانی پانی ہے اور ہم یہ سانحہ کیونکر لکھیں کہ بزعم خویش دربار رسالت سے احناف نے حیلہ سازی کی اجازت بھی حاصل کر رکھی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"شیخ زین الملۃ والدین ابوبکر نابادی رحمۃ اللہ سے حکایت کی گئی ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ عالم شافعی مذہب نے سید عالم فخر آدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں امام ابو یوسف پر طعن کیا کہ ابو یوسف نے حیلہ اسقاط زکوٰۃ کو جائز رکھا ہے تو حضرت افضل البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ابو یوسف نے جائز رکھا وہ حق یا صدق ہے۔ ھکذا ذکر القھستانی واللہ اعلم ص۲۲۷ ج ۱۰ فتاویٰ ھندیہ"

عرض:۔ ایسے غیر متوازن فتاویٰ کے نفاذ کے نتیجے ہیں باد صرصر کے جو جھکڑ چلیں گے مقام رسالت اور ناموس نبوت کی نازک مگر معصوم پنکھڑیاں ان سے جھلس کر نہ رہ جائیں گی؟

مخلصانہ مشورہ:۔

گر نہیں ہے جستجوئے حق کا تجھ میں ذوق شوق — امتی کہلا کے پیمبر کو تو رسوا نہ کر!
ہے فقط توحید و سنت امن و راحت کا طریق — فتنہ و جنگ و جدل تقلید سے پیدا نہ کر

زکوٰۃ کے ذریعے قرض کی وصولی کا حیلہ

۲۸۰:۔ رجل له على فقير مال واراد ان يتصدق بماله على غريمه ويحتسب به عن زكوٰة ماله .... ومشائخنا المتقدمون يستعملون هذه الحيلة مع غرمائهم المفاليس وكانوا لا يرون به بأسا ص۳۹۱ ج ۶

ایک شخص کا کچھ مال ایک فقیر پر آتا ہے پس قرض خواہ نے چاہا کہ جس قدر اس پر آتا ہے اسی قدر اپنے مال زکوٰۃ میں سے اس کو دیا تصور کر کے اپنی زکوٰۃ میں محسوب کرے یعنی تصور کرے کہ جو اس پر قرض ہے وہ میرے مال کی زکوٰۃ ہو گیا تو ہمارے اصحاب سے معروف ہے کہ زکوٰۃ مال عین کی دین سے ادا نہ ہوگی مگر اس کا حیلہ یہ ہے کہ قرض خواہ اس کو مال عین سے اسی قدر جس قدر اس پر آتا ہے بہ نیت اپنے مال کی زکوٰۃ کے دیدے پھر قرض دار مذکور اس پر قبضہ کر کے پھر اس کو اس قرضہ کی ادائی میں جو اس پر آتا ہے اس قرضخواہ کو دیدے تو جائز ہے ص۲۲۶

عرض:۔ کیا یہ حیلہ حدیث فان العائد فی صدقته كالعائد فی قيئه صحیح بخاری ص۲۰۲ ج ۱ کا مصداق نہیں؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرضی روزوں میں حیلہ

۲۸۱:۔ فی العیون ولو حلف لا یصوم ھذا الشھر یعنی شھر رمضان بثلاث تطلیقات امرأتہ فاراد ان لا یحنث فالحیلۃ ان یسافر ویفطر ص۳۹۲ ج۶۔

عیون میں ہے ایک شخص نے قسم کھائی اگر وہ اس رمضان میں روزے رکھے تو اس کی جورو پر تین طلاق ہیں پھر اس نے چاہا کہ قسم میں حانث نہ ہو تو اس کا حیلہ یہ ہے اس ماہ میں (بلا وجہ) برابر سفر کرے اور افطار کرے۔ ص۴۳۰ ج۱۰۔

عرض:۔ قرآن کی نص قطعی من شھد منکم الشھر فلیصمہ کہاں غتر بود ہوگی؟

زمن بر صوفی و ملا سلامے | کہ پیغام خدا گفتند مارا
ولے تاویل شاں در حیرت انداخت | خدا و جبریل و مصطفٰے را

ولی سے چوری نکاح کرنے کا حیلہ

۲۸۲:۔ رجل خطب امرأۃ الی نفسھا فاجابتہ الی ذالک وکرھت ان یعلم بذالک اولیاؤھا الخ ص۳۹۴ ج۶۔

ایک مرد نے ایک عورت سے درخواست کی کہ اس کے ساتھ نکاح کرے پس عورت نے اس کو منظور کیا لیکن عورت نے اس امر کو مکروہ جانا کہ یہ بات اس کے ولی لوگوں کو معلوم ہو پس عورت مذکورہ نے اپنے نکاح کرا دینے کا اختیار اس مرد مذکور کے ہاتھ میں دے دیا تو اس کا یہ نکاح جائز ہوگا ص۴۳۵ ج۱۰۔ زنا کا قانونی جواز ہو تو ایسا ہو۔ صد آفرین ؎

غیر دل پہ کھل نہ جائے کہیں راز دیکھنا
میری طرف بھی غمزہ غماز دیکھنا

گواہوں کے سامنے عورت کا نام نہ لینے کا حیلہ

۲۸۳:۔ وان کان الزوج کرہ ان یسمیھا عند الشھود فالحیلۃ فی ذالک۔ الخ ص۳۹۴ ج۶۔

اگر شوہر نے اس امر کو مکروہ جانا کہ گواہوں کے پاس (عورت) کا نام لے اس کا کیا حیلہ ہے؟ سو امام خصاف نے فرمایا کہ جب عورت نے اپنے نکاح کرا دینے کا اختیار اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرد کو دے دیا اور دونوں نے باہم کسی قدر مہر پر اتفاق کیا تو شوہر خود گواہوں کے حضور میں آ کر ان سے کہے کہ میں نے ایک عورت سے اپنے ساتھ نکاح کرنے کو کہا اور اس کو اس قدر مہر دیا۔ پس وہ اس امر سے راضی ہوئی اور اس نے اپنے اس کام کا اختیار مجھے دیا کہ میں اس سے نکاح کر لوں پس میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس عورت سے جس نے اپنے نکاح کا اختیار اس قدر مہر پر مجھے دیا ہے نکاح کیا۔ تب دونوں کے درمیان نکاح منعقد ہو جائے گا۔ بشرطیکہ مرد مذکور اس کا کفو ہو ص۴۳۵ ج۱۰۔

عرض ہے:۔ ہم زنا کی اس عریاں شکل پر تبصرہ کرنا وقت کا اسراف خیال کرتے ہیں۔ تاہم یہ ضرور پوچھتے ہیں کہ آیا زنا اور اغوا کی ایسی کوئی اور تجویز بھی ہو سکتی ہے جو اس سے زیادہ مہذب اور شریفانہ ہونے کے ساتھ ساتھ فقہی بھی ہو۔

طلاق میں حیلہ

۲۸۴:۔ رجل کتب الی امراتہ کل امرأۃ لی غیرک وغیر فلانۃ فھی طالق ثم محا ذکر فلانۃ وبعث بالکتاب الی امرأتہ لا تطلق فلانۃ وھذہ حیلۃ جیدۃ ص۲۹۵ ج۶۔

ایک مرد نے اپنی جورو کو لکھا کہ میری ہر جورو سوائے تیرے اور سوائے فلانہ عورت کے مطلقہ ہے پھر فلانہ عورت کا ذکر محو کیا اور خط کو اپنی جورو کے پاس روانہ کیا تو فلاں عورت مطلقہ نہ ہوگی اور یہ حیلہ جیدہ ہے ص۴۳۶ ج۱۰۔ سبحان اللہ! دریں چہ شک کہ

شیریں لبوں کی بات کچھ کم نہیں نبات سے
ہر کلا گئے تو تند مکرر ملا دیا!

دوسرے خاوند سے طلاق کا حیلہ

۲۸۵:۔ ان تقول المرأۃ للمحلل زوجت نفسی منک الخ ص۲۹۶ ج۶۔

مطلقہ ثلاثہ مرد حلالہ کرنے والے سے کہے کہ میں نے اپنے تئیں تیرے نکاح میں اس شرط سے دیا کہ میری طلاق کا اختیار میرے ہاتھ میں ہے جب چاہوں گی اپنے آپ کو طلاق دے دوں گی پھر وہ اس کو قبول کر لے تو عورت مذکورہ کو اختیار طلاق حاصل ہو جائے گا جب چاہے گی اپنے آپ کو طلاق دے دے گی ص۴۳۷ ج۱۰۔

عرض ہے:۔ اگر یہ حیلہ جائز ہے تو پھر متعہ کیوں جائز نہیں؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قسم میں حیلہ

۲۸۶:۔ رجل حلف ان لا یتزوج بالکوفۃ فالحیلۃ فی ذالک ان یخرج الزوج وولی المرأۃ الخ ص۳۹۷ ج ۶۔

ایک مرد نے قسم کھائی کہ کوفہ میں تزوج (نکاح) نہ کرے گا تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ مرد مذکور اور عورت کا ولی دونوں کوفہ سے باہر جا کر عقد نکاح قرار دیں اور ایجاب و قبول مع گواہوں کے پورا ہو جاوے پس وہ مرد اپنی قسم میں حانث نہ ہوگا۔ ص۲۴ ج ۱۰

مزارعت میں حیلہ

۲۸۷:۔ المزارعۃ فاسدۃ عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ خلافا لھما قال الخصاف رحمہ اللہ حیلۃ فی ذالک حتی تجوز علی قول الکل الخ ص۴۳۱ ج ۶۔

واضح ہو کہ امام اعظم رح کے نزدیک مزارعت فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور امام خصاف نے فرمایا کہ سب اماموں کے نزدیک جائز ہونے کا حیلہ یہ ہے کہ کاشتکار و زمیندار عقد مزارعت قرار دینے کے بعد ایسے قاضی کے پاس جو مزارعت کو جائز جانتا ہے۔ مقدمہ دائر کریں پس جب وہ اس کے جواز کا حکم قضا دے گا تو بالاتفاق سب کے نزدیک جائز ہو جائے گا۔

عرض:۔ حدیث خیبر مزارعت کے جواز کے لئے کیا کافی نہ تھی؟ قاضی کا حکم رسول ﷺ کی احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے؟ حدیث رسول سے آخر اتنی دشمنی کیوں؟ ؎

سدا اہل تحقیق سے دل میں بل ہے — حدیثوں پہ چلنے میں دیں کا خلل ہے
ہر اک رائے قرآں کا نعم البدل ہے — فتاووں پہ بالکل مدار عمل ہے
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی! — خدا اور نبی سے نہیں کام باقی!

ضمیمہ!

بیوی کے منہ میں آلہ تناسل

۲۸۸:۔ فی النوازل اذا دخل الرجل ذکرہ فی فم امرأتہ الخ ص۲۴۳ ج ۵

اگر آدمی اپنا آلہ تناسل بیوی کے منہ میں داخل کرے تو بعض حنفیوں کے نزدیک مکروہ بھی نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عدالت سے بھاگنے والے چور پر حد نہیں

۲۸۹:۔ اذا اقر بالسرقة ثم هرب لا يتبع ص۱۷۶ ج ۲۔

اگر چور اعتراف جرم کے بعد عدالت یا سزا کی جگہ سے فرار ہو جائے تو اس کا تعاقب نہیں کیا جائے گا۔

دودھ۔ گوشت اور تازے فروٹ کے چور پر حد نہیں

۲۹۰
۲۹۱ ولا يقطع فيما
۲۹۲ يتسارع اليه

الفساد كاللبن واللحم والفواكه ص۱۷۶ ج ۲۔

جو چیزیں جلد خراب ہو جاتی ہیں جیسے دودھ۔ گوشت اور تازے فروٹ کے چور پر حد نہیں،

کتابوں کے چور پر حد نہیں،

۲۹۳:۔ وكذا لا قطع فى كتب الفقه والنحو واللغة ص۱۷۷ ج ۲۔

فقہی نحوی اور لغوی کتابوں کے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا سہ

مال غنیمت کی چوری پر حد کی چھوٹ،

۲۹۴:۔ لا قطع على من سرق من الغنائم ص۱۷۸ ج ۲

مال غنیمت لے اڑنے والے پر حد نہیں؛

سرکاری خزانہ سے چوری پر حد کی چھوٹ،

۲۹۵:۔ ولا على من سرق من بيت مال المسلمين

حرا كان او عبدا ص۱۷۷ ج ۲

مسلمانوں کے بیت المال سے مال چرانے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا چور خواہ آزاد ہو یا غلام ہو

کفن چور کو حد کی چھوٹ،

۲۹۶:۔ ولا قطع على النباش عند ابى حنيفة ومحمد رحمهما الله ص۱۷۹ ج ۲۔

امام ابوحنیفہ وامام محمد کے نزدیک کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

چوری کے ایسے طریقے جن پر حد نہیں

۲۹۷:۔ ولو رمى الى صاحب له خارج الحرز فاخذ المرمى اليه

فلا قطع على واحد منهما ص۱۸۰ ج ۲۔

اگر کوئی چور کسی کے مکان میں گھس کر سامان باہر پھینکنا شروع کر دے اور دوسرا چور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سہ کتب فروش بھائیو ہوشیار باش میم نہ کہنا ہمیں خبر نہ تھی

www.KitaboSunnat.com

مکان سے باہر کھڑا اس سامان کو پکڑے تو حنفی نقطہ نگاہ سے یہ چوری نہ ہوگی اس لئے دونوں چوروں کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۲۹۸:۔ سارق دخل مع حمار منزلاً فجمع الثیاب وحملها ثم خرج من المنزل وذهب الی منزله فخرج الحمار بعد ذالك وجاء الی منزله لم یقطع ص۱۸۰ ج ۲۔

اگر ایک چور اپنے گدھے سمیت کسی مکان میں جا گھسا اور کپڑے اکٹھے کر کے گدھے پر لاد دے اور اس مکان سے نکل کر اکیلا گھر چلا جائے اور اس اثناء میں کپڑوں سے لدا ہوا گدھا بھی پہنچ جائے تو ایسے چور کا ہاتھ کاٹنا نہیں آتا۔

۲۹۹:۔ وان نقب البیت وادخل یده فیه فاخذ شیاءً لم یقطع وهذا عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله ص۱۸۰ ج۲۔

اگر ایک چور کسی مکان کو نقب لگاتا ہے اور مکان میں داخل ہوئے بغیر ہاتھ کے ساتھ کوئی چیز لے اڑتا ہے تو حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

دن کو تالا توڑنے والے ڈاکو پر حد نہیں

۳۰۰:۔ فی المنتقی الحسن عن ابی حنیفة رحمه الله قال فی الفشاش ..... اذا فتش نهاراً ولیس فی البیت ولا فی الدار احد واخذ المتاع لا یقطع ص۱۸۱ ج۲۔

منتقی الحسن میں امام ابو حنیفہ سے مروی ہے اگر کوئی شخص دن کے وقت کسی کے مکان میں داخل ہوا اور کسی تدبیر سے بغیر کنجی کے تالا توڑے اور مکان میں کوئی نہ ہو اور وہ سامان چرالے تو اسکا بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا

بحمد الله وحسن توفیقه تم ما اردنا ایراده فی هذه الرسالة وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام الاتمان الاکملان علی سید المرسلین محمد وآله وصحبه الطیبین الطاهرین واتباعه اجمعین المحرا غفر لمؤلفه ولوالدیه ولاخوانه ولمعونته ولاساتذته۔ آمین یارب العالمین۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقریظ جناب والد بزرگوار الشیخ محمد حسین دامت برکاتہم

جب تیس/۳۰ برس کی طویل انتظار کے بعد صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے ملک میں اسلامی قوانین نافذ کرنے کے لیے علماء کرام سے تعاون طلب کیا تو علماء اہل حدیث نے کہا کہ چونکہ ملک میں مختلف مکاتب فکر آباد ہیں۔ لہذا ملک کا مفاد اسی میں ہے کہ یہاں بلا کسی تاخیر کے خالص کتاب وسنت پر مبنی قانون نافذ کر دینا چاہیئے۔ تاکہ کسی بھی مکتب فکر کو اعتراض کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ علماء احناف اس صائب اور معقول مشورہ کی صدق دل سے حمایت کرتے مگر افسوس! کہ انہوں نے اپنے روایتی جمود اور تقلیدی مذہب کی حفاظت میں خالص کتاب وسنت سے اعراض کرتے ہوئے فتاوی عالمگیری کے نفاذ کا مطالبہ داغ دیا لیکن انہیں جب یہ مطالبہ پورا ہوتا نظر نہ آیا تو عوام اور حکومت کو شیشہ میں اتارنے کیلئے کہنا شروع کر دیا کہ فتاوی عالمگیری کا ہر ایک فتویٰ کتاب وسنت ہی سے ماخوذ ہے جبکہ واقفان حال جانتے ہیں کہ اس کتاب کے سینکڑوں فتاویٰ نہ صرف کتاب وسنت کی نصوص صحیحہ صریحہ کے سراسر خلاف ہیں بلکہ اس کتاب کی بہت سی تعلیم جرائم پیشہ افراد کی پشت پناہی بھی کرتی ہے۔

اس لیے عوام اور حکومت کو اس کتاب کی غلط اور خطرناک تعلیم سے بروقت آگاہ کرنا انتہائی ضروری ہو گیا تھا۔ چنانچہ پیش نظر رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے فاضل مؤلف (حفظہ اللہ) نے احناف کے مذکورہ بالا دعویٰ کی تردید کرتے ہوئے ایسے تین صد فتاوی نقل کر دیئے ہیں۔ جو کتاب وسنت کے خلاف ہونے کے علاوہ شرمناک بھی ہیں اور اتمام حجت کے لیئے تمام فتوے اصل عربی کتاب طبع طوغی رود کوئٹہ سے صحیح حوالہ جات کے ساتھ درج کر کے ان کا ترجمہ بھی مروجہ فتاوی عالمگیر اردو طبع غلام علی اینڈ سنز لاہور سے مفصل اور صحیح حوالہ کیساتھ نقل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے۔

محمد حسین عفی عنہ دعن والدیہ چک نمبر ۱۰۵ گ ب
فیصل آباد ۵ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ جناب بشیر احمد انصاری مدیر

ہفت روزہ الاسلام لاہور

اگر اس (مقتدی) نے امام کی نماز میں شروع کرنے کی نیت کی اور امام نے ابھی تک نماز شروع نہیں کی اور وہ اس بات کو جانتا ہے تو جب امام نماز شروع کرے گا۔ تب اس (مقتدی) کی وہی نماز شروع ہو جاوے گی۔ ص۱۹

یہ اقتباس ہم نے مولانا محمد عبید اللہ صاحب عفیف جو ہماری جماعت کے معروف اہل قلم، محقق اور معلم ہیں۔ کی کتاب "فتاویٰ عالمگیری پر ایک نظر" سے لیا ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے بڑے محققانہ انداز میں فتاویٰ عالمگیری کا پوسٹ مارٹم کیا ہے اور ان لوگوں کے دعوے کی تردید کی ہے جو کہتے ہیں کہ فتاویٰ عالمگیری ہماری فقہ کی مستند کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا ہر فتویٰ قرآن و حدیث کا عطر اور جوہر ہے۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اس غلط فتویٰ کی تائید میں کتاب و سنت سے کوئی دلیل لائیں۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین۔

یہ تو ہم نے نمونہ کے طور پر ایک فتویٰ قارئین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ فاضل مصنف نے پوری کتاب میں ایسے فتوے اکٹھے کر دیئے ہیں جن کا کتاب و سنت میں کوئی ثبوت نہیں ہے اس لیے ہمارا موقف یہ ہے کہ فتاویٰ عالمگیری اسلامی نظام کی اساس نہیں بن سکتا۔ صرف کتاب و سنت کی بنیاد پر ہی اسلامی نظام مرتب ہو سکتا ہے۔ ہم قارئین سے گذارش کریں گے کہ مکتبہ تنظیم اہل حدیث نزد چوک دال گراں لاہور سے یہ کتاب طلب کر کے ضرور مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ فتاویٰ عالمگیری میں کیسی کیسی خرافات موجود ہیں۔ اس کتاب پر قیمت درج نہیں ہے۔ ویسے بڑے خوب صورت انداز میں شائع کی گئی ہے اور فاضل مصنف کی کوشش قابل داد ہے۔

جلد : ۵ شمارہ = ۱۴

الاسلام :- مجریہ ۵ رجب ۱۳۹۹ھ یکم جون ۱۹۷۹ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقریظ مناظرِ اسلام حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی حفظہٗ اللہ

جب صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے ملک میں اسلامی دستور کے نفاذ کا عزم کیا تو علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ اسلامی دستور کا مکمل خاکہ اور نصاب پیش فرمائیں۔ علمائے اہل حدیث نے صدر صاحب کے مبارک عزم کا خیر مقدم کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرور کائنات علیہ السلام کی معرفت جو ضابطہ حیات اور دستورِ زندگی امت کو عطا فرمایا گیا ہے وہ صرف کتاب وسنت ہے۔ اس کے سوا کسی اور چیز کو اسلامی دستور تصور کرنا خطرناک غلطی ہے۔ علماء احناف کی طرف سے مطالبہ ہوا اور ہو رہا ہے کہ ملک میں فقہ حنفیہ کو بطور اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں فتاویٰ عالمگیری کا نام خاص طور پر پیش کیا گیا۔

بنا بریں عوام الناس کی اطلاع کے لئے فتاویٰ عالمگیری میں فقہ کے پردہ میں مخفی خرافات کے چہرہ سے نقاب الٹنا نہایت ضروری ہو گیا تھا۔

چنانچہ جماعت اہل حدیث کے مقتدر اور جید عالم دین مفتی محمد عبید اللہ خان عفیف (جزاہ اللہ الخیر) نے "فتاویٰ عالمگیری پر ایک نظر" کے نام سے مختصر مگر جامع کتاب لکھ کر ایک طرف حکومت اور اسلامیان پاکستان کی راہنمائی فرمائی کہ اس کتاب کی تعلیمات کو پاکستان میں اسلامی دستور کے نام سے نافذ کرنے کا مطالبہ کرنا ملک وملت پر ظلم عظیم ہے۔ اور دوسری طرف حضرت مولانا نے فتاویٰ عالمگیری سے سینکڑوں غلط فتوے پیش کر کے علماء احناف سے انصاف کی اپیل کی ہے کہ وہ تقلیدی ذہن سے الگ ہو کر خود انصاف فرمائیں کہ اس قسم کی غیر معقول اور شرمناک تعلیم ملک میں بطور قانون کیسے نافذ ہو سکتی ہے؟

حضرت مولانا کی اس کتاب میں خاص خوبی یہ ہے کہ ہر ایک حوالہ پوری تحقیق و دیانتداری کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور مزید کمال یہ کہ اصل عبارت اور اس کا ترجمہ دونوں علماء احناف کی زبان سے نقل کئے گئے ہیں۔ "یہ کتاب ایک علمی تحفہ ہے"۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

(حافظ عبدالقادر روپڑی جامع القدس)

لاہور۔ ۲۴ اپریل ۱۹۸۴ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علامہ عزیز زبیدی حفظہ اللہ شارح صحیح البخاری و مدیر ہفت روزہ اہل حدیث لاہور

مسلمانانِ عالم کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے مسائل کا ماخذ اور مرجع صرف کتاب و سنت ہیں۔ چنانچہ اسلاف نے بھی ہمیشہ انہی پاک قنادیل کی روشنی میں پیش آمدہ متنوع مسائل اور بوقلمون حوادث کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی تھیں۔ حضور علیہ السلام کے بعد دنیا نے ترقی کی خاطر اسلامی فتوحات کے ابعد عجمیوں سے اختلاط کے نتیجے میں جو صورت حال پیدا ہوئی اس سے اجتہاد کی ضرورت نے جنم لیا۔ اور بزرگانِ دین نے اسکے ذریعہ بدلے ہوئے حالات میں خلق خدا کی بڑی خدمت انجام دی حسب حال قرآن و سنت کی مشعلیں روشن کیں تاکہ عوام کتاب و سنت کے بجائے کسی دوسری طرف رخ نہ کرنے پائیں۔

ان کوششوں کے دوران اکابر امت نے جتنی اور جیسی کچھ رہنمائی مہیا کی۔ عوام اس رہنمائی کیطرف توجہ دینے کی بجائے اپنی اکابر امت کے گرد ہالہ بنا کر بیٹھ گئے۔ اور اس سلسلہ میں جتنی شخصیتیں ابھریں۔ اتنے ہی حلقے بن گئے۔ ان حالات میں ہر حلقہ کے حلقہ بگوشوں نے ان دلائل کو گول کرنا شروع کر دیا جو ان کے مقتدی اور امام کے موقف سے کسی طرح متصادم تھے۔ بلکہ بعض حضرات تو اس خبط میں بھی مبتلا ہو گئے کہ اپنے امام اور پیشوا کے محل نظر موقف کی وکالت بھی ضرور کی جائے جیساکہ امام طحاوی کی شرح معانی الآثار اور ملا علی قاری حنفی کی مرقات اسی سلسلہ کی کڑی ہیں۔ افسوس کہ ایسا نہ ہوتا۔

اس کے علاوہ ہر حلقہ اور مکتب فکر کے بزرگوں نے فکر و رائے کے اتنے انبار لگا دیئے کہ ان سے اقرب الی الحق بات کا انتخاب بالخصوص ایسے لوگوں کے لیے دشوار ہو گیا جن کو فصل خصومات و مقدمات کے فرائض انجام دینا تھے چنانچہ اس دشواری کا سب سے پہلے جس شخص نے احساس کیا وہ امام ابن المقفع متوفی ۱۴۲ھ تھے۔ اس نے خلیفہ ابوجعفر منصور عباسی کو ایک خط کے ذریعہ اس طرف توجہ دلائی جو بوجہ سرکار دولت مدار کی سرکاری غور کی طولانی کی نذر ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن،

مسلم ہندوستان میں بھی اس مشکل کو حل کرنے کے لیے کوششیں کی گئیں چنانچہ فتاویٰ عالمگیری کی تالیف بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی تھی لیکن اس میں یہ کمزوری تا آخر رہی کہ اس کے لیے جن مفتی بہ مسائل کا انتخاب کیا گیا۔ وہ کتاب و سنت پر مبنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دلائل کی بنا پر نہیں کیا گیا تھا بلکہ حنفی مکتب فکر کے اندر خانہ راجح اور مرجوح کا جو مفروضہ قائم کیا گیا تھا یہ سب اسی کا نتیجہ تھا۔

آجکل اسی فتاویٰ کو مملکت پاکستان کا اساسی دستور بنانے کے لئے دوڑ دھوپ کی جارہی ہے۔ اس کے لئے منجملہ دلائل ایک دلیل یہ دی جارہی ہے کہ چونکہ ہمارا یہ ملک جمہوری ملک ہے۔ اور اس کے باشندوں کی اکثریت حنفی ہے اس لئے یہاں اکثریت کی فقہہ نافذ ہونی چاہیئے۔ ہمارے نزدیک یہ فلسفہ ہی غلط ہے کیونکہ جمہوری انداز مسائل میں نہیں چلتا ورنہ ائمہ اربعہ کی اکثریت فقہہ حنفی کے مخالف ہے علاوہ ازیں قرار داد مقاصد، نظریہ پاکستان، نمائندگان قوم اور حکمرانوں کے حلف نامے سب اس فلسفہ کی نفی کرتے ہیں اس لئے ہم فقہ حنفی کے بہی خواہوں کو خدا کا واسطہ دے کر بہ اصرار درخواست کریں گے کہ اپنی مملکت کو قرآن پاک اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سایہ سے دور نہ لے جائیے۔ ورنہ یہ بہت بڑی بدنصیبی ہوگی۔ فتاوی عالمگیری کے نفاذ کی صورت میں کوئی حکومت تو قائم ہو گا اسلامی حکومت نہیں ہو گی۔

حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ خاں عفیف صدر مدرس دارالحدیث چینیانوالی اپنی اس تحقیقی اور تنقیدی کتاب میں اپنا فاضلانہ جائزہ پیش کر کے ثابت کر دیا ہے کہ فتاویٰ عالمگیری کتاب و سنت کا نعم البدل ہرگز نہیں۔ اگر اسے پاکستان میں نافذ کر دیا گیا تو پاکستان شرالیستان بن کر رہ جائے گا۔ ہمارے فاضل دوست اور مفتی جماعت جناب عفیف مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی علم کے ساتھ باریک بین نگاہ اور حق شناس ذوق بھی عطاء فرمایا ہے۔ موصوف نے یہ مقالہ پیش کر کے ان لوگوں کی یہ خوش فہمی دور کر دی ہے جو اس کتاب کو قرآن و سنت کا جوہر کہہ رہے ہیں۔ اور جو شخص اس کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کرے گا تو انشاء اللہ اس کا دل یہ گواہی ضرور دے گا کہ فتاویٰ عالمگیری قرآن حکیم اور حدیث پاک کا بدل نہیں ہوسکتا۔ اور بلکہ بیساختہ اس کی زبان سے نکلے گا۔ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ

عزیز زبیدی ۲۹ اپریل ۱۹۸۹ء

13650

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث کے امتیازی مسائل

تصنیف

حضرت العلام حافظ عبد اللہ محدث روپڑیؒ

اس کتاب میں مولانا اشرف علی تھانویؒ کے رسالہ

www.KitaboSunnat.com

الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد کا مکمل جواب ہونیکے علاوہ مندرجہ ذیل مسائل کی پوری تحقیق ہے، مسئلہ تقلید شخصی۔ ظہر کا وقت ایک مثل تک۔ وضو کے بعد شرمگاہ کو ہاتھ لگنے یا عورت کو شہوت کے ساتھ چھونے سے وضو کا ٹوٹنا۔ چوتھائی کا مسح۔ وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ فاتحہ خلف الامام رفع یدین۔ آمین بالجہر۔ قعدہ اخیرہ میں چوتڑوں کے بل بیٹھنا۔ جلسہ استراحت۔ سنت فجر کا نماز فجر کے بعد پڑھنا۔ رکعات وتر کی تعداد۔ اور ان کے پڑھنے کی کیفیت، مسئلہ تراویح۔ فجر کی نماز میں دعا قنوت، حنفیہ کی نماز۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ عزیزیہ جامع مسجد قدس رحمٰن گلی نمبر ۵ چوک دالگراں لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہماری مطبوعات

تصانیف محدث روپڑیؒ

- فتاویٰ اہل حدیث کامل دو جلدیں
- اہل حدیث کے امتیازی مسائل۔
- تعلیم الصلوٰۃ کامل دو حصے۔
- تقلید علمائے دیوبند
- نور محمدی کی پیدائش
- رد بدعات ○ وسیلہ بزرگاں۔
- زیارت قبر نبوی۔
- عرس اور گیارھویں
- تحریک دم جماعت ○ ج ستون
- حکومت اور علمائے ربانی۔
- لڑکی شادی کیوں کرتی ہے؟
- انسانی زندگی کا مقصد

دیگر تصانیف

- حدیث نماز
- اصل حنفی نماز
- داستان حنفیہ
- مقلدین آخر کی عدالت میں
- دین تصوف • عقیدۂ اہلحدیث
- نجر البراہین
- مقولات حنفیہ ثانی پاکٹ بک
- اصل اہل سنت
- کیا مردے سنتے ہیں؟
- شمع توحید ع محمود توحید
- جرابوں پر مسح
- مجد القلوب • فتاویٰ عالمگیری پر ایک نظر

• اذان کی ابتداء کیسے ہوئی؟ نماز کی ابتداء کیسے ہوئی

ہر قسم کی اسلامی کتب اور علمائے کرام کی کیسٹیں
بھی دستیاب ہیں

مکتبہ عزیزیہ جامع قدس

رحمن گلی نمبر ۵ چوک دالگراں لاہور